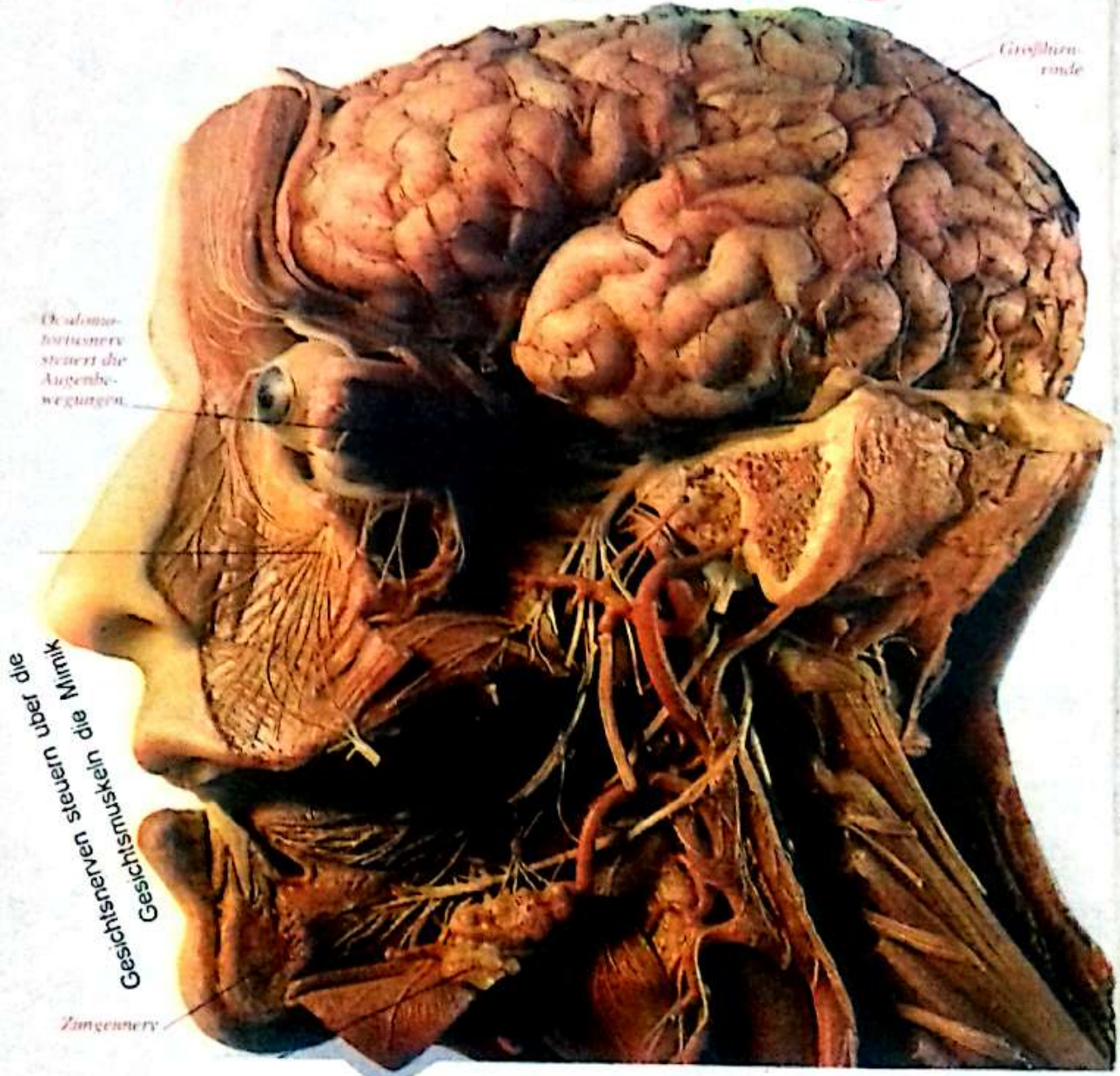


درود سر، فالج، لقوہ، سرسام، رعشہ، ہڈیان، مرگی، اعصابی کمزوری  
حواس ستہ اور دیگر اعصابی امراض پر انقلاب انگیز جدید تحقیق  
تحقیقات و علاج

# امراض دماغ و اعصاب



زیدۃ الحجاء الحاج حکیم محمد حسین دنیاپوری  
حکیم محمد عارف نیجر ماہنا قانون مفرد اعضاء دنیاپور

مصنفہ و مرتبہ

ترتیب و پیشکش

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب کا کوئی صفحہ یا مضمون بلا اجازت شائع کرنا منع ہے

تحقیقات امراض دماغ و اعصاب

نام کتاب

الحاج حکیم محمد یسین دنیا پوری

نام مصنف

شمارہ خصوصی ماہنامہ قانون مفرد اعضاء

ایڈیشن اول

جنوری 1994

بار اول

مئی 1999

بار دوم

1000

تعداد

حکیم محمد منور شاہ کامونکی

کتابت

حکیم محمد عارف دنیا پور

ناظم طباعت و اشاعت

سر ۱ روپے علاوہ محصول ڈاک

قیمت

ملنے کا پتہ

☆ یسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیا پور، لاہور

فون دنیا پور 03017501019 - 0608-304773 لاہور 042-7358721-7913704

## معنون

میں اس علمی و تحقیقی و فنی تحقیقات کو اجاڑنے طب و اصلاح و تجدید اور ارتقائے قانون مفروضہ اعضاء کے لئے تحریر کی ہے۔ کو حکیم مولانا ارشد الحق صاحب بہاولپور اور حکیم محمد اشرف جمیل ممتاز صاحب جوہر آباد کے بام نامی و اسم گرامی سے موسوم کرتا ہوں۔

دونوں دوست قانون مفروضہ اعضاء میں تحقیقات - تدقیقات اور لیسرچ کا اس قدر شوق رکھتے ہیں کہ باوجود مصروفیات کے قانون مفروضہ اعضاء سمجھنے کے لئے کئی بار میرے پاس دنیہ پور اور لاہور تشریف لائے ہیں۔ اب خدمتِ خلق کے جذبے سے کس شہر ہو کر قانون مفروضہ اعضاء کے ذریعہ غذا سے علاج کے فری کیمپ بھی لگا رہے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔

خادم فن: حکیم محمد امین دنیہ پور

۱۸/۱۱/۹۴

# فہرست مضامین

نمبر شمارہ	عنوان	نمبر شمارہ	عنوان	نمبر شمارہ
۳۸	حواس خسہ اندرونی میں غلطیوں	۱۴	۳	۱
۳۹	حواس خسہ اندرونی کے متعلق	۱۵	۱۶	۲
	حیرت انگیز انکشاف		۱۷	۳
۴۰	حواس سنہ اندرونی	۱۶		۴
۴۵	درد سر اور اس کی اقسام	۱۷	۲۰	۵
۴۵	قانون مفرد اعضاء اور درد سر	۱۸	۲۲	۶
۴۶	اصول علاج	۱۹	۲۵	۷
۴۹	درد سر بلغمی و زکامی	۲۰	۲۷	۸
۵۱	درد سر شقیقہ سر کے بائیں طرف ہونے کی وجہ	۲۱	۲۹	۹
۵۰	صداع صفراوی	۲۲	۳۰	۱۰
۵۰	صداع شقیقہ	۲۳		۱۱
۵۲	صداع دوری	۲۴	۳۰	۱۲
۵۶	صداع کبدی	۲۵	۳۱	۱۳
۵۷	خیانہ اسٹنوزس	۲۶		
۵۸	صداع کلوی	۲۷	۳۲	
۵۹	درد سر جہمی	۲۸		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۸۲	دماغ میں رسولی ہونا	۴۸	۵۹	درد سر رجمی	۲۹
۸۴	استسقاء دماغ	۴۹	۶۰	صداع ریجی و ملدی	۳۰
۸۸	سکتہ غمشی۔ بے ہوشی	۵۰	۶۲	صداع خماری	۳۱
۹۱	حذر	۵۱	۶۲	ضعف دماغ	۳۲
۹۳	کزاز صادق و کاذب	۵۲	۶۳	قانون مفرد اعضا اور ضعف دماغ	۳۳
۹۵	جریان خون دماغی	۵۳	۶۵	علامات تسکین دماغ	۳۴
۹۹	ڈورے سے شریان باندھنا	۵۴	۶۷	سر چکرانا	۳۵
۱۱۵	استرخا	۵۵	۶۹	دماغ کا ہل جانا	۳۶
۱۱۶	فالج	۵۶	۷۱	دماغ کا دب جانا	۳۷
۱۱۹	تخریک و مقام کے لحاظ سے جسم کی تقسیم	۵۷	۱۰۰	سرسام یا دوم دماغ	۳۸
۱۲۲	ماہیت فالج	۵۸	۱۰۶	سرسام کا علاج	۳۹
۱۲۳	دایاں فالج	۵۹	۱۰۷	سرسام سوداوی	۴۰
۱۲۶	بائیں طرف کا فالج	۶۰	۱۱۲	سرسام سوداوی کا علاج	۴۱
۱۳۰	فالج اسفل	۶۱	۷۵	سرسام غیر حقیقی	۴۲
۱۳۳	مالش کیلئے ماہرین کی رائے	۶۲	۷۶	بے خوابی	۴۳
۱۳۵	لقوہ	۶۳	۷۹	بذیان	۴۴
۱۳۹	بنگڑی کا درد	۶۴	۸۱	مرگی	۴۵
۱۴۶	تشیج و اینیٹھن	۶۵	۸۰	دماغ کا یوجہل ہونا۔ دماغ	۴۶
۱۴۳	رعیشہ	۶۶	۱۱	پھٹتا معلوم ہونا۔	
۱۴۸	باؤ گولہ	۶۷		دماغ جلنا	۴۷



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ

کسی بھی ملک کو دیکھ لیں۔ چاہے وہ چھوٹا ہے چاہے بڑا۔ ہر ملک کا ایک سربراہ یا بادشاہ ہوا کرتا ہے جو نہ صرف اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھالے رکھتا ہے جس کے ذریعہ ملک کے کونے کونے کے حالات اور واقعات سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے جہاں کہیں بھی کوئی مطالبہ یا شور و غوغا اٹھتا ہے اس کے ازالہ کیلئے یا دشاہ سلامت انتظامیہ کو حرکت میں لاکر مقامی لوگوں کے مطالبات کو حل کرا دیتا ہے جس سے پھر امن چین ہو کر ملک ترقی کرتا رہتا ہے

بالکل یہی صورت بادشاہ سلامت غیر ممالک کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اگر دنیا میں کہیں بھی وباہیں، زلزلے اور قحط یا کوئی دو ملکوں میں جنگ ہو جائے تو بادشاہ سلامت ان ممالک کے ساتھ خارجی تعلقات کے طریقہ کے مطابق اپنا کردار ادا کرتا ہے یعنی اگر کسی ملک میں وبا یا زلزلہ یا قحط وغیرہ سے جانی اور مالی نقصان ہو چکا ہوتا ہے تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق امداد کرتا ہے۔ بعض وقت کسی ملک کو فوجی جوانوں کی صورت مدد دیتا ہے۔

اسی طرح اس کائنات جسے جہان اکبر کہا جاتا ہے۔ کا نظام بخیر و خوبی چلتا رہتا ہے بالکل یہی صورت ہمارے جسم میں دماغ کی ہے وہ مملکت جسم انسان کا بادشاہ ہے۔ دماغ اپنے کارندوں (اعصاب) کے ذریعے اپنے برابر کی مملکتوں (دل جگر) کے حالات واقعات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے۔ جہاں کہیں بھی کسی قسم کا نقصان

(مرض) ہوتا ہے۔ وہاں کی اصلاح، تعمیر و ترقی کے لئے ضروری انتظام کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی مقام پر دوران خون زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے جس سے متاثرہ اعضا کی اصلاح و درستی کے لئے دماغ سست مفرد اعضا کی طرف دوران خون فوراً تیز کر دیتا ہے اور تیز و محرک مفرد اعضا سے دوران خون کم کر کے ان کے افعال اعتدال پر لے آتا ہے۔ اسی طرح مملکت جسم انسان کا نظام چلتا رہتا ہے۔

## دماغ کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے

قاریبن ذہن نشین کر لیں کہ دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے۔ تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار و شہنشاہ کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

دماغ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا ہے۔ مثلاً جس حصہ میں دماغ و اعصاب کے احکام نہیں پہنچتے وہاں فالج ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اسی شعور و عقل کی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات ہے۔

اپنی خدا داد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی افعال کے سبب دیگر تمام حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے۔

اتنی صفات کے مالک دماغ پر اگر کسی قسم کی آفت یا خرابی ہو جائے تو نہ صرف نظام حساس درست نہیں رہتا۔ بلکہ دوسرے نظامات حرکت و تحمیل غذا و مواد بگڑ جاتے ہیں جسم انسان کی طبعی حرکات سے عاری ہو جاتا ہے۔ جگر



غذہ تحلیل غذا و فاسد مواد کو خارج کرنے سے لا تعلق ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم انسان امراض کا گھر بن جاتا ہے۔

لہذا ہر ڈاکٹر حکیم طبیب اور معالج کا فرض ہے کہ وہ جب بھی کسی مریض کے دماغ و اعصاب میں کسی قسم کی خرابی محسوس کریں تو فوراً قانون مفرد اعضا کے تحت اس کا ازالہ کریں تاکہ دوسرے نظام بھی اعتدال پر آسکیں۔

## دماغ و اعصاب کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

قانون مفرد اعضا کے تحت دماغ و اعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

- ۱۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی ہو جائے۔
- ۲۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تسکین ہو جائے۔
- ۳۔ دماغ و اعصاب کے افعال تحلیل ہو جائے۔

## دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی کا مطلب

دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو گیا ہے جس سے دماغ و اعصاب کے افعال اعضا سے تجاوز کو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کثرت بول کثرت پسینہ۔ زکام بلغمی کھانسی۔ درت تھے۔ ضعف جگر و تسکین قلب کی علامات و نکالیف ہو جاتی ہیں۔

ان علامات و خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دوران خون قلب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین قلب ختم ہو جائے گی دوسری طرف رطوبات کی

کثرت سے ہونے والی تمام تکالیف ہو جائیں گی۔

## دماغ و اعصاب میں تسکین کا مطلب

جب جگر اور گردوں کی طرف دورانِ خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دماغ و اعصاب میں دورانِ خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے۔ مریض کو ذہنی طور پر دماغ و اعصاب میں کمزوری سستی اور تسکین ہو جاتی ہے۔ مریض ذہنی طور پر نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ عقل و شعور میں کمی آ جاتی ہے۔ چونکہ تسکین کی وجہ سے دماغ و اعصاب پوری طرح قلب کو احکامات برائے حرکت دے نہیں سکتے اس لئے جسم سست کاہل۔ بو جھل رہنے لگتا ہے بعض دفعہ دائیں طرف فالج ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔

ان تکالیف و علامات کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہو جائیں گی۔

## دماغ و اعصاب میں تحلیل کا مطلب

دماغ و اعصاب سے جب دورانِ خون قلب میں زیادہ ہو جاتا ہے تو دل میں تیزی آ جاتی ہے لیکن دماغ و ضعف اور کمزوری کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ بڑی ہوئی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ جس سے نزلہ زکام کثرت بول و پینہ کھانسی قے۔ دست وغیرہ سب غائب ہو جاتے ہیں۔ اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

یہاں میں نے مختصر طور پر دماغ و اعصاب میں مکتہ خرابیوں کا خاتمہ و خاکہ پیش کیا ہے۔ کتاب ہذا میں تمام علامات و تکالیف کی ماہیت اور تحریکات وغیرہ بڑی

تفصیل سے لکھ کر ان نرسز، آئی و دروائی علاج پیش کیا ہے۔ ساتھ ساتھ امراض عظامت کی تشریح اور ان کے علاج میں جو غلطیاں ہو رہی ہیں ان کا قانون مفروضاً کے تحت ازالہ کر دیا گیا ہے۔

مثلاً اعصاب کے متعلق سبھی محققین اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں جنہیں عرف عام میں حرکتی اعصاب کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کے لئے ہے۔

یاد رکھیں حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی موثر اثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہوتا ہے تاکہ دماغ اپنی قوت عقل و شعور سے فیصلہ کر سکے کہ وہ موثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ۔ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

اس حقیقت سے تو آپ ابھی طرح واقف ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور رہنے کے لئے حرکت کرنا ضروری ہے۔ خالق مطلق نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے۔ جو چوبیس گھنٹے حرکت میں رہتا ہے چونکہ قلب جسم میں عضلات کے ذریعے حرکت کرتا ہے لہذا قدرت نے عضلات کو جسم کے ذرہ ذرہ میں متعین کیا ہوا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں۔

جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل و شعور سے فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا مضر۔ پھر دماغ اپنے فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعے قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب و عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس

اور اس وقت تک حرکات جاری رکھتے ہیں جب تک دماغ کے حکم پر پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ لہذا آئنز یہ غلط تصور ذہن سے نکالیں کہ جسم میں حرکتی اعصاب بھی ہوتے ہیں اسی طرح حواس کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً

## حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

قارئین آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ حواس خمسہ نہیں بلکہ حواس ستہ یعنی چھ حواس ہیں۔ اس طرح حواس خمسہ کو صرف دماغ و اعصاب کے حواس سمجھا جاتا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔

کیوں اکثر حواس کو عضلاتی مفرد اعضاء انجام دیتے ہیں لہذا انہیں کسی طرح دماغ و اعصاب کے افعال نہیں کہا جاسکتا۔ واللہ زبان بتاتی ہے جو عضلاتی عضو ہے اسی طرح بعض حواس کا ادراک غدد انجام دیتے ہیں جیسے دیکھنے کا احساس۔ آنکھیں کرتی ہیں لیکن یہ خالص غذی اعضاء ہیں چھونے کا کام جلد کرتی ہے جو خالص غذی جسم ہے یا غذی مادہ سے بنی ہوئی ہے۔

چونکہ مفرد اعضاء دل جگر دماغ اک اک اپنے احساسات رکھتے ہیں لہذا حواس باقوتین ہونے چاہیں یا مرکب ہونے کی صورت میں چھ ممکن ہیں پانچ حواس خمسہ کسی قانون اور کلیہ کے تحت نہیں آتے یعنی علم اعضاء کے تحت تین یا چھ ہونا ضروری ہیں۔ کتاب ہذا میں۔ میں نے قانون مفرد اعضاء کے تحت حواس خمسہ کو رد کر کے حواس ستہ پیش کئے ہیں اور ان کی مکمل بالا اعضاء جسم میں نشاندہی کی ہے۔

قارئین میں نے تحقیقات امراض دماغ کو بے حد محنت اور انتہائی احتیاط و کوشش سے اغلاط سے پاک کر کے مکمل کیا ہے لیکن انسان خطا و تسیان کا مرکب ہے کہیں کوئی لغزش ہو سکتی ہے جسے آپ کا فرض ہے کہ بعد مطالعہ کتاب میں ہونے والی اغلاط یا کمیوں سے

مجھے آگاہ کریں تاکہ اسلئے کی اشاعت میں ان کا ازالہ کیا جاسکے

## ضروری گزارش

قارئین کتاب لکھتے وقت بعض مفرد اعضاء کے افعال یا ان کے علاج میں قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات ٹکرا جاتی ہیں یعنی قانون مفرد اعضاء کی رو سے وہ غلط ہو جاتی ہیں۔ ایسے موقعوں پر اغلاط کے ازالہ کے لئے اعتراضات کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ان اعتراضات اور جوابات سے کسی کی دل آزاری مطلوب نہیں ہوتی۔ بلکہ میرے نزدیک اصلاح و تجدید مد نظر ہوتی ہے۔ میں اپنے محققین بھائیوں سے معذرت خواہ ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ میری اس حقیر سی محنت کو قبول فرمائے اور اسے طبی بھائیوں کے لئے راہنما بنائے آمین تم آمین۔

۱۸/۱/۹۴

خادم فن

حکیم محمد اسدین دنی پور

ماہنامہ قانون مفرد اعضاء کا مطالعہ کیجئے اس کے باقاعدہ مطالعہ سے  
آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔۔۔

چندہ سالانہ - ۱۰ روپے مودہ خاص ایڈیشن

## ماہیت قانون مفرد اعضا

چونکہ قانون مفرد اعضا کی عمر صرف بیس کچھ پچیس سال کے قریب ہے اور اس کے ذریعہ تمام کتب لکھی جائیں گی اس لئے اس کی حقیقت و ماہیت علم الامراض سے پہلے تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ کتاب کے ہر لفظ و نقطہ کو فارمین باسانی سمجھ سکیں اور آئندہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضا کی بنیاد میں حیاتی اعضاء دل، جگر، ماغ پر قائم ہے۔ اور ماہیت اعضاء کے متعلق یہ ایک مسئلہ امر ہے کہ اخلاط غدا سے بنتے ہیں۔ جب یہی اخلاط بستہ و مجسم ہو کر ٹھوس مادہ کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ تو پھر سبب و مفرد اعضاء (عضلات، غدود، اعصاب) بن جاتے ہیں انہی مفرد اعضاء سے مرکب اعضاء ترتیب پاتے ہیں۔ جیسے معدہ، مثانہ، اگر دے اور پھیپھے وغیرہ۔

اخلاط کا مجسم ہو کر مفرد اعضاء بن جانا اور ایک دوسرے کو متاثر کرنا اور فاضل رطوبات کو خون سے خارج کرنا ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی سائنس انکار نہیں کر سکتی یہ حقیقت ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی مفرد حیاتی عضو محرک و تحریک اور تیزی میں ہوتا ہے اس کے برعکس کسی نہ کسی مفرد حیاتی عضو میں سستی و تسکین ہوتی ہے جبکہ تیسرے حیاتی مفرد عضو میں ضعف و کمزوری اور تھمیل ہوتی ہے جس سے امراض و عیال کا ظہور ہوتا ہے علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت اس تسکین، اسے منہر و عنبر کو محرک و تیز کر دینا اور محرک و تیز عضو کو کمزور و سست کر دینا ایسے نو تہاترک حیف و ملامت غائب ہو جاتی ہیں۔ یہی قانون مفرد اعضاء ہے۔

## دماغ کی مامیت، حقیقت اور اہمیت

دماغ کے لفظی معنی حواس عقل - دانائی اور مغز کے ہیں۔ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے اسی وجہ سے حضرت انسان اثر المخلوقات کہلاتا ہے۔ اپنی خدا و عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی طاقتوں کے سبب دیگر سب حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے عام طور پر ایک جوان آدمی کے دماغ کا وزن ۱۴۹۱ گرام اور نس تقریباً ڈیڑھ کلو اور ایک جوان عورت کا دماغ تقریباً ۱۲۴۱ گرام ہوتا ہے۔ ذہین اور عالی دماغ اشخاص میں دماغ کا وزن ۱۶۳۱، ۱۶۴۱ گرام ہوتا ہے اس کے برعکس ماورزا و پاگل آدمیوں کا دماغ بائیس تیس گرام ہوتا ہے۔

حیوانات میں سوائے مگر مچھ اور ہاتھی کے باقی تمام حیوانات کا دماغ انسان کے دماغ سے وزن میں کم ہوتا ہے۔ مگر جسمانی تناسب کے لحاظ سے مگر مچھ اور ہاتھی کے دماغ سے آدمی کا دماغ بھاری ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی دماغ کا وزن اس کے جسم کا ۱/۲۰ حصہ ہوتا ہے۔ قدرت کی انسان پر یہ بھی سب سے بڑی عنایت ہے اس کا دماغ چالیس برس تک بڑھتا ہے اس کے بعد ہر آنے والے سال میں دماغ کا وزن کم ہوتا رہتا ہے۔

دماغ کھوپڑی کی آٹھ ہڈیوں کے اندر تین جھلیوں میں ڈھکا ہوا ہے یہ جھلیاں اس کی غذا اور حفاظت کے لئے بنائی

### دماغ کا محل وقوع

گئی ہیں۔ یہ تعداد میں تین ہیں۔

دماغ کی یہ جھلی کھوپڑی کی اندرونی سطح اور دماغ کے دوسرے

### ۱۔ بیرونی جھلی

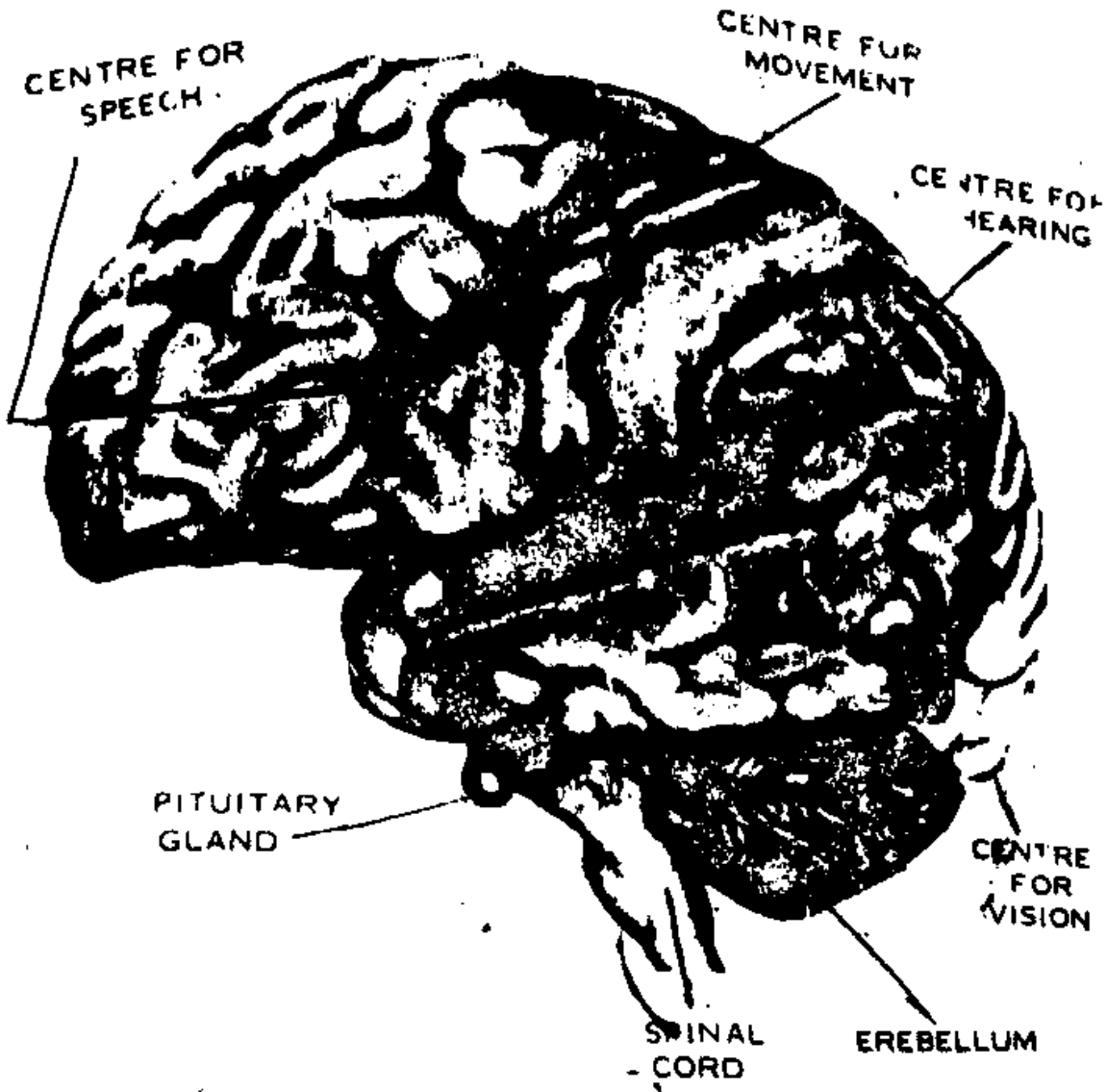
پر دماغ کے ساتھ چسپاں ہے۔ اس جھلی کا بیرونی حصہ جو کھوپڑی

سے لگا ہوا ہے۔ کھردرا اور لیٹھ دار ہے اور اس کا اندرونی حصہ صاف اور چمکنا ہے۔ یہ

### تفنیقات دماغ و اعصاب

جسلی (پرودہ) ایک طرف دماغ کو کمپیوٹر کی سمحت ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے۔ دوسری طرف دماغ کو درہ مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے دماغ کو بڑے دماغ کے پچھلے پوتھروں کے پوجھ سے محفوظ رکھتی ہے

## BRAIN



اس کو اردو میں موٹی جھلی یا وینر پرودہ اور عربی میں غشا صلب یا ام فلیٹا کہتے ہیں۔  
نوٹ: قانون مضر و اعضا ک تفنیقات کے مطابق یہ جھل سرکب ہے مضر مادہ یا کسی ایک  
اعضائے بنی ہوئی نہیں ہے۔



یہ جلی بیرونی اور اندرونی جلیوں کے درمیان واقع ہے یہ مکی کے جانے کی مانند نہایت باریک اور نازک آبدار جلی ہے۔

### درمیانی جلی یا پردہ

اسی لئے اس کو غشا منکیوتی کہتے ہیں۔ اس کے بعض حصے اوپر کی جلی ام غلیظ سے اور بعض حصے نیچے کی جلی ام رقیق سے ملے ہوئے ہیں۔ ان جلیوں کو ایک دوسری سے علیحدہ رکھنے کیلئے کہہ غلام تو ماہے جس میں رطوبات بھری رہتی ہے۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیق کے مطابق یہ جلی غدی جلی یا (غدی پردہ) کہلاتی ہے۔

یہ جلی دماغ کی بیرونی سطح سے چسپاں رہتی ہے اور دماغ کے ہر نشیب و فراز اور بطون دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ دماغ

### اندرونی جلی یا پردہ

کا اندرونی غلاف ہے اس میں خون کی باریک باریک نالیوں کا جال بچھا ہوا ہے اس سے دماغ کی پرورش ہوتی ہے چونکہ اس میں مشیمہ کی مانند عروتی جال ہوتا ہے اس لئے اس کو غشائی کہتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اس جلی کو عضلاتی جلی یا عضلاتی پردہ کہتے ہیں

دماغ کے بھی دو حقیقی پردے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ دماغ تین جلیوں یا پردوں میں لپٹا ہوا ہے اس سے یہ تین پردے

### ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں ابھرتا ہے کہ دل اور جگر تو دوسرے اعضا کی تحریکات کی وصولی کے لئے دو پردوں سے کام لیتے ہیں۔ اس کے برعکس دماغ اپنے تین پردوں سے دوسرے اعضا کی تحریکات وصول کرتا ہوگا۔

قارئین اس شبہ اور خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ دماغ تین پردوں سے تحریکات وصول کرتا ہوگا حقیقت یہ ہے کہ دماغ کے بھی صرف دو حقیقی پردے ہیں جو دوسرے جاتی اعضا کی تحریکات کی وصولی کا کام انجام دیتے ہیں کیونکہ دماغ کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف جگر کی تحریکات سے مکمل آگاہی ہو تاکہ دماغ تحلیل کے نظام و حرکت کے نظام میں ذرا سا کجی کو بھیج دے تاکہ دماغ کے لئے احکامات تیار کر سکے۔ دماغ کی یہ ضرورت صرف دو

## تہذبات دماغ و احصاب

پرووں سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ ان میں اول اول کا پردہ جو دماغ کے اوپر چسپاں ہے دوسرا جگر کا پردہ جو دل کے پردے کے اوپر اور بیرونی پردے کے نیچے واقع ہے۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ پردے دماغ پر اس لئے چڑھے ہوئے ہیں تاکہ دل اور جگر اپنی اپنی تحریکات ان پرووں کے ذریعے دماغ تک پہنچا سکیں۔

جہاں تک تیسرے پردے کا تعلق ہے جسے دبیز پردہ یا قشاصلب اور بیرونی پردہ کہتے ہیں یہ تو صرف دماغ کو کھوپڑی کی ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھنے اور دماغ کو دوصحوں میں تقسیم کرنے کا کام کرتا ہے اس پردے کے ذریعے کسی حیاتی عضو سے کسی قسم کی تحریکات دماغ تک نہیں آتیں نہ ہی دماغ سے اس پردہ کے ذریعے کسی قسم کی تحریک دوسرے اعضا کے لئے جاتی ہے۔

دماغ کے مقام اور شکل کے لحاظ سے چار حصے

### دماغ کے حصے

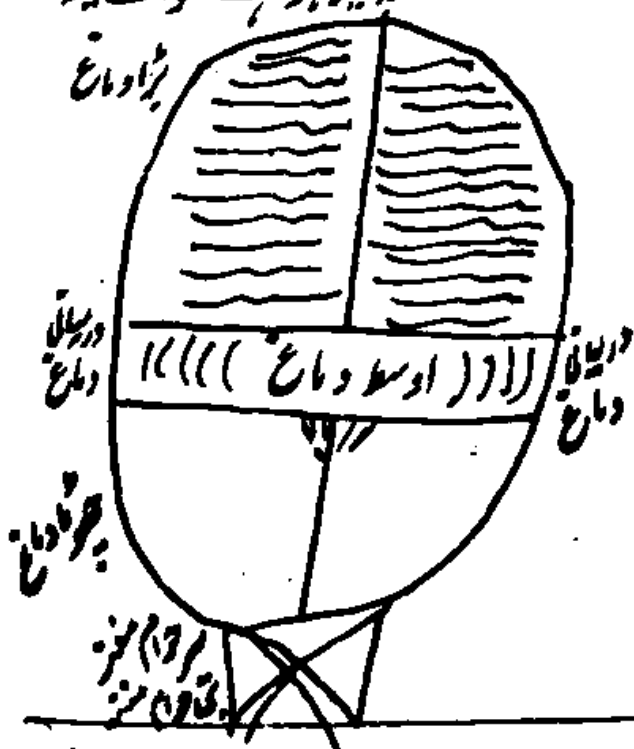
ہیں۔ ۱۔ بڑا دماغ - ۲۔ چھوٹا دماغ - ۳۔ درمیانی

دماغ - حرام مغز اب دماغ کے ہر ایک حصے کا مختصر بیان پیش کرتا ہوں۔

یہ دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے جو ماتھے سے مانگ تک پھیلا ہوا ہے۔ قوائے عقیدہ

### بڑا دماغ یا مقدم دماغ

کا محل میں ہے۔ کائنات کے تمام حیوانات کی نسبت انسان میں یہ حصہ دماغ بہت بڑا ہوتا ہے۔ عالی دماغ انسانوں میں بھی یہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے۔ اس کے سامنے اور اوپر کا حصہ بیضوی اور پیچھے چوڑا اور محدب ہوتا ہے۔ مقدم دماغ کی کچھ سطحیں ناہموار ہوتی



## بڑے دماغ کی ظاہر شکل

بڑے دماغ کی بالائی سطح پر لائنوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی بلندیاں ہوتی ہیں۔ مختلف انسانوں اور حیوانوں میں ان بلندیوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے جس انسان اور حیوان میں ان بلندیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اتنے ہی زیادہ عقلمند ہوتے ہیں۔ قوائے عقیدہ کا مرکز سہی بلندیاں ہیں۔ انسان کے بعد بندروں میں یہ بلندیاں زیادہ ہوتی ہیں بڑا دماغ ایک گہرے غلوہائی شکاف کے سبب دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

بڑے دماغ کے پچھلے حصے کے نیچے گدی کی ہڈی کے زیریں چھوٹا دماغ | دونوں گڑھوں میں واقع ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ

حصہ دماغ بڑا ہوتا ہے۔ یہ شکل میں مستطیل اور چپٹا ہوتا ہے اس کی لمبائی ۲ ۱/۲ چوڑائی ۲ ۱/۲ اور موٹائی ۲ ہوتی ہے۔ بڑے دماغ کی طرح اس پر کسی قسم کی بلندیاں نہیں پائی جاتیں البتہ یہ بھی بڑے دماغ کی طرح ایک درمیانی شکاف کے ذریعے دو نصف کردوں کو تھڑوں میں منقسم ہے اس کے زیریں سطح پر سر حرام مغز کے لئے ایک نشیب پایا جاتا ہے۔

دماغ کا یہ حصہ عمودی طور پر ایک انچ اور | اڑھے طور پر ڈیڑھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ

دماغ کے پیندے کی ہڈی اور گدی کی ہڈی کے زائدہ مزاج پر رہتا ہے۔ یہ بڑے دماغ کے دونوں ساقوں کے نیچے اور چھوٹے دماغ کے دونوں نصف حصوں کے مابین واقع ہے اور سر حرام مغز کے اوپر قائم ہے۔

نخاع یا حرام مغز | حرام مغز حقیقت میں دماغ کا ایک بڑھاؤ ہے جو ریڑھ کے ستون کی نالی میں رہتا ہے۔ یہ گدی کی ہڈی کے

کے سوراخ کے پچھلے کنارے سے شروع ہو کر مکر کے دوسرے مہرے تک پہنچ کر بہت سی شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے جس کو گھوڑے کی دم کی مشابہت سے ذنب الفرس یعنی گھوڑے کی دم کہتے ہیں۔ درمیان قدر کے آدمی میں حرام مغز تقریباً ۱۸ انچ لمبائی پر پورے اور چار ٹولے وزنی ہوتا ہے۔ یہ عصبی مادہ کا ایک ستون ہے جس کے دونوں جانب بہت سی شاخیں یعنی اعصاب یا پٹھے نکلتے ہیں حرام مغز پر بھی دماغ کی طرح تین جلیاں ہوتی ہیں حرام مغز گردن اور مکر میں قدر سے موٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات سے اوپر اور نیچے کے دھڑکے لئے بہت بڑے بڑے اعصاب نکلتے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جہاں سے حرام مغز شروع ہوتا ہے اس حصہ کو اس النخاع یا سر حرام مغز کہتے ہیں۔ اس حصہ سے جو دماغی اعصاب نکلتے ہیں وہ باہم تقاطع کرتے ہیں یعنی دائیں طرف کے بائیں طرف

کو کنٹرول کرتے ہیں اور بائیں طرف کے دائیں طرف کو کنٹرول اور چاقی چوبندر رکھتے ہیں۔

حرام مغز کے پردے  
دماغ کی طرح حرام مغز پر بھی تین پردے اعصاب اعصاب

چڑھے ہوتے ہیں جو وہی کام کرتے ہیں جو دماغ کے پردوں کے ہیں۔

دماغ اور حرام مغز کا تعلق  
دماغ اور حرام مغز کا تعلق اعصاب کے ذریعے قائم ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کچھ اعصاب

دماغ سے حرام مغز میں آتے ہیں اور کچھ حرام مغز سے دماغ میں جاتے ہیں۔ انہی اعصاب کے ذریعے دماغ اور حرام مغز اپنے اپنے پیغامات پہنچاتے ہیں تاکہ عمل اور رد عمل کی صورتیں جاری رہیں۔

جس طرح ٹیلیفون کی تار میں مرکز تک خبریں پہنچانے اور احکامات لانے کے لئے سارے ملک میں پھیل ہوتی ہیں بالکل اسی طرح

اعصاب

انسانی جسم میں اعصاب ہیں جو دماغ اور حرام مخزن سے نکل کر تمام جسم کے ذرہ ذرہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جسم میں بعض اعصاب موٹے ہوتے ہیں ان میں پیڈوکا عصب سب سے موٹا ہے جو چینگیلیا کی موٹائی کا ہوتا ہے۔ بعض چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں جو خوردبین کے بغیر دکھائی بھی نہیں دیتے ایسے حسی اعصاب اندرونی اور بیرونی جلد میں اس قدر پھیلے ہوئے ہیں کہ اگر کہیں سوئی کی نوک بھی لگے تو وہ کسی نہ کسی عصبی شاخ پر لگے گی جس سے درد محسوس ہوگا۔

افعال کے لحاظ سے اعصاب کی دو اقسام ہیں۔

## اعصاب کی اقسام

۱۔ حکم رساں اعصاب ۲۔ خبر رساں اعصاب

میری تحقیقات کے مطابق حکم رساں اعصاب دماغ اور اس کے متعلقہ حصوں سے آگتے ہیں اور خبر رساں اعصاب حرام مخزن اور اس کے متعلقہ حصوں سے آگتے ہیں۔ یہ اعصاب انسداد عصبی سے تیار ہوتے ہیں۔ جو عصبانی خلیات سے بنتے ہیں اس لئے ہم ان کو مفرد اعضا کہتے ہیں۔

بڑی بڑی کتب میں فعل کے لحاظ سے اعصاب کی دو اقسام بھی لکھی ہیں۔ ۱۔ اعصاب حس ۲۔ اعصاب حرکت

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

البتہ یہاں غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں بحقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کرنے کے لئے ہے۔ جانا چاہیے حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی اثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہوتا کہ دماغ اپنی قوت عقل سے فیصلہ کر سکے کہ وہ ٹوٹر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور ہونے کے

لئے حرکت کرنا ضروری ہے قدرت نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو  
 ودیعت کیا ہوا ہے جو جو میس گئے طے حرکت کرتا ہے اس لئے عضلات بھی جسم کے ذرہ  
 ذرہ میں پھیلے ہوئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں جب دماغ اپنے  
 خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل سے یہ فیصلہ کرتا  
 ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ پھر دماغ اپنے حکم یا فیصلہ پر حکم کرانے کے  
 لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب عضلات حکم  
 ملنے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ اس وقت تک اپنا عمل جاری رکھتے ہیں  
 جب تک دماغ کے حکم پر پورا پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ مثلاً کسی شخص کے کان پر مکھی بیٹھتی  
 ہے اور کاٹتی ہے۔ کان کے خبر رساں اعصاب فوراً دماغ کو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔  
 دماغ اسے نقصاں رساں سمجھتے ہوئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ فوراً قلب و عضلات  
 کو دفع کرنے کا حکم دیتا ہے جس سے اچانک اس کے سر میں حرکت پیدا ہوتی ہے اگر مکھی  
 نہیں اڑتی تو پھر ہاتھ حرکت کر کے اسے دھکا دے کر اڑا دیتا ہے۔

یاد رکھیں کہ نہ صرف سر اور ہاتھ میں حرکت عضلات کے سکر کرنے اور پھیلنے سے پیدا  
 ہوتی ہے بلکہ جسم کے اندر اور باہر کسی بھی حصہ میں حرکت کا فعل ہوتا۔ قلب و عضلات کے  
 عمل کا نتیجہ ہے یہی وجہ ہے کہ قلب ہم گھٹے حرکت میں رہتا ہے جو نہی دماغ کی طرف سے  
 حرکت کے لئے حکم ملتا ہے۔ قلب ضرورت کے مطابق مقام ماؤن کے عضلات کو حرکت  
 میں لاکر اصلاح کر دیتا ہے اگر مقام ماؤن کے عضلات کمزور ہوں تو ہاتھ پاؤں کے  
 عضلات کو جنبش دے کر دماغ کے حکم کو عملی جامہ پہناتا ہے اگر ہاتھ پاؤں بھی اصلاح  
 کرنے سے عاجز ہوں تو قلب فوراً اس مقام پر دورانِ خون تیز کر کے اصلاح کرتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اعصاب تو صرف احساس کے اعضاء ہیں  
 حرکت کے اعضاء تو قلب و عضلات ہیں کسی قسم کے اعصاب کو حرکتی اعصاب تسلیم کرنا

غلافی ہے۔

جس طرح قدرت نے قلب

کے لئے ارادی عضلات

اور غیر ارادی عضلات عطا کئے ہیں اور جگر کے لئے نالی دار (غذو ناقلم) غیر نالی دار (غذو جانوم)

عطا کئے ہیں۔ تاکہ ان کے کیمیائی اور شینی افعال یقیناً یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں

کہ دماغ سے جو اعصاب نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے جو اعصاب

مغز سے نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے نغظوں میں حرام مغز سے اُگنے

والے اعصاب دماغ تک خبریں لاتے ہیں اور دماغ سے اُگنے والے اعصاب دماغ

سے احکام وصول کر کے قلب و عضلات تک پہنچاتے ہیں۔ دماغ کے پاس اگر خبریں

یا حکم رساں اعصاب نہ ہوتے تو ہمارا جسم بے حس و حرکت پڑا رہتا۔

## ایک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر محققین و حکم رساں اعصاب کو جو عضلات و قلب کو حرکت کے لئے احکامات

بھیجتے ہیں جن کے ملنے سے فوراً عضلات میں حسرات شروع ہو جاتی ہیں،

حرکتی اعضا سمجھ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب تو صرف حرکتی اعضا

قلب و عضلات کو دماغ کے احکامات برائے حرکت بھیجتے ہیں۔ نہ ان میں

کسی قسم کی حرکت ہوتی ہے اور نہ یہ کسی کو حرکت میں لاسکتے ہیں۔ اعصاب تو بالکل

برقی تاروں کی طرح بجلی کو پاس کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

## دماغ کے خدام

دماغ کے دو خسام ہیں (۱) خبر رساں اعصاب (۲) حکم رساں اعصاب  
**خبر رساں اعصاب** وہ اعصاب ہیں جو جسم کے مختلف حصوں کی خبریں دماغ تک پہنچاتے ہیں یہ اعصاب عضلات کی تیزی سے معلومات کو خزانہ خیال میں جمع کرتے ہیں اور غد کی تیزی سے دماغ تک ان معلومات کو دوبارہ پہنچاتے ہیں

دماغ سے حکم لے کر عضلات تک پہنچاتے ہیں یہ اعصاب دماغ کی تیزی سے کام کرتے ہیں اور غد کی تیزی سے سکون اختیار کرتے ہیں

قارئین! اب تک میں دماغ و اعصاب کی حقیقت و ماہیت بیان کر چکا ہوں اب اس کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنا چاہتا ہوں۔

## دماغ کی اہمیت

دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

## دماغ کی ضرورت

دماغ کی ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا رہے۔ دماغ ہی ایک ایسا حیاتی مفرد عضو ہے جو نہ صرف دوسرے مفرد و مرکب اعضا کی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے ان کی معلومات بصورت احساس اور



حاصل کر کے ان کو علی جامہ پہنچانے کے لئے احکامات برائے عضلات تیار کرتا ہے بلکہ اپنی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے بھی عضلات تک احکامات پہنچاتا ہے۔ عضلات ان معلومات و احکامات کو وصول کر کے حسب حکم بذریعہ حرکت عمل جامہ پہناتے ہیں۔

## حواس خمسہ میں حواس خمسہ ہیں

قارئین قانون مفرد اعصاب کے ذریعہ طب کے ہر موضوع پر اصباح و تجدید اور تحقیقات

جاری ہیں۔

مستقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ و اعصاب کے افعال و اثرات میں احساس اور آگ کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں حواس خمسہ کہتے ہیں۔

ان کے متعلق عام اطباء اور محققین کا خیال و عقیدہ ہے کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ چونکہ تمام حواس مختلف مزاج مفرد اعصاب سے انجام پاتے ہیں لہذا انہیں صرف دماغ و اعصاب کے احساسات تسلیم کرنا درست معلوم نہیں ہوتا تو کوئی مقبول جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح اس بات میں بھی ابہام معلوم ہوتا ہے کہ حواس کی تعداد پانچ نہیں یا تو تین قسم کے ہونے چاہیں یا چھ ہوں۔ قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں پانچ تسلیم کیا جائے تو انہیں کسی قانون اور قاعدہ کے تحت بیان نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ احساسات کو انجام دینے والے تین حیاتی مفرد اعصاب ہیں جنہیں ان کے خدام انجام دیتے ہیں جو تعداد میں چھ ہیں۔ لہذا آئندہ قانون مفرد اعصاب کی رو سے تسلیم کیا جائے گا۔ کہ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

**یادداشت** چونکہ یہاں دماغ و اعصاب کی تشریح اور اس کے افعال اثرات کی تشریح و توضیح کی جا رہی ہے۔

متقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ کے افعال میں احساس و ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم حواس خمسہ کو لیں اور اس کے متعلق تحقیق اور عام اکتساب کا خیال و عقیدہ معلوم کریں۔ تو ہمیں بتایا جائیگا کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ حقائق اس کے خلاف ہیں۔ میں نے چند سال قبل حواس خمسہ پر اپنی تحقیقات ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضا کی وساطت سے فارمین کوشش کیں تھیں اور مطالبہ کیا تھا کہ میری ان تحقیقات میں کوئی کمی بیشی ہو تو مطلع کریں۔ خدا کے فضل سے بہت سے حکما نے بذریعہ خطوط اور ملاقات ان تحقیقات کو درست قرار دیا۔

لہذا اسی حوصلہ افزائی کی بنا پر ان تحقیقات کو تحقیقات علم الامراض میں پیش کرنا ہوں جس کا عنوان ہے۔ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ یعنی چھ ہیں،

## حواس کی ماہیت

حواس وہ قوتیں ہیں جن کے ذریعہ ظاہری و باطنی منسوبات کا علم ہوتا ہے، یعنی انسان اپنے گرد و پیش کے موجودات و واقعات کی ماہیت، حقیقت کو بلکہ اپنی ہستی کو حواس کے ذریعہ ہی پہچانتا ہے۔

## بیرونی حواس کے مروجہ نام اور ان کے مقام

۱۔ سننے کی حس "کان میں" (۲) سونگھنے کی حس "ناک میں" (۳) دیکھنے کی حس "آنکھ میں"،

۴۔ چونے کی حس جلد میں (۵) چکنے کی حس زبان میں (۶) چھٹی حس لمس کا آج تک نہ کام بتایا گیا ہے اور نہ ہی مقام بتایا گیا ہے۔

## حواس کی تعداد میں غلط فہمی

مستقدمین اطباء نے جو اس بیرونی و اندرونی پانچ پانچ تحریر کی ہیں اور انہیں حواس خمسہ بیرونی و اندرونی کہتے ہیں اور ان کے مقامات کا تعین بھی کیا ہے، لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق حواس خمسہ نہیں بلکہ ستہ ہیں۔ یعنی حواس اندرونی اور بیرونی

۶-۶ ہیں

## حواس ستہ ہونے کی وجوہات

۱۔ کہ آئین یہ حقیقت تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ہر قسم کے افعال مفرد اعضاء سے ہی سرزد ہوتے ہیں، جو اس بھی تو ایک قسم کے افعال ہی تو ہیں جنہیں مفرد اعضاء ہی انجام دیتے ہیں۔  
۲۔ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء دماغ، جگر، دل وغیرہ کے خدام دو دو ہیں اور وہ اپنے اپنے مرکزوں کے لئے کام کرتے ہیں۔ لہذا ان کے حواس بھی دو، دو ہیں جو کل چھ ہی ہو سکتے ہیں۔

۳۔ جس طرح جذبات چھ ہیں۔ یعنی ہر مفرد عضو دو دو جذبات ادا کرتا ہے مثلاً دماغ و اعصاب کے لذت و خوف کے جذبات، قلب و عضلات لذت و مسرت کے جذبات ادا کرتا ہے اور جگر و غده غده اور نم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح حواس ستہ چھ ہیں۔ ان میں سے ہر مفرد عضو دو دو حواس کا اظہار کرتا ہے۔

## حواس خمسہ تسلیم کرنے میں ایک قباحت

اگر بالفرض حواس خمسہ ہی تسلیم کر لئے جائیں تو ہم انہیں مفرد اعضاء کے ساتھ کسی طرح تطبیق نہیں دے سکتے، اسی طرح باقاعدگی کی بجائے بے قاعدگی پیدا ہوگی جس سے ہمیں تشخصی امراض میں دشواریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۴۔ جس طرح زندگی گزارنے کے اسباب چھ ہیں جنہیں اسباب ستہ ضروریہ کہا جاتا ہے۔

جو حواس کے ذریعہ ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ لہذا بیرونی حواس بھی چھ ہیں

ایک سوال :- مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ حواس پانچ نہیں

بلکہ حواس چھ ہیں لہذا یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پانچوں حواس کے نام، کام اور

مقام تو پہلے موجود ہیں چھٹی حس کا نام، کام اور مقام کہاں ہیں،

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے

پہلے بھی چھٹی حس تسلیم تو کی جاتی ہے لیکن آج تک کسی محقق نے

### چھٹی حس

اس کا مقام اور کام کے بارے میں اشارہ تک نہیں کیا۔

البتہ :- اگر کسی انسان کی کسی حس میں تیزی پیدا ہو جائے اور اس کے ذریعہ انسان

ما فوق الفطرت افعال انجام دینے لگ جائے تو اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے

کہ اس کی چھٹی حس بیدار ہو گئی ہے سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اس چھٹی حس

کا نام تو ضرور لیا جاتا ہے لیکن اس کا کام اور مقام کیوں نہیں بتایا جاتا۔

قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس کا کام، ذرن

دباؤ معلوم کرنے والی حس رکھا اور اس کا مقام

### چھٹی حس اور قانون مفرد اعضاء

ہمارے گوشت میں ہے یعنی یہ ہمارے جسم کے گوشت میں پائی جاتی ہے اس کا کام ہر قسم کا وزن اور دباؤ معلوم کرنا ہے۔ یعنی اس کے ذریعہ ہمیں دباؤ یا وزن کا احساس ہوتا ہے اسی عضلی جس سے ہم اپنی جسمانی حرکات مثلاً اٹھنا بیٹھنا، چلنا، پھرنا، بھاگنا روڑنا، اچھلنا، کودنا اور اشیا کے اوزان کا احساس کرتے ہیں

## چھٹی حس صرف گوشت میں ہونیکا ثبوت

اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ بھائی جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا وزن کتنا ہے وہ فوراً کتاب کو ہاتھ پر رکھ کر ایک دو بار اوپر نیچے ہلائے گا اور پھر قریب قریب صحیح وزن بتا دے گا، جب وہ وزن بتا چکے تو پھر اس سے ایک اور سوال کیا جائے کہ بھائی جو اس خمہ میں سے کس حس کے ذریعے آپ کو اس کے وزن کا پتہ چلا ہے۔ اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ قوت لامسہ نے اسے احساس کیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے حقیقت میں قوت لامسہ صرف گرمی، سردی، تری، خشکی، سختی، نرمی وغیرہ وغیرہ کا احساس کرتی ہے۔

اگر کوئی چیز تقریباً ایک سیر ہو یا من کے قریب ہو یا کم دبش اس سے ہاتھ یا جسم کے کسی حصہ کی قوت لامسہ سے چھو کر اس کا وزن نہیں بتایا جاسکتا، جب تک اسے ہاتھ سے اٹھا کر نہیں دیکھا جاتا بلکہ اگر وہ چیز جسم کے کسی حصہ پر بھی لگا دی جائے تو بھی اس کا وزن معلوم نہیں کیا جاسکتا۔

چونکہ جسم کے تمام حصوں پر گوشت موجود اور گوشت اور عضلات ہی سے ہر قسم کی حرکات سرزد ہوتی ہیں، چونکہ وزن کا اندازہ کسی چیز کو اٹھا کر اور اسے حرکت دے کر کیا جاتا ہے۔ لہذا وزن اور دباؤ کی حس صرف اور صرف عضلات میں پائی جاتی ہے

۲۲۔ ایک شخص کسی نالے پر پڑے ہوئے کھڑی کے پھٹے (تخنے) کے ذریعہ نالے کو باہر کرنا چاہتا ہے۔ آنکھوں کی حس نے یہ تو بتلادیا کہ تختہ پتلا اور نازک معلوم ہوتا ہے، لہذا پار ہونے سے پہلے اس شخص کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ وہ اس کا وزن سہارا بھی لے گا یا اس کا وزن پڑتے ہی ٹوٹ کر نیچے تو نہیں گر جائے گا، لہذا وہ شخص پہلے اس شخص پر اپنے پاؤں کے ذریعہ پہلے ہلکا اور بعد میں تمام جسم کا بوجھ ڈال کر دیکھے گا، اگر تختہ مضبوط معلوم ہوگا تو وہ بنے فکر ہو کر اوپر سے گزر جائے گا، اگر نازک ہوگا تو نالہ پار کرنے کے لئے کسی اور چیز کو تلاش کرے گا۔

۲۳۔ ایک شخص چل رہا ہے، چلتے چلتے زمین دلدلی آجاتی ہے اور اس کے پاؤں نرم اور گلی زمین میں دھسنے لگتے ہیں اسے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ جگہ خطرناک ہے پیچھے ہٹ جانا بہتر ہے یا آگے جانا ضروری ہے تو محتاط ہو کر چلنا ہوگا یہ عضلات کی قوت جس کا کام ہی ہے۔

۲۴۔ ایک شخص لکھ رہا ہے پین کی نب ٹوٹی ہوئی معلوم ہوئی ہے لہذا وہ اب پہلے سے کم دباؤ دے کر لکھے گا۔ نب کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے کے متعلق صرف عضلات نے ہی بتایا ہے۔

۲۵۔ کھانے پینے میں دباؤ اور وزن کا پورا دھسل ہے۔ مثلاً کوئی چیز بھی بغیر دباؤ چالی نہیں جاسکتی نہ ہی نگلی جاسکتی ہے اگر دباؤ اور وزن کا پتہ نہ چلتا تو ہو سکتا تھا کہ کوئی سخت چیز جانے کیلئے منہ میں ڈالی جاتی تو ہمارے دانت نکل یا ٹوٹ جاتے۔

۲۶۔ چلنے پھرنے میں بھی ہم اپنے جسم کا توازن دباؤ کے تحت بھی قائم رکھتے ہیں اگر جسم کے وزن کا دباؤ کسی ایک طرف زیادہ ہو جائے تو ہم فوراً توازن قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۔ پڑھنے میں بھی ہم اپنی مرضی سے دھیمی یا اونچی آواز سے پڑھتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے منہ سے ایک ہی قسم کی آواز آتی ہم اس میں ٹھیرانے پیدا نہ کرتے بہر حال زندگی کے بے شمار کام صرف دباؤ اور وزن بنانے والی جس جیسے ہم چھٹی جس کہتے ہیں کرتی ہے۔

قارئین ہمارے حجم میں پائی جانے والے احساسات جن

یادداشتے مفرد اعصاب سے محسوس کئے جاتے ہیں وہ ہر وقت یعنی

چاہے دن ہو، چاہے رات ہو، چاہے انسان سو گیا ہو یا کسی خیال میں مگن ہو،

پیرے واردوں کی طرح ہضم کے موثرات کو جانچتے اور پرکھتے رہتے ہیں جو کچھ

بھی ہو معلومات حاصل کرتے ہیں فوراً اس کی اطلاع دماغ کو اپنے قریب کے

اعصاب کے ذریعہ بھیج دیتے ہیں۔ دماغ حجم انسان کا حاکم اصلی ہونے کی وجہ سے

رد عمل کے طور پر ان معلومات پر حکم جاری کرتا ہے کہ محسوس کی ہوئی معلومات انسان کیلئے

مفید ہیں تو انہیں آگے بڑھ کر حاصل کیا جائے اور اگر ان سے نقصان پہنچنے کا احتمال

ہے تو راہ فرار اختیار کی جائے۔

جس طرح دیکھنا، سُننا، سونگھنا اور چکھنا وغیرہ احساسات و حواس کی ہر وقت

ضرورت ہے، ہمیں چھٹی جس کی بھی ہر وقت ضرورت ہے جس سے ہم دن رات فائدہ

حاصل کر سکیں۔ البتہ ہمیں ایسی چھٹی جس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کسی انسان میں

تو شام گھر بیدار نہ ہو اور کسی میں سالوں بعد کام کرنے۔

## ایک زیر دست غلط فہمی کا ازالہ

قارئین عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ آنکھ کان ناک اور زبان وغیرہ میں

ایک احساس کے علاوہ قوت لامرہ بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی یہ ان میں گرمی، سردی وغیرہ محسوس کرنے کی قوت بھی پائی جاتی ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔

جاننا چاہئے ہے کہ قدرت نے آنکھ کان وغیرہ کی بناوٹ مخصوص انداز میں بنائی ہے ان میں جو آلات قوت ہیں وہ جسم کے کسی اور حصہ میں نہیں جاتے،

لیکن جلد ایک ایسا آلہ ہے جو جسم انسان کے تمام اندرونی بیرونی اعضاء پر موقوف ہے چونکہ جلد تمام اعضاء پر چڑھی ہوئی ہے لہذا جہاں بھی لمس کا احساس ہوگا وہ جلد کا احساس ہی لمس ہوگا۔ چاہئے لمس کا احساس ناک کان یا زبان میں پسند ہوتا

## حواس خمسہ صرف دماغ کے احساسات نہیں

قادریت ہم شروع سے پڑھتے آئے ہیں کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے محسوس کئے ہوئے حواس ہیں،

لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ اگر ہم اپنی ہستی کے وجود کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کئی اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد مزاج کے حامل ہیں یعنی ان کی طبیعتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ محققین نے انسانی جسم اور کائنات کو ایک ہی چیز ثابت کیا ہے بلکہ خالق کائنات نے بھی اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے کہ جو کچھ آفاق ہیں بے وہی نفس میں ہے۔

محققین نے کائنات کو جہاں ابر اور انسانی جسم کو جہاں اصغر کہا ہے یعنی یہ ایک چیز نہیں اگر کچھ فرق ہے تو وہ بڑے چھوٹے ہونے کا ہے اور ان میں سے ہر چیز جسم انسان کے کسی نہ کسی مفرد اعضاء کے مزاج کی ہے اس کائنات میں جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں انہیں موثرات کہتے ہیں یہ اپنی قوت مؤثرہ کی وجہ سے جسم انسان کو بھی متاثر





کرتے ہیں۔ ان مؤثرات کی قوت کبھی جسم انسانی کی قوت برداشت کے مطابق ہوتی ہے تو اس سے انسانی جسم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ مفید ہوتی ہے کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جسم انسان شدید متاثر ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے مثلاً اگر شدید گرمی ہو جائے تو جسم انسان حرارت کی شدت سے مجلس جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

کبھی سردی اتنی زیادہ ہو کہ شریانوں میں چلنے والا خون منجمد ہو جائے جس سے انسان کی موت یعنی ہے کوئی چیز سخت اور تیز دھار ہو اس سے بھی جسم کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ ہم پل رے ہیں اگر کوئی میخ یا کانٹا یا تھسہ پاؤں کے نیچے آجائے تو وہ چیز نقصان کر سکتی ہے، آدمی پل رہا ہے سامنے گر رہا یا کنواں آجاتا ہے اس میں گر کر جسم میں ٹوٹ پھوٹ ہو سکتی ہے۔ انسان کسی چیز کو کھانا چاہتا ہے۔ ناک اس کی ناگوار بو سے آگاہ کرتا ہے، زبان ذائقہ سے متنبہ کرتی ہے، بہر حال یہ ایسے مؤثرات ہیں جن سے آگاہ کرنے کیلئے قدرت نے مختلف اعضاء میں حسیں عطا کی ہیں جن سے انسان جاگتے ہوئے، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سکون اور شور و غل سے آگاہ ہوتا رہتا ہے جن جن قوتوں سے انسان آگاہ ہوتا رہتا ہے انہیں حواس کہا جاتا ہے جنہیں تقدیمین الطبار حواس خمسہ کے نام سے یاد کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ اول تو جن جن مقامات و اعضاء میں حواس خمسہ محسوس کئے جاتے ہیں ان کے مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہیں دوسرے حواس بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے لہذا ہم کسی طرح ان حواس کو دماغ و اعصاب کے حواس تسلیم نہیں کر سکتے اور نہ ہی بیان کر سکتے ہیں مثلاً آنکھ کا ڈھیلا جسے آئی بال EYEBALL بھی کہتے ہیں ایک قسم کے فخر و گلینڈ ہیں جو غدی جسم میں یعنی ان میں غددی مادہ یا ایٹھل ٹنوز کی مقدار زیادہ ہے۔ قانون مفروضہ و اعضاء میں اس کا مزاج غدی (گرم) تسلیم کیا گیا ہے۔

اس کے برعکس زبان کی بناوٹ میں عضلات و گوشت اور سکورٹشوز کی مقدار زیادہ ہے لہذا قانون مفرد اعصاب میں اس کا نراج عضلاتی (خشک) تسلیم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ناگ، اکلان اور جلد وغیرہ کی ماہیت میں نمایاں فرق ہے لہذا ہر ایک کے افعال کا نتیجہ نہ ایک ہو سکتا ہے اور نہ ایک ہی قوت کے تحت اپنے کام انجام دے سکتے ہیں اس میں ہمیں لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حواس مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف مفرد اعصاب کے احساسات ہیں،

## ایک مقالہ کا ازالہ

ہمیں یہ مقالہ لگتا ہے کہ قوت جس ایک ہی ہونی چاہئے کیونکہ اعصاب کا کام احساس کرنا ہے لہذا ہر قسم کے احساسات کرنا اعصاب کا کام ہے۔

قارئین سے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جسم کے اندر باہر کے اعضا جس قسم کے بھی افعال انجام دیتے ہیں ان کا اظہار صرف دماغ و اعصاب ہی کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ وہ افعال بھی اعصاب ہی کرتے ہیں۔

اگر ایسا ممکن ہوتا تو دوسرے مفرد اعضا کی ضرورت ہی نہ ہوتی،

مثلاً ایک مریض کو پیشاب رک رک کر قطرہ قطرہ آ رہا ہے۔ قانون مفرد اعصاب میں ایسے جیگر و غدود اور غشا منخالی کا فعل تسلیم کیا جاتا ہے۔

لیکن اٹلیل اور پیشاب کی نالی کے غدود و غشا منخالی اپنے نزدیک کے اعصاب کے ذریعہ اس تکلیف کو رفع کرانے کیلئے چیخ و پکار کریں اسی طرح پیشاب کا زیادہ آنا اعصاب کے تحت اور بند ہونا عضلات کے تحت تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن ان صورتوں کا اظہار اعصاب کے ذریعہ ہی ہوتا ہے البتہ ان کا علاج ایک دوسرے سے

مختلف ہوتا ہے۔

۲۲ یہ بات قابل غور ہے کہ حرارت کا تعلق جس گھر سے ہے لہذا ہر قسم کا بخار و جگر و غدود کے تحت ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے قانون مفرد اعضاء میں اعصابی

غذی اور عضلاتی بخار تسلیم کئے جاتے ہیں  
۲۳ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی ضرورت مثلاً پیشاب یا خنک ہو کر پیاس کی حاجت کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا جس آدمی کو بھوک پیاس یا پیشاب یا خنک کی حاجت ہوگی وہ خود ہی بتائے گا۔

بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کے ذریعے بردنی و اندردنی مؤثرات کے بارے میں دن رات دماغ و اعصاب کو معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کردہ معلومات دماغ و اعصاب

## ایک سوال

کے پاس بھیجتے ہیں ان سب پر فوراً احکامات جاری کرنے پڑتے ہیں تو یہ امر تسلیم کرنے میں کیا امر مانع ہے کہ دماغ و اعصاب ہی حواس کا

احساس کرتے ہیں

۱۱ قارئین ذہن نشین کر لیں جہاں قلب و عضلات جسم کے تمام

## جواب

اعضات جن میں اعصاب ہوں یا غدود یا خود عضلات کیلئے کے لئے غذا پہنچانے کے لئے ہر وقت غذا سے بھر پور خون کو بصورت پمپنگ یا دوران خون جاری رکھتے ہیں اس میں قلب و عضلات یہ تفریق نہیں کرتے کہ اس میں تو دماغ و اعصاب اور جگر و غدود کی بھی خوراک ہے ہم کیوں پہنچائیں بلکہ انہوں

نے یہ ذمہ داری بخوشی قبول کی ہوئی ہے اور مرتے دم تک قلب اپنی ذمہ داری پوری کرتا رہتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قلب و عضلات ہی حرکت کے اعضاء ہیں و مانع یا حسیگر کو حرکت کرنی نہیں آتی اس لئے یہ ذمہ داری قلب و عضلات کرتے ہیں اور نہیں ہی کرنی چاہئے۔

۲۲۔ اسی طرح جگر و غدرد ہیں یہ بھی سب کیلئے کام کرتے ہیں۔ یاد رکھیں جگر و خندگرم اعضاء ہیں اسی وجہ سے یہ تحلیل غذا کے اعضاء تسلیم کیا جاتے ہیں۔ یعنی باہر سے جسم کے اندر کسی بھی راستہ سے کوئی غذا یا دوا داخل ہو اس میں یہ تخصیص نہیں ہے کہ کس مزاج کی غذا دوا ہو بلکہ ہر قسم اور

ہر مزاج کی غذا دوا کو تحلیل اور ہضم کر کے اور اس کے جو جس دمعینہ اجزاء کو الگ کر کے وریدی خون میں شامل کرتے رہتے ہیں۔

لہذا مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ امر تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ واقعی دماغ و اعصاب تمام مفرد اعضاء سے آئی مسلمات پر احکامات جاری کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنا چاہئے۔

## حواس خمسہ اندرونی میں غلط فیماں

تسارین حواس خمسہ برونی میں تو اتنی غلط فیماں پائی نہیں جاتیں جتنی حواس خمسہ اندرونی میں پائی جاتی ہیں۔

محققین نے جس طرح برونی حواس صرف دماغ و اعصاب کے تحت بیان کئے ہیں، اسی طرح اندرونی حواس خمسہ بھی دماغ و اعصاب کے تحت ہی بیان کئے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے جیسا کہ کچھ منوعات میں برونی حواس خمسہ کی بجائے حواس ستہ

ثابت کر آیا ہوں اور ہر دو حواس کا تعلق حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے  
 بالکل اسی طرح حواس اندرونی ہیں اور چہرہ میں اور ان کا تعلق بھی حیاتی مفرد اعضاء  
 سے جوڑ دیا گیا ہے

## حواس ستہ اندرونی کی متعلق حیرت انگیز انکشاف

تسارین یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ حواس بیرونی و اندرونی جسم انسان کی ضروریات پوری  
 کرنے کے لئے ہر وقت چوکس اور تیار رہتے ہیں۔  
 بیرونی حواس میں تو اتنا مغالطہ نہیں لگا لیکن اندرونی حواس بیان کرنے میں خوفناک  
 مغالطہ رہا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اندرونی حواس کی صرف ایک قسم کو حواس خمسہ اندرونی  
 کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے باقی پانچ حواس بیان ہی نہیں کئے گئے حالانکہ ان حواس  
 سے روزانہ ہر انسان مستفید ہوتا آرہا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ جو اندرونی حواس بیان کئے ہیں وہ تو صرف بیرونی اور اندرونی  
 حواس کی معلومات کو ضرورت پڑنے کے وقت دماغ کے سامنے پیش کرنے کا ایک  
 ذریعہ ہیں۔ اور یہ تو اندرونی حواس کی ایک قسم ہیں ان کے علاوہ جسم کی ضرورت پوری  
 کرنے کے لئے پانچ اور حواس بھی ہیں جن کے بغیر انسان زیادہ عرصہ زندہ نہیں  
 رہ سکتا۔ ان اندرونی حواس کو ہم ستہ ضروریہ سے لے رہے ہیں ان کی ضرورت  
 اور اہمیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ان ستہ ضروریہ میں سے اگر کسی بیشی ہو جائے تو  
 انسان بیمار ہو جاتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی نسلے تو جلد موت واقع ہو جاتی ہے

## حواسِ کستہ اندرونی

حواسِ کستہ اندرونی یہ ہیں، مٹ نیند مٹ بیداری مٹ احتیاس مٹ استغرائخ،  
دیشیاب، پاخانہ، بھوک، پیاس،

## حواسِ اندرونی کی تشریح

مٹ بیداری مٹ نیند، انسان جب جاگتا ہے تو اسے پتہ ہوتا کہ میں ہوش  
مٹ حواس میں ہوں۔ جب انسان ہوش مٹ حواس میں ہوتا ہے اسی وقت ہی وہ اپنے لئے  
غیروں کے لئے اور خدا کے لئے کام کر سکتا ہے وہ کام کیا ہے وہ وہی ہیں جو حواس  
ستہ کے ذریعہ ادا کئے جاتے ہیں وہ اکثر جاگنے کی حالت میں ہوا کرتے ہیں زندگی بھر  
کے ہر لمحہ میں انسان کوئی نہ کوئی خاص کام کرتا ہے جو خاص خاص کام کئے جاتے ہیں  
جن کی اسے دوبارہ بھی ضرورت ہوتی ہے تو ایسے کاموں کی معلومات دماغ اپنے  
پاس جمع کرتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت بیداری کی حالت میں ان کی غیر موجودگی میں  
دماغ کی ادراکی قوت ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔

مثلاً خر بوزہ جسے ہم نے کبھی کھایا تھا اب اس کے متعلق اگر کوئی پوچھے کہ خر بوزہ  
کس شکل کا ہوتا ہے اس کا رنگ، ذائقہ اور حجم کتنا ہے تو ہم خر بوزہ کی غیر موجودگی  
میں سب کچھ بتا دیں گے۔

اسی طرح شادی بیاہ، جلسہ، جلوس میں کون کون سے معزز مہمان تھے  
جب بھی ان کے متعلق پوچھا جاتا ہے ہم فوراً بتا دیتے ہیں۔

اسی طرح کبھی خوشی ہو اور کبھی غمی، کبھی تند رستی اور کبھی بیماری ان سب کی معلومات جب یاد کی جائیں تو رازدہن کے سامنے آجاتی ہیں

## اعمال انسانی کی اقسام

ان اعمال انسانی کو طبی محققین نے دو اقسام میں بیان کیا ہے .  
۱۔ حرکت و سکون جسمانی . ۲۔ حرکت و سکون نفسانی ،

### حرکت و سکون جسمانی

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جس طرح ہم کام کاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور پھر آرام کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے عضلات حرکات کے انحال انجام دیتے دیتے تھک جاتے ہیں انہیں بھی آرام کی ضرورت ہے . اسی حالت کو حکماء نے حرکت و سکون جسمانی لکھا ہے .

مفرد اعضاء کام کرتے ہیں تو انہیں آرام کی ضرورت بھی ہے . بالکل اسی طرح دماغ تمام دن کی معلومات اور سابقہ معلومات پر کام کرتا ہے . اسی صورت کو اطباء نے حرکت و سکون نفسیاتی لکھا ہے . دماغ صرف سونے کی حالت میں ہی آرام کر سکتا ہے اور جاگنے کی حالت میں کم و بیش کام کرتا رہتا ہے ان حالتوں کو نیند و بیداری کہتے ہیں .

پھر ذہن نشین کر لیں کہ انسانی دماغ سونے و نیند کی حالت میں کوئی کام نہیں کرتا اور جاگنے کی حالت میں ہر قسم کی معلومات پر کام کرتا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ دماغ تھک جاتا ہے تو آرام کرنے کیلئے نیند کا احساس

پیدا کر دیتا ہے اور جب آرام کر چکتا ہے تو بیدار ہو جاتا ہے یعنی جاگ پڑتا ہے۔  
قانون مفرد و اعصار دماغ کی ان دونوں حالتوں کو جو اس قرار دیتا ہے اور  
انہیں نیند کی حس اور بیداری کی حس کو جو اس سلسلہ اندرونی کے جز قرار دیتا ہے

## بھوک کی حس، پیاس کی حس

انسان تمام دن کوئی نہ کوئی کام کرتا رہتا ہے۔ بس کا کوئی انجن جی چلتا ہے تو  
پٹرول ختم یا کم ہو جائے تو انجن سٹارٹ نہیں ہوتا جب تک پٹرول ضرورت کی مطابق  
انجن میں نہ ڈالا جائے۔

بالکل اسی طرح انسان میں جب غذا کی ضرورت ہے ہے تو بھوک اور پیاس  
خوب لگتی ہے تاکہ جو کچھ دن میں کام کاج سے کم ہوا ہے اس کا بدل مانتھل پورا  
کیا جاسکے۔

خدا نہ خواستہ بھوک یا پیاس کا احساس نہ ہوا کرتا انسان خدا بر وقت نہ کھاتا  
ہو سکتا تھا کہ انسانی جسم بھوک پیاس سے ہی مر جاتا۔

ایسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم کے اندر ہی ایسے ایسے پراسرار پرزے  
لگا دیئے ہیں جو جسم کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بروقت جو کس میں جو نہی جسم میں  
غذائیت و مائیت کی کمی ہوتی ہے فوراً بھوک اور پیاس کا احساس پیدا کر کے انسان  
کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ لہذا ہم بھوک اور پیاس کی حواس کو جو اس مدد کہ اندرونی  
کی اقسام سلسلہ میں شامل کر کے بیان کر رہے ہیں،

### بھوک اور پیاس کے مقام

جاننا چاہئے کہ بھوک کا احساس معدہ میں ہوتا ہے اور پیاس کا احساس زبان میں ہوتا ہے،



## بھوک پیاس لگنے کی وجوہات

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ بھوک اس وقت لگتی ہے جب دن بھر کے کام کاج سے جسم میں جو کمی آجاتی ہے اس کی کو پیدا کرنے کیلئے انسان کے معدہ میں مخصوص قسم کا احساس بھوک پیدا ہوتا ہے جسے انسان بخوبی جانتا ہے لہذا کوئی نہ کوئی چیز کھاتا ہے تاکہ وہ مخصوص کمی دور ہو جائے جب کوئی غذا کھا لیتا ہے تو بھوک کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

پیاس اس لئے لگتی ہے کہ جو غذا کھائی گئی ہے اسے تھلا کرنے کیلئے پانی یا کسی قسم کا جو سب جو سیال حالت میں ہو پیا جائے۔ لہذا اس کی ضرورت کی مطابق پانی یا جو س پی لیتا ہے اور پیاس کچھ جاتی ہے

## کھانے پینے کیلئے طبی نام

جو کچھ کھانے میں اور جو کچھ ہم پیتے ہیں انہیں طبی معین نے ماکولات یا مشروبات کا نام دیا ہے جو سستہ ضروریہ کے رکن ہیں۔

ماکولات کے معنی کھانے والی چیزیں اور مشروبات کے معنی پینے والی چیزیں ہیں جو تکہ ماکولات اور مشروبات کا احساس بھوک اور پیاس کی صورت میں ہوتا ہے۔ لہذا ہم بھوک اور پیاس کو جو اس سستہ اندرونی کا جزو قرار دیا ہے۔

## پیشاب پانچا کی حس (احساس استنفزغ)

جو کچھ ہم کھاتے پیتے ہیں اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو یا جس قسم کی بھی جسم میں غذائی کمی ہوئی ہے اسے پورا کیا جائے۔ لہذا ہم بھوک پیاس کی شکل میں کھا پی لیتے ہیں کھائی ہوئی غذا یا پیا ہوا کوئی مشروب اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جب تک معدہ امعاء میں کچھ دیر رکا نہ رہے اور اس میں سے جو جس نہ نکال لیا جائے۔ جب غذا کا خلاصہ یا جو جس نکال لیا جاتا ہے۔ تو غذا کا باقی حصہ جسم کیلئے نافع نہیں رہتا جسے صرف عام میں فضلہ کہا جاتا ہے اب وہ جسم کے لئے فضول ہے لہذا جسم اسے دو طریقوں سے باہر نکالتا ہے اور خون کے فاضل مواد جو براہ گردہ مثانہ خارج ہوتا ہے جسے صرف عام میں پیشاب کہتے ہیں یعنی پیشاب کے ذریعہ خون کے فضلات خارج ہو کرتے ہیں۔

جب براہ گردہ پیشاب مثانہ میں جمع ہو جاتا ہے تو پیشاب کرنے کا احساس ہو جاتا ہے اب طبیعت اسے خارج کر دیا کرتی ہے۔

اسی طرح پیٹ میں کھائی ہوئی غذا کا جو جس جذب ہونے کے بعد جو مواد آنتوں میں بچ جاتا ہے اسے طبیعت بافانہ کی حاجت یا احساس پیدا کر کے خارج کر دیتی ہے لہذا پیشاب اور پافانہ کی حسیں بھی جو اس سہ اندرونی میں شامل کرنا ضروری ہے۔

## درد سرد اور اس کی اقسام

سرد درد سے مراد سردی میں درد نہیں۔ بلکہ اس سے مراد دماغ اور اکس کے پردوں کی چیخ و پکار کا نام درد سرد ہے۔ جو اعصاب و دماغ اور اس کے پردوں کے کیمیاؤں کی دشمنی و فعال سے پیدا ہو کرتے ہیں۔

اطباء متقدمین اور ایلیمنٹیک ڈاکٹروں نے سرد درد کی ۳۲ کے قریب اقسام تحریر کی ہیں جس کا ظاہر طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بال کی کھال کھینچی گئی اور کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی گئی۔

لیکن سے اخلاط، کیفیات اور مزاج کے سخت ان کی بالا اعضاء تطبیق نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے کیمیاوی دشمنی اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ اور آج تک سردی میں پیدا ہونے والی کیمیاوی دشمنی علامات کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اسی طرح علاج میں بے شمار مشکلات پیش آرہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طالب علم سرد درد کی اقسام پڑھتے اور ذہن نشین کرتے وقت خود درد سرد میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ طالب علم تو یہ ہے ایک طرف ماہر فن بھی ان پر پورے طور پر قابو نہیں پاسکتے جس کی وجہ سے اکثر تشخیص میں غلطیاں اور علاج میں ناکامیاں ہوتی ہیں۔

## قانون مفرد اعضا اور درد سرد

قانون مفرد اعضا میں سرد درد کی تمام اقسام کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک ہی لڑی میں پرو کر تین اقسام میں تقسیم ان کی مدلل تشریح و توضیح کرتے ہوئے

یعنی بے خطا علاج پیش کیا گیا ہے جس سے ایک طرف سردی کی تشریح و توضیح  
ہیں اختصار پیدا ہو گیا تو دوسری طرف علاج معالجہ میں بھی بہت سہولتیں آسانی  
پیدا ہو گئی ہیں۔

## اصول علاج

قانون مفرد اعضا اول ہر درد سر کو بالاعضا تشخیص کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔  
جہاں اور جس مفرد عضو میں تحریک ہو وہاں تحلیل اور جہاں تسکین ہو وہاں تحریک پیدا  
کر کے ہر قسم کے درد سر کا یعنی بے خطا علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی  
مہربانی سے ایسا اصول علاج کرنے سے کسی ناکامی نہیں ہوتی۔

یاد رکھیں صداع ساذج ہو یا سدی۔ صداع مادی ہو  
**یادداشت** یا جماعی، اسی طرح صداع بلغمی ہو یا صفراوی ان کے علاج  
کے لئے اول بیرونی اسباب کا دور کرنا ضروری ہے۔

مثلاً اگر کوئی مریض نضا کی سردی گرمی سے تکلیف میں مبتلا ہے تو اس کا ماحول  
تبدیل کو دینا چاہیے، اسی طرح اگر وہ کسی خستہ یا ردا کو استعمال کر رہا ہے جو  
تکلیف کا سبب بن رہی ہے اسے ترک کر دینا چاہیے،  
اگر کسی خاص قسم کی حرکات تکلیف کا سبب ہوں تو انہیں بند یا کم کر دینا چاہیے مثلاً  
صداع جماعی میں کثرت جماع سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

## صداع ساذج

پچھلے صفحہ پر نقشہ میں بہت سے درد سر دکھائے گئے ہیں۔ اب یہاں ان کو



قانون مفسر و اعضا کی نین اقسام کی لڑائی میں پروکثر شروع و توضیح کر کے یعنی بے خطا علاج پیش کرتا ہوں۔

یہاں سب سے پہلے صداع ساذج کی تشریح و توضیح کر رہا ہوں۔ کیونکہ اس کا سبب کیفیتاتی و نفسیاتی ہوا کرتا ہے۔ مادہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں صداع کے معنی درد سر کے ہیں۔ درد سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی درد شروع ہوگا، تو وہ سر کے ایک جانب سے شروع ہو سکتا ہے۔ کئی کئی بیشی سے تمام سر میں پھیل سکتا ہے۔ یا سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔

ساذج کے معنی مزاج اعضا یا کیفیات کے تغیر تبدیل ہیں اس لئے صداع ساذج اس وقت ہوتا ہے جب دماغ و اعصاب میں یکدم تری یا خشکی یا گرمی یا سردی کا غلبہ ہو جائے۔

مثلاً سرد ہوا لگنے سے درد سر ہونا۔ یا شدید گرمی و لو سے سر میں درد ہونے لگتا ہے اسی طرح شدید گرمی میں یکدم بارش شروع ہو جائے جس سے ایک طرف فشار طو رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف حرارت کم ہو جاتی ہے جس سے رطوبتی امراض و علامات، مثلاً درد سر، دست و پیرہنے نزلہ و زکام اور سہوڑے پھینساں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح سخت گرمی سے تنگ اگر انسان سرد ماحول یا حمام میں چلا جاتا ہے یا سرد ذرا شیار کثرت سے استعمال کرتا ہے جن میں مشروبات قابل ذکر ہیں۔ ایسی صورت میں بعض اوقات درد سر شروع ہو جاتا ہے، یہی صداع ساذج کہلاتا ہے۔

**علاج** صداع ساذج جس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ کی کمی بیشی سے ہو تو اول

اس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ دماغی کو تبدیل کرادیں، فوراً سکون ہو جائے گا۔ اگر دوا وغیرہ کی ضرورت پڑے تو تحریک کی مطابق تسکین والے مفرد عضویں تحریک دینے کی کوشش غذا دوا سے کریں انشاء اللہ فوراً درد سر کو آرام ہو جائے گا۔ اگر سردی سے درد سر ہو تو سر کو گرم کریں اندرونی طور پر چائے، تہہ یا اسٹون خوردگی کا جوشاندہ پلائیں جس کا وزن یہ ہو۔

ہوائیاتی:- اسٹون خوردگی ۳ ماہہ۔ لونگ ۵ عدد، آلاچی خوردگی ۵ عدد انہیں گرم پانی میں کچھ دیر رکھیں، سرد ہونے ہونے پر پلا دیں۔ اگر گرم کر کے پلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ہوائیاتی:- عقرقرحا، لونگ، رائی، ہم وزن لے کر پیس لیں ذرا سا پوڈر مانجھے پر لپیپ کر دیں انشاء اللہ فوراً آرام آجائے گا۔ اگر گرمی کے سبب سے درد سر ہو تو سر پر آب سرد ڈالیں۔ مندل سفید کو پیس کر پیشانی پر لپیپ کریں۔ دھنیا اور مندل سفید کو ملا کر سر پر لپیپ کر سکتے ہیں۔ مندل سفید گل سرخ کو گلاب کے حرق میں پتیں کر سو لگھائیں

## نماز برائے درد

ہوائیاتی:- نوشادر ٹھیکری، آن سچھ چوننا، ہوزن چوننا کھلے منہ والی بوتل میں ڈال کر رکھ لیں۔ حسب ضرورت بوتل کو ہلا کر کارک اتار کر مریض کو سونگھائیں سونگھنے ہی درد سر غائب ہوگا۔

## درد سر بلغمی ، وصداع زکامی

یہ درد سر اکثر نزلہ زکام کے بعد ہوا کرتا ہے ، بلغم دریشہ اخراج پاتے وقت ماتھے کے قریب کسی غذا دوا یا سردی کی وجہ سے رُک جاتا ہے یا انتہائی فلیٹ ہو کر خم جاتا ہے اور درد سر کرنے لگتا ہے ۔

**مِلاج :-** جب بلغم دریشہ فلیٹ ہو جائے جس سے درد سر ہونے لگتا ہے فوراً اسے نسیج کرنے کی تدبیر کریں ،

سب سے پہلے اس بات دامن پر عمل ضروری ہے کہ سر کو گرم پانی گرم رو مال یا گرم ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپ لیں تاکہ سر بیرونی سرد ہوا سے محفوظ رہے ۔  
فوراً آرام کے لئے نوشتہ درد اور ان کی چونکا کا لختہ سونگھائیں جب کچھ آرام ہو جائے تو اندرونی طور پر رطوبت زمانی یا اطراف اسٹون خود دس کھلائیں ۔  
اسٹون خود دس مہ ما شہ کا جوشاندہ دن میں دو بار پلائیں ۔  
یہ نسخہ بھی بلغمی درد سر کیلئے تریاق ہے ۔

ہوائی شافی :- کشتہ بارہ سنگار ، ۲ حصہ ، کشتہ کچھلہ حصہ ، مرج سرنج ، حصہ  
حب بقدر سخود تیار کر لیں ۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہر سہ ماہ قبوہ لونگ  
دار چینی پلائیں ۔ بلغم اخراج پاتے گئے گی ۔ اور مریض کو آرام آجائے گا ۔  
عنداً در صبح دو انڈے فرائی ۔ یا چنے بھنے یا مرہ ہر ر کھلائیں ۔  
دو پیسہ ، کوئی گوشت ۔ کوئی اچار ۔ پکوڑے سٹماٹھ ۔ بینگن ۔ چنے ، سر کی  
دال ، بیسنی روٹی کے ساتھ کھلائیں اللہ شفا دے گا ،

شام کو دوپہر والا سالن دوبارہ پلکا کر کھلائیں۔  
 پر صبر۔ مریض غذا کا پرمیز ضرور بتائیں۔ اگر نزلہ زکام بار بار ہوتا ہو تو مریض کو سختی سے  
 تاکہ کریں کہ حفظانِ صحت کی پابندی کرے۔ اعتدال کی زندگی بسر کرے۔ طبیعتی دماغی  
 اغزیہ رنگ دے تاکہ نزلہ زکام کے بار بار دورے نہ لگ جائیں۔ انشراح و امداد دردمسحی نہیں  
 مریض کچھ حل پھر سکتا ہو تو اسے روزانہ ہوا خوری اور سیر کی ہدایت کریں۔  
 پیدل اور تیز چلنا بلغم کے اخراج کے لئے بہترین تدبیر ہے۔ چنانچہ ایسے مریض  
 کو کم از کم آدھ میل ضرور تیز چلنا چاہیے تاکہ جسم گرم ہو بلغم کو خارج کر دے۔

## صداع صفراوی و صداع شقیقہ

ف صداع صفراوی و صداع شقیقہ دماغ و اعصاب کے ذاتی درد نہیں  
 معاصر ہیں بلکہ یہ دونوں غلط مفسر کی کثرت اور دماغ کے غدی پروردہ کے  
 سوزش ناک و تحریک میں آنے سے ہوتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ صداع صفراوی و صداع شقیقہ  
 (سبب) دو الگ الگ درد ہیں: دونوں چونکہ صفرا کی کثرت اور حرارت کی  
 شدت سے ہوتے ہیں اس لئے انہیں الگ الگ سمجھنے کی ضرورت نہیں:  
 چونکہ اکثر ایسے درد بائیں نصف پیشانی میں ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں آدھا کسی  
 یا صداع نصفی یا شقیقہ کہتے ہیں۔ غلطی سبب بتانے کیلئے اسے صداع صفراوی کہتے ہیں  
 درد شقیقہ جسے صفراوی درد کہتے ہیں۔ اکثر نوبتی ہوتا ہے  
 علامت جو عموماً بائیں نصف سر میں صبح سورج طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ  
 بڑھتا ہے بعد دوپہر سورج ڈھلنے کے ساتھ ہی درد کم ہونے لگتا ہے حتیٰ کہ غروب

علامت

بڑھتا ہے





آفتاب کی وقت بالکل درد سر رک جاتا ہے، ساری رات مریض آرام سے سوتا ہے۔ صبح سورج نکلنے ہی درد سر سونے لگتا ہے۔ جوں جوں سورج قریب آتا ہے درد بڑھتا رہتا ہے۔ بعد دوپہر سورج دور ہونے لگتا ہے لہذا درد سر بھی کم ہونے لگتا ہے۔ چونکہ یہ درد سر خلط صفر اور حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے جو نبی فقنا میں سورج حرارت کی شدت سے بھرتا ہے یہ درد سر بھی بڑھتا رہتا ہے حرارت کم ہوتے ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے سر ہلکا پاتا ہے جی تھلانا ہے، آنکھوں کے سامنے چمگاریاں سی اڑتی نظر آتی ہیں۔

اکثر یہ درد سر کے ایک طرف ہوتا ہے لیکن شدت درد کی صورت میں سامنے سر میں محوس ہوتا ہے۔ البتہ سر کے ایک طرف خصوصاً بائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔ گرم خشک غذا اور ماحول سے بھی یہ درد سر پیدا ہو جاسکتا ہے

## درد شقیقہ سر کے بائیں طرف ہونے کی وجہ

تسارین جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ استاد محترم جناب حکیم القلاب صابر ملتانی نے جسم انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ثابت کیا ہے کہ جاتی مفرد و اعضا دماغ، دل، جگر کے مشینی و کیماوی افعال جسم کے مخصوص حصوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کے سوزشناک ہونے اور تحریک ہونے سے جو کالیف و علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا اظہار جسم کے مخصوص حصوں میں ہوتا ہے۔ شدت کی صورت میں علامات تمام جسم میں پھیل سکتی ہے۔ لیکن زیادہ تکلیف اپنی مقامات میں ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جگر و دغدا کی صفر پیدا کرنے اور اسے خون میں روکنے کی تحریک سر کے بائیں حصے میں پیدا ہوتی ہے لہذا قانون مفرد اعضا کی تحقیقات

کے مطابق دردِ شقیقہ یا صفراوی درد سر کے بائیں حصہ میں ہی ہو سکتا ہے۔

قدرت نے سر کے اندر اس نصف حصہ میں یہ درو پیدا کر کے ثبوت ہیسا کیا ہے۔

## دردِ شقیقہ کا علاج

صفراوی درد سر ہو یا دردِ شقیقہ، دونوں غدی عضلاتی تحریک سے شدت سے ہوتے ہیں اس لئے وقتاً فوقتاً مفر و اعضا کے تحت ان کا علاج قدی اعضاء کی تحریک پیدا کرنے اور صفرا و حرارت کو اخراج کر کے ہی ممکن ہے اور ہمیشہ کے درد غائب ہو جائے گا۔

مریض کو شدت درد کی صورت میں تار بیک کرے

میں آرام سے لٹا دیں۔ تیز روشنی کسی طرف سے

آتی ہو تو کپڑے کے پردے سے روک دیں۔ چونکہ درد اکثر صفرا و حرارت کی

شدت سے ہوتا ہے اس لئے کمرے کا درجہ حرارت اعتدال پر ہونا ضروری ہے

اگر قبض شدید ہو تو غدی اعضاء میں مسہل ضرور رکھلائیں۔ اگر جلد پانچا نہ آئے

یا مریض کو تھ آ رہی ہو تو حشفہ کر کے فضلات کا اخراج کرا دیں۔ کافور اور صندل

ملا کر سنگھائیں۔ اسی طرح فوری سکون کے لئے کافور اور افیون ملا کر ایک

ایک رتی ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں اور پانی میں حل کر کے دو قطرے ناک میں پٹکادیں

دردِ شقیقہ کا مستقل و یقینی نسخہ

اسٹون خود کس مہما، دھنیا مہما شہ، کان مریج پانے

یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو تورا پانی میں بگودیں صبح رگڑ کر پُن چھان کر بغیر نمک بیٹھا ملائے پلا دیا کریں دو تین دن کے بعد درد نہیں ہوگا۔ اگر درد شدید ہو تو صبح شام ایسی خوراک دیں۔ اسٹون خود کس، دھنیا، مرچ سیاہ کا ایسا مخصوص کبڑ ہے جو درد شقیقہ کا مستقل علاج ہے آج تک اس تک اس سے بچتر طبی دنیا میں کوئی نسخہ نظر سے نہیں گزرا۔ کتب طبیہ میں بے شمار نسخے درد شقیقہ کے لئے درج ہیں لیکن اس نسخہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ لہذا زیادہ نسخے درج کرنے سے احتراز کر رہا ہوں

## صداع عصابیہ

صداع عصابیہ کے معنی میں پیشی باندھنا۔ چونکہ درد عصابیہ کا مریض ماتھے پر پیشی باندھا کرتا ہے اس لئے اسے درد کو صداع عصابیہ کہتے ہیں۔

انصاب قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق درد عصابیہ دماغ و اعصاب کے سوزشناک ہونے اور تحریک میں آنے سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ دماغ و اعصاب کی تحریک زیادہ تر سر کے دائیں طرف ہوئے لہذا درد عصابیہ اکثر سر کے دائیں طرف پیدا ہوا کرتا ہے۔

چونکہ دماغ و اعصاب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے اس لئے جسم میں رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ خصوصاً سر کے دائیں حصہ میں اجتماع رطوبات ہو کر درد سر کا باعث ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس درد سر میں اکثر سر ٹھنڈا رہتا ہے جس وجہ سے مریض سر کو ڈھانپ کر رکھتا ہے اکثر سر پر پیشی باندھے رکھتا ہے، سر کی جلد اور گوشت کو دبانے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے۔ اگر سر پر پگور کھجائے تو درد میں افادہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایسا درد سر ہے کہ اکثر رات کے وقت یا سردی میں درد زیادہ ہوا کرتا ہے دن کو برائے نام درد ہوتا ہے۔

**علاج** یہ درد سر بھی بلغمی درد سر ہے رطوبات و بلغم کا اخراج ہی اس مسئلے کا علاج ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق یہ درد سر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے جس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی اعضاء سے عضلاتی سردی تحریک سے کرنا چاہئے۔

قانون مفرد اعضاء کے دارما کو پیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی خدی نسخہ جات سے کے عصابہ کیلئے تریاق سے کم نہیں۔

چونکہ رطوبات بلغم کی شدت سے یہ درد ہوا کرتا ہے اس لئے ایسے مرضی کو سردی سے محفوظ رکھیں اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو اینگھی یا ہیر سے گرم رکھیں سردا شیٹا اغزیہ روک روک۔

چائے، قبوہ، لونگ، دارچینی کا قبوہ، دن میں دو تین بار پلائیں۔ اطریض زمانی یا اطریض کشنر صبح دوپہر شام کھلائیں۔ سر پر رانی یعنی ماتھے پر رانی کا لیب کرائیں ہوا نشانی۔ اسلو خود دوس ۴ ماشہ، دھینا ۴ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانہ رات کو کھجور دیں صبح رگڑیں اور پین چھان کر پلا دیا کریں۔

## صُدَاعِ دُودِی

اردو نام ، عربی ، طبی نام ، انگریزی نام  
دماغی کیڑوں درد سر، صداع دودی، صداع گرمی، زہریلاں، WORMS H

**تعمیر** صداع دودی حقیقت میں صداع بلغمی ہی ہے۔ اس میں فرق اس بات کا ہے کہ جو بلغمی رطوبات دماغی خلاؤں میں رکتی ہیں ان میں خمیر ذہن نہیں پیدا ہو کر گرم یعنی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو دماغی جسم کو بھی کھانا شروع کر دیتے

ہیں اور دماغ پر شدید دباؤ پیدا کر دیتے ہیں جس میں شدید درد ہوتا ہے،  
 صداع دودی کا مریض سخت بے چین ہوتا ہے وہ سرد دماغ میں  
 علامات چونچیاں سے رنگینی ہوتی محسوس کرنا ہے۔ سر پر ہاتھ یا کسی چیز کو مارتا  
 ہے کیونکہ سر پر جب چوٹ پڑتی ہے تو کیرے حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں اور آرام  
 محسوس کرتا ہے۔

مریض اپنے ناک کو ٹوچتا رہتا کیونکہ اگر کیرے ناک کے راستہ سے نکلنے  
 رہتے ہیں مریض ہر وقت شبہ میں رہتا ہے کہ کہیں ناک میں کیرے رک نہ گئے ہوں  
 جب اعصاب و دماغ کی اعصابی غدی تحریک ہو جاتی ہے تو  
 اسباب رطوبات و مغم باہر اخراج پانے کی بجائے جسم و خون کے اندر رک  
 جایا کرتے ہیں۔ جو رطوبات دماغ کی خلاوں میں رک جاتی ہیں اس میں بعض  
 و خمیر ہو کر کیرے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعصابی و دماغی محرکات غذا میں اکثر  
 اس کا سبب ہوتی ہیں۔ رطوبتی موسم بھی اس کا سبب بن جایا کرتا ہے۔  
 چونکہ بعضی رطوبات اعصابی غدی تحریک سے متعفن ہو کر کیروں  
 کا سبب بنتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضاء کی رو سے۔

اعصابی عضلاتی غذا دوا دے کر رطوبات کا بہاؤ جاری کر دینا چاہیے جو ہنی  
 رطوبات نکلنا شروع ہوں گی فوراً اس کے ساتھ کیرے بھی خارج ہونا شروع  
 ہو جائیں گے۔ آہستہ آہستہ تمام رطوبات اور کیرے خارج ہو جائیں  
 اور دماغی کھلاس خالی ہو جائیں گے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

نوٹ: یہ بات خصوصیت سے زمین نشین کر لیں کہ علاج کے دوران  
 جب کیرے پہلے سے زیادہ نکلنا شروع ہو جائیں تو انہیں روکنے کی کوشش

ذکر میں بلکہ مزید لگانے کی کوشش کریں تاکہ وہ مواد ہی ختم ہو جائے جس میں کیڑے بنے تھے جب مواد ہی ختم ہو جائے گا تو کیڑے بننے اور نکلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور مر رہے ہمیشہ کے لئے درست ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کو پیا کے اعضاء لافضائی مجربات کھلائیں اگر قبض ہو تو مسہل کھلائیں۔ یہ نسخہ بھی تریاتی صفت رکھتا ہے۔

ہوالشانی ۱۔ تلمی شورہ، کبڈہ، ہموزن، دونوں باریک پس کرم، ہرتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گلاب یا نازہ پانی،

ہوالشانی ۲۔ مرد آکانازہ پانی ناک میں ٹپکانا تمام کیڑوں کو فوراً خارج کرتا

## نسوار برائے اخراج کرم دماغ

پوٹاشم پرمینگنیٹ، احصہ، گیرو ۳ حصہ، دونوں کو باریک پس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت ذرا سی نسوار سنگھائیں سو نگھتے ہی کثرت سے چھینکیں آئیں گی اور تمام کیڑے باہر نکل جائیں گے۔

ہوالشانی ۳۔ نوشادر، ان بچو جو نا۔ ہم وزن ملا کر سنگھائیں بید مفید ہے۔

## صداع کبیدی

یہ درد سرد دماغ و اعصاب کا ذاتی درد نہیں ہے بلکہ دماغ پر مسگر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے۔ دماغ کافی

پرہ سبگروغد کے تحریک و سرشناک سونے سے تحریک میں آجاتا ہے۔  
اس طرح اپنی بے چینی کا اظہار درد سر کی صورت میں کرتا ہے اسے متقدمین الجبا شرکی درد

سر ہی کہتے ہیں۔

چونکہ یہ درد سر سبگروغد کی تحریک، صفراد حرارت کی شدت  
اسی علامات سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس درد سر کے دوران سر یعنی  
انگٹوں میں چنگاریاں سی محسوس کرتا ہے۔ جین اس کی خاص علامت ہے۔

اکثر مریض کہا کرتا کہ میرا سر جل رہا ہے۔

درد سر کے دوران دل گھبراتا ہے، اکثر ٹیڈ پر لٹیر ہو جاتا ہے۔ نیند ختم ہو جاتی ہے

نصف رات سے پہلے تدرے نیند آتی ہے۔ آدمی رات کے بعد نیند اڑ جاتی،

اس درد سر کی تحریک عموماً غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔

شاذ و نادر غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

علاج :- چونکہ مریض سبگروغد کی تحریک غدی عضلاتی میں مبتلا ہوتا ہے

اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا سے کریں۔

اگر قبض ہو تو سہل ضرور دیں تاکہ صفراد کا اخراج جلد ہو کر سبگروغد کی تیزی کم ہو کر درد

سرختم ہو جائے۔

## خسیانہ اسٹو خودوس

ہوالثانی :- اسٹو خودوس ۵ ماشہ، وحینا ۵ ماشہ کالی مرچ ۵ دانہ

یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بیگو دیں۔ صبح رگڑ کر پھان

کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں۔ صرف دو تین دن پلانا کافی ہوگا۔

## لحنتی برائے درد سر

ہواشانی ، نوٹش اور ٹھیکری ، اُن بچھڑونا ، ہم وزن  
دوڑوں کو سلا کر کھلے منہ کی شیخی میں محفوظ کریں۔ بوقت ضرورت شیشی ہلا کر مریض کو  
سونگھائیں۔ فوراً درد فاقب ہو جائے گا۔

غذا :۔ صبح :۔ مرہ گاجر یا لکند کھلا کر الاچی خوردہ عدد ، سفید زیرہ ۲ ماشہ  
کا چائے ، دوپہر کا کوئی ، سونگرے ، شلغم ، گاجر کدو ، توری ، ٹینڈے وغیرہ  
کاسان ، مرچ سیاہ سے پکا کر کھلائیں۔ روٹی بند کرادیں  
شام :۔ دوپہر کا کوئی سان بغیر روٹی کے کھدیں۔ اگر دو گھرانے تو مرہ گاجر  
یا لکند ، یا جوارش شہ ہی کھدیں۔ مستقل علاج کے لئے خیانت :۔ اسٹو خوردہ دس  
پلانا بھونئے ۔

## صداع کلوی

تعارف :۔ یہ درد سر سبب سر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا  
ہے۔ اس سبب گردوں میں تحریک شدید کا ہوتا ہے جب گردوں میں درد ہوتا  
ہے تو اکثر سر میں بھی درد ہونے لگتا ہے  
علاج :۔ اس درد سر کا علاج گردوں کی سوزش رفع کرنا ہے جو طبی سوزش  
ختم ہوگی درد سر بھی فاقب ہو جائے گا۔  
قانون مفرد اعصاب کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی استجات اس درد کے لئے  
بمقد سفید ہیں۔



اگر پجری ہو اور دود کے دورے پڑتے ہیں تو پستانہ دیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔  
 ہواشانی:۔ سنگ دانہ مزخ، نمک خوردنی، میٹھا سوڈا، حاکم، ہم وزن،  
 سب ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔ ۳، ۴ ماہہ دن میں ۳ بار کھلائیں۔  
 پتھر یا تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں گی، اگر سہ میں بلن ہو، پیشاب جل کر آتا ہو تو  
 یہ نسخہ دیں۔

ہواشانی:۔ قلمی شورہ بریاں، گندھک آملا سد مدبرہ،  
 اول قلمی شورہ بریاں کر لیں پھر گندھک دودھ بکری میں مدبرہ کر کے ملائیں۔  
 ۲، ۲ ماہہ دن میں تین بار کھلائیں گردوں کا فعل درست ہو درد سر بھی ختم ہو جائے گا۔

## درد سر رحمی

یہ درد سر رحم کی سوزش سے ہو جایا کرتا ہے جب مریض کو حیض آنے لگتا  
**تعارف** ہے تو حیض کھلی کر نہیں آتے جس سے سوزش ہو کر شدید درد  
 ہونے لگتا ہے اور مریض رحم میں درد کے علاوہ درد تنگی حیض اور درد سر مبتلا ہو جاتی  
 ہے۔ دو تین دن بستر پر پڑی رہتی ہے۔ جب حیض کا دورہ ختم ہوتا ہے تو درد بھی ختم  
 ہو جاتا ہے۔

**علاج**۔ ایسی عورت کا علاج سوزش رحم اور حیض کی بے فائدگی کو رفع کرتا ہے  
 اس مقصد کے لئے مدد حیض اعذیہ ادویہ نہ دیں بلکہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ  
 مریضہ خون کی کمی میں مبتلا نہیں۔ یا جم کی سوزش تو نہیں ہے۔ اگر خون کی کمی  
 ہو تو فولاد کے مرکبات دیں۔  
 اگر سوزش رحم ہو تو درج ذیل نسخہ استعمال کر لیں فوراً سوزش رفع ہو کر درد

سبز بھی رک جائے گا۔

ہوالشانی :- ریوند خطائی پیس کر محفوظ کر لیں۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں تین بار  
پہرا، دودھ یا عرق سولف سے دیں، پہلی خوراک سے آرام ہوگا۔  
ہوالشانی :- زیرہ سفید، آلابچی خورد، سولف، ہم وزن، سب کو پیس کر دو دو  
ماشہ دن میں تین بار کھلائیں سوزش رجم رقع ہو تمام تکلیفیں رک جائیں گی۔

## صداع ریگی، صداع معدی

**تعارف** یہ درد سر معدہ میں غذا کے خمیر و تعفن سے ہوا کرتا ہے جس سے  
ریاح وغیرہ بن کر دماغ و اعصاب پر دباؤ ڈالتے ہیں۔

**علامات** صداع ریگی یا معدی کے نام سے واضح ہے کہ ریح معدہ کی کثرت اس  
درد کا سبب ہے، لہذا ریح کی کثرت درد سر سے بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے اکثر ذرا  
معدہ داسما ہوا کرتا ہے یعنی پیٹ میں گڑگڑ ہوتی رہتی ہے، ریح بجزت خارج ہوتے  
ہیں۔ پانچاڑے قاعدہ لیس دار ہو جایا کرتا ہے جس سے ریح کا دباؤ نچلے حصوں میں اخراج  
کے لئے جانے کی بجائے معدہ اور سر کی طرف زیادہ رہتا ہے۔ نیند بہت کم آتی ہے  
اگر ریح ذرا سے بھی کم ہو جائیں تو درد غائب ہو جایا کرتے ہیں۔

**علاج** عضلاتی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے کسی اعصابی عضلاتی  
بھی بن جاتی ہے۔

علاج کے لئے عضلاتی خدی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کو پیا  
کے عضلاتی خدی سے خدی عضلاتی نسخہ جات لیسے درد سر کا تریاق ہیں  
تریاق تجیر جس کو استاد صابر ملتان نے تریاق کزاز کے نام سے مجربات کی کتاب

میں درج کیا ہے فوری اثر ہے اگر اسکی ساتھ غدی عضلاتی ملین ملا یا جائے تو سونے پر سہاگہ کام دیتا ہے چند دنوں میں ریاخ بننا بند ہو جاتے ہیں۔  
غذا اور اعصابی غذا روک دیں۔ عضلاتی غدی غذا وادیں اللہ شفا دے گا۔

## صداع سوداوی

فہم یہ درد سبھی عضلاتی اعصابی تحریک اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے  
تقل یہ بھی شکر کی درد سہ ہے۔

علامہ ایسے مرعین اکثر ریاخ معدہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خلط سودا کی زیادتی کی وجہ سے ایسے مرعین کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اکثر ریاخ اسود بھی ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ خلط سودا شدید خشک خلط ہے اس لئے ایسا مرعین بچہ خشکی محسوس کرتا ہے جسم دسر پر سکری اترتی ہے، سوداوی درد سہ اکثر سر کے پھلے حصہ میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ درد سہ اکثر آرام کی صورت میں نہیں ہوتا۔

البتہ اگر مرعین چند قدم چلے یا کام کاج کرنے لگے تو فوراً درد سہ میں مبتلا ہو جاتا ہے  
خلط سودا چونکہ خلط صفر سے ختم ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا  
عضلاتی اعصابی تحریک جو خلط سودا بنا کر جمع کر رہی ہوتی ہے

## علاج

عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کر کے ختم کر دیں،

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے استوجات عضلاتی غدی و غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں۔ ان اشارات چند دنوں کے اندر ہی نہ صرف سودا اعتدال پڑ جائے گا بلکہ درد سہ بھی ختم ہو جائے گا۔  
خیراتہ اسطو خود کس اس مقصد کے لئے بہترین دوا ہے۔

ہوائتانی۔ اسلو خود دس مہ ماٹھ ، دھنبا مہ ماٹھ ، کالی سرج ۸ دانہ ،  
ب کورات کو جگو دیں، صبح رگڑ کر پین چھان کر پلائیں ۔

## صداع خماری

تعارف :- یہ درد سر اکثر شراب خاد شراب کے پینے سے ہوتا ہے ۔  
علامت :- شراب پینے ہی دماغ نشہ میں آجاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے  
چکراتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے ۔

صداع خماری کا اصول علاج شراب خاد شراب کا بند کرنا ہی ہے  
علاج البتہ دوران درد سر مرض کو آرام سے لٹا دیں۔ دودھ گی پلا دیں  
سر پر بادام روغن یا تخم شمس روغن کی مالش کریں تاکہ مرض کو نیند آجاسے ۔  
چونکہ شراب عضلاتی تحریک پیدا کرتی ہے اس لئے ایسے مرض کا علاج غدی عضلاتی  
سے غدی اعصابی غذا دوسے کریں جب چند دن تک شراب نہ پلائی گئی تو درد  
سر بھی ہٹ جائے گا۔

## ضعف دماغ

تعارف :- عام طور پر ضعف دماغ سے مراد عصبی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ کسی وجہ  
سے اسے عصبی کمزوری یا ضعف نصیبی کہا جاتا ہے  
اسبب :- ضعف دماغ کی صحیح صورت حال کے سمجھنے میں صحتی غلطیاں اور  
غلط قہیاں بانی جاتی ہیں اتنی اور کسی مرض کی ماہیت سمجھنے میں ہمیں بانی جیاتیں  
ضعف دماغ و عصبی کمزوری کو چونکہ بالاعضار نہیں سمجھا جاتا اس لئے یہ غلط قہیاں

سرزدہمیاں ہوتی ہیں،  
عصبی کمزوری کی جو تعارف کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس مرض میں عصبی قوت کے زائل  
ہو جانے سے عصبی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ عصبی کمزوری کا بالکل  
سبب کیا ہے۔

## قانون مفرد اعضاء اور ضعف دماغ

قانون مفرد اعضاء کی کسوٹی نے اس مسئلہ لائیکل کا حل یہ پیش کیا ہے کہ ضعف دماغ  
یا عصبی کمزوری کے دو بڑے سبب ہیں۔ اول قلب و عضلات کی شدید تحریک سے  
دماغ و اعصاب میں کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں شدید تحلیل ہو جائے  
جس سے ضعف دماغ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔  
دوم۔ جگر و غدرد کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں تسکین پیدا ہو جائے،  
جس سے سستی و کمزوری دماغ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کی رو سے دونوں صورتوں کا علاج ایک دوسری سے بالکل مختلف  
ہے جبکہ طبی کتب میں نہ یہ تشخیص پائی جاتی ہے نہ ہی علاج بلکہ غلطی سے دونوں صورتوں  
کا علاج ایک قسم کی ادویہ اغذیہ سے کیا جاتا ہے جس سے اکثر مرضیں شفا یاب نہیں ہوئے

## یادداشت

قارئین یہ بات خاص کر نوٹ کرنے والی ہے کہ قانون مفرد اعضاء نے دماغی کمزوری  
کے دو بڑے سبب بتاتے ہیں۔

اول۔ دماغ و اعصاب میں ضعف تحلیل کی وجہ سے دوسرے دماغ و

اعصاب میں کستی نسکین کی وجہ سے ہوتی ہے  
 یاد رکھیں کہ جب دماغ و اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے تو اس وقت دماغ میں دوران  
 خون کم ہو جاتا ہے اور خون کی زیادتی قلب و عضلات میں بڑھ جاتی ہے۔  
 دوسرے وجہ دماغ و اعصاب میں نسکین ہوتی ہے تو دوران خون جسگرو غدود  
 میں بڑھ جاتا ہے جبکہ دماغ و اعصاب میں خون کی شدید کمی واقع ہو کر دماغ سست  
 سست اور کمزور ہو جاتا ہے۔

**علامہ ضعف دماغ** چونکہ ضعف دماغ کے وقت عضلاتی تحریک شدید ہوتی  
 ہے اس لئے ایسے مریض اکثر دبلے پتلے ہوتے ہیں بخوابی  
 اور پریشانی مریض کا مقدار بن جاتی ہے، وہم دسوا اس مریض کو ہر وقت پریشانی  
 رکھتے ہیں۔ طبیعت میں عجیب و سوسے اور خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ کثرت احتلام  
 کثرت جماع میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر شادی شدہ نہیں تو حسین کا مریض ہوتا ہے۔  
 اکثر مریضوں کی یہ تہ پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

**علاج** چونکہ مریض کو عضلاتی غدی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے  
 مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں  
 قانون مفسرہ اعضاء کے فارما کو پیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جاتا  
 ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

اگر قبض ہو تو ملین دسبیل بھی کھلا سکتے ہیں۔ جو کوشس جالبنسوس، جو ایش کونی،  
 اس مقصد کے لئے بہترین دوا ہیں۔

اگر کثرت احتلام ہو تو یہ نسخہ کھلائیں۔ موٹائی۔۔۔ شک خوردنی چھہ اسناکی احد  
 دونوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس کر لقمہ رشتہ سے اما شہ تک ہمراہ عرق سونف،

کثرت مباشرت یا حسیق اگر اس کا سبب ہو تو دونوں روک دیں۔ بہتر یہ ہے کہ مریض کو زیادہ نصیحت یا دغظ کرنے کی بجائے اسکو مخرش و خراش یا ابلہ انجیز طلالگا دینا چاہیے تاکہ مریض حلق یا کثرت مباشرت سے خود بخود باز آجائے۔ اس مقصد کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

ہوانثانی برست اجوائن اتولہ، مغز جاگلوٹ اتولہ، دیزلین ۲۰ تولہ، ترکیب تیاری۔ جاگلوٹ اورست اجوائن کو اتنا کر لیں کہ تیل ہو جائے پھر دیزلین تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں۔ تمام دیزلین ختم ہونے پر محفوظ کر لیں۔ حسب ضرورت طلا کریں۔ ایک دو دفعہ لگانے سے پھنسیاں پیدا ہو جائیں گی۔ جب آرام آنے لگے تو دوبارہ طلالگا دیا کریں، دو تین بار ایسا کرنے سے کثرت مباشرت اور حسیق کی عادت ختم ہو جائیگی۔

## علامات تسکین دماغ

چونکہ دماغ کی سستی اور کمزوری ہمیشہ غدی شخریک اور دماغ میں تسکین ہونے سے ہوا کرتی ہے لہذا تسکین دماغ ہونے پر درج ذیل علامات ظہور پذیر آتی ہیں چونکہ دماغ میں دوران خون کی شدید کمی ہوتی ہے اس لئے مریض سر کو خالی خالی محسوس کرتا ہے۔ نیند ازل بہت کم آتی ہے لیکن شدید حالتوں میں الیسا قبیلہ ہو جاتا ہے کہ مریض اٹھائے نہیں اٹھتا۔ اگر اٹھ جائے تو ٹی بیٹاب کرنے اور پانی پیتے اور کھانے کے بعد سحر سو جاتا ہے۔ اٹھنا بیٹھتا ہے تو جھکرتے ہیں اکثر سر کے بائیں طرف درد محسوس کرتا ہے۔ سر کے درمیان میں حسیق ہوتی ہے۔ اور الی محسوس کرتا ہے کہ سر میں کوئی جیت ربک رہی ہے۔

چہرہ کارنگ چھپکایا زردی مائل ہوتا ہے، نبض سست ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے، قارورہ کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے، مریض دل میں تحلیل کی وجہ سے گھبراہٹ اور خفقان قلب کی شکایت کرتا ہے۔

اگر دوران خون دماغ میں بہت ہی کم ہو جائے تو غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد اور ان میں شجھ ہونے لگتا ہے۔

چونکہ سکین دماغ کی یہ صورت غدی عضلاتی تحریک سے ظہور پذیر ہوا کرتی ہے اس لئے علاج کیلئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی

## علاج

محک و مقوی اعصابی غذا دوا دیں، انتشار شدہ چند دنوں میں ہی آرام آجائے گا۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے، اعصابی غدی نسخہ جات بے حار مفید ہیں، شدید حالتوں میں اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

اگر کمی خون ہو جو اکثر حسارت و صفرا سے ہو جایا کرتی ہے، تو کمی خون دور کریں، صفرا و حسارت کم کرنے والی غذا دو اگھلائیں۔ دماغی کمی خون میں مریض کے سر کو اس کے جسم کی نسبت نیچا رکھنا چاہیے تاکہ خود بخود دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے۔

اگر مالش کا پروگرام بنے تو ہاتھوں سے لے کر بازو تک اور بازوں سے لے کر زانوں کی طرف یعنی نیچے سے اوپر مالش کریں بازوؤں اور بازوں پر کھینچ کر پٹیاں باندھیں، اندرونی طور پر یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

جو ارش شامی، خمیرہ گاؤ زبان، دوار المسک وغیرہ میں سے کوئی لے کر دن میں دو تین بار کھلائیں۔ مغز بادام - دھنیا اور سونف ہم وزن پیس لیں۔ ۶، ۷، ۸



دن میں تین بار کھلائیں ،  
 غذا:۔ صبح :۔ مکھن بادام ، دوپہر :۔ مولیٰ مونگرے شلغم گاجر کاسان  
 شام :۔ گلقد کھلائیں ۔

## سرچرانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرگھومتا	دوار	ورٹی گو UERGO
دوران سر	سدر	گڈنیس GIDDINESS

تعارف :۔ دماغ و اعصاب کی اس تکلیف میں مریض کو جب کراتے ہیں اسے اردگرد کی تمام اشیاء گھومتی ہوتی معلوم ہوتی ہیں ۔ جب مریض کھڑا بیٹھتا ہے ۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا اسے اپنے آپ کو قائم رکھنا دشوار ہو جاتا ہے کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھ جانا ہے ۔ شدید حالتوں میں گر پڑتا ہے ۔ اسی حالت کو سدر کہتے ہیں ۔

**علامات** تعارف میں بیان کردہ تکلیف ہی اس کی علامات ہیں چنانچہ مریض اگر آرام سے بیٹھتا ہے یا لیٹا ہوا ہے تو کسی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا ۔ لیکن اگر ذرا سے حرکت کرے تو اسے دنیا کی ہر شے گھومتی نظر آتی ہے سرچرانا ہے ، دل گھبراتا ہے ، آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے بعض حکما کا خیال ہے کہ جگر دماغ و اعصاب میں خون کی **یادداشت** زیادتی سے آبا کرتے ہیں ، لیکن یہ بالکل غلط ہے کیونکہ جب دماغ و اعصاب میں دوران خون زیادہ ہوگا تو دماغ کمزور ہونے کی بجائے

ماقزور ہوگا اور پسر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔  
یاد رکھیں، ہسکر کا تعلق برکت سے ہے، جسکرت عضلات کرتے ہیں، جب عضلات  
میں تحلیل ہو تو ضعف قلب و عضلات ہو کر حرکت طبعی میں فرق آجاتا ہے جس سے  
ہسکر آنے لگتے ہیں۔

جس مرض کو ہسکر آتے ہیں اسے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی  
**اسباب** محرک ہوتی ہے۔ قلب و عضلات میں تحلیل اور دماغ  
میں تسکین شدید ہوتی ہے، صفر و حرارت کی کثرت ہوتی ہے، خفقان قلب  
کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔  
صفر کی کثرت کی وجہ سے خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے کمزوری بڑھ جاتی ہے،  
سکتہ، درد شقیقہ، اور ہسکر و گردوں کے امراض بھی اس کا سبب بن  
جایا کرتے ہیں۔

عورتوں میں کثرت حیض اس کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے۔  
اصل سبب تلاش کریں، مرض کو زیادہ حرکت کرنے چلنے پھرنے  
**علاج** اٹھنے بیٹھنے سے باز رکھیں، ہاضمہ کا خاص خیال رکھیں۔ اگر قبض  
دیگرہ ہو تو قبض کشادہ وادیں۔ گلقد قبض کے لئے بہترین ہے۔ شراب، قہوہ  
تباکو وغیرہ سے پرہیز کریں۔ ہمبستری سے منع کر دیں۔  
قانون مفسرہ اعضاء کے اعصابی قدی سے اعصابی عضلاتی نسترہ میں ملین مسہلی  
اکسیرد تریاق ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

جو اسٹیشن شناسی، خمیرہ گاؤزیان مغبری، دوالمک وغیرہ میں سے کوئی ایک کھائیں  
منغزکود، منغز بادام، خشخاش۔ دھنیا ہر ایک ہم وزن، ۲، ۲ ماشہ دن میں تین

بار کھلائیں۔

ہوا لسانی :- تخم نشتر، تخم کدو، تخم کاپو، تخم خرفہ، مغز تر بوز، کشنیر، برہموزن  
جینی حسب ضرورت لے کر شربت بنائیں اور مندرجہ بالا ادویہ ڈال کر معجون بنالیں۔  
خوراک :- ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام۔

خفقان قلب کی صورت میں خمیرہ صندل یا خمیرہ گاؤذبان نصف تولہ سے  
ایک تولہ کھلائیں۔

نغذا :- صبح گلقدہ تولہ کھلا کر آلاچی خورد ۵ عدد، زیرہ سفید ۳ ماشہ  
کی جائے، مرہ آملہ، مرہ گاجسرمی کھلا سکتے ہیں۔

دوپہر :- مونگرے، مولی، شلغم گاجر، کدو، توری ٹینڈے وغیرہ میں  
کوئی سان کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام :- مرہ گاجسرمی یا گلقدہ کھلا کر آلاچی خورد، زیرہ سفید کی جائے پلائیں

## دماغ کا ہل جانا

تعارف :- انسان دماغ خداوند تعالیٰ نے کھوپڑی کے اندر نہایت احتیاط  
سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ لیکن بعض اسباب ایسے بن جاتے ہیں جن سے دماغ متاثر  
ہو جاتا ہے۔ چنانچہ چوٹ یا دھکا وغیرہ گتے سے دماغ کو جھکا لگ جاتا ہے  
اور دماغ اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔ چونکہ خود حرکت نہیں کر سکتا اس لئے  
اسی حالت غائر میں پڑا رہتا ہے۔ دماغ میں دوران خون خلل واقع  
ہو کر افعال دماغ بگڑ جاتے ہیں۔

اسباب :- سر پر چوٹ لگنا یا زور کا دھکا لگنا، جیسا کہ ریل گاڑی کے

یک دم بربک لگنے سے مسافروں دھا لگتا ہے  
 اگر چوٹ یا دھکاشدید لگا ہو تو علامات بھی شدید نہیں  
**علامات** ہوتیں۔ البتہ مریض کا سر چپکراتا ہے۔ آنکھوں کے آگے  
 اندھیرا آجاتا ہے۔ قوائے عقلیہ میں فرق آجاتا ہے۔ کانوں میں شور و غل کی آوازیں  
 آتی ہیں۔ سردی لگ کر سنا کر ہوجاتا ہے۔

شدید قسم کے صدمہ دماغ میں مریض بالکل بے ہوش پڑا رہتا ہے جگانے سے  
 شکل جاگتا ہے، آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوتی ہیں جسم سرد و بیضی مست  
 ہوتی ہے، سانس آہستہ آہستہ آتا ہے، بول و براز بے خطا ہوجاتے ہیں  
 عضلات ڈھیلے ہو کر مست پڑ جاتے ہیں۔ چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں  
 تک یہ حالت رہ کر مریض تندرست ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ دوران خون درست  
 ہو کر جسم گرم ہونے لگتا ہے۔ نبض قوت پکڑ لیتی ہے۔ بعض دفعہ مریض کو تڑپ آجاتی  
 ہے اور پھر ٹھیک ہوجاتا ہے۔ اکثر حالتوں میں دماغ میں کوئی نہ کوئی خسل باقی رہ  
 جاتا ہے جو زندگی بھر رہتا ہے۔

**انجام** خفیف صدمہ دماغ میں مریض جلد ٹھیک ہوجاتا ہے بعض  
 صورتوں میں دو چار روز چپکرا آتے ہیں پھر ٹھیک ہوجاتے ہیں  
 شدید حالتوں میں آرام آنے کے بعد قوائے عقلیہ میں کچھ نہ کچھ نقص باقی رہ جاتا  
 ہے مثلاً باتیں صحیح نہ کر سکتا بلکہ تو تلاہٹ سے بولتا، یا نظر کمزور ہوجانا یا جسمانی  
 و شہوانی جذبات میں کمی رہ جانا۔

**علاج** مریض کو ہوادار کرے ہیں رکھیں، گریبان اور سینہ وغیرہ کے  
 ہن کھول دیں۔ سراد سنا رکھیں۔ اگر جسم سرد ہو تو گرم پانی کی

توتلیں یا استری سے سینہ و نعل میں ٹکڑ کر آئیں . مندل . کافور . عرق گلاب میں  
گھس کر اور اس میں کپڑا تر کر کے ہر پر رکھیں ،

## دماغ کا دب جانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دماغ کا دب جانا	ضعفۃ الدماغ	COMPRESSION OF THE BRAIN

تعباً :- دماغ ایسی حالت کا نام ہے کہ جب دماغ کسی شدید چوٹ سے  
سر کی ہڈی یعنی کھوپڑی کے بیٹھ جانے سے دب جاتا ہے .

دماغ کے دب جانے کا اکثر سب سے بڑا سبب سر پر  
شدید چوٹ آنا ہی ہے . لیکن بعض دفعہ سر میں استسقا

### اسباب

پڑ جاتا ہے جس کا دباؤ دماغ پر ہی پڑتا ہے . دماغ نرم نازک ہونے کی  
بجائے دب جاتا ہے . اسی طرح بعض مریضوں میں کھوپڑی کے نیچے کسی جگہ  
رسولی نکل آتی ہے اس کا دباؤ بھی دماغ پر ہی آتا ہے ، بعض متقدمین دماغی  
جریان کو بھی قرار دیتے ہیں .

چونکہ دماغ قوائے عقلیہ کا سردار ہے ، جس طرح انسان  
کا جگہ دبانے سے اس کے ہوش و حواس ختم ہو جاتے ہیں

### علامات

بالکل اسی طرح دماغ یا بھیجا کے دب جانے بھی مریض کے ہوش و حواس قائم  
نہیں رہتے ، مریض نیم مردہ حالت میں پڑا رہتا ہے ، سانس خواتے سے آتا ہے  
پتلیاں پھیل جاتی ہیں . ان پر روشنی کا کچھ اثر نہیں ہوتا ،

**علاج** سے قبل اس بات کا فیصلہ ضروری ہے۔ مریض کے سر میں چوٹ لگی ہے یا دوسرے کسی سبب سے مریض بے ہوش ہوا ہے۔ چوٹ ہوگی تو وہ سر بظاہر ہوگی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بدیموچی ہوگی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہوگی، چوٹ کے علاوہ جتنے بھی اسباب ہیں ان کا پتہ اٹھانے سے لگے گا۔ لہذا فوراً مریض کا اٹھانے سے بچنا چاہئے۔

رسولی یا پانی و رطوبات اس کا سبب ہونگی تو آہستہ آہستہ مریض بے ہوش ہوگا۔ اگر چوٹ ہی دماغ کے دب جانے کا سبب ہے تو فوراً مریض کو ہسپتال پہنچا دو۔ جسے ایک ماہر ڈاکٹر کھڑے ہو کر پڑی کی ہڈی کو آپریشن کے ذریعہ ادھر اٹھا دے گا جس سے ایک کا دماغ دباؤ ختم ہو جائے گا۔ دباؤ ختم ہوتے ہی دماغ اپنی اصلی حالت پر واپس آجائے گا اور جو بیس گھنٹوں کے اندر ہوش آجائے گا۔

اگر استسقا دماغ اس کا سبب ہو تو غدی عقلاتی تحریک سمجھتے ہوئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا کھلائیں، کوشش کریں کہ مریض کے گردے زیادہ سے زیادہ پیشاب کے ذریعہ فاضل رطوبات دماغ خارج کر دیں۔ اس مقصد کے لئے یہ نسخے بھی مجرب ہیں۔

سوالشانی، نوشاد ٹھیکری، کالی مرچ، سنڈھ، قلمی شورہ، ریوند حطائی  
 ۱ تولہ ۲ تولہ ۳ تولہ ۴ تولہ ۵ تولہ

تمام ادویہ کو باریکہ کر کے نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں بار کھلائیں  
 ہمراہ دو دھ ادبنتی یا عرق ملوکا سنی۔  
 اگر قبض بھی ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ کھلائیں۔

ہوالشانی، سہاگہ، ست ملٹھی، سقمونیا، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن،

تمام ادویہ کو باریک پس کر خوب بقدر بخود بنالیں۔ ایک گو گولی دن میں تین بار۔ اگر شدید قبض ہو تو دو دو تین تین گولیاں بھی کھلا سکتے ہیں تاکہ مریض کو روزانہ دو تین پتلے دست آجایا کریں۔

اس نسخہ کے چند دن استعمال سے دماغ میں جمع شدہ پانی بارطوباب کم ہو جائیں گی اور دماغ پر دباؤ بھی گھٹ جائے گا اور مریض ہوش حواس میں آجائے گا۔ اگر بے ہوش رہا ہو تو وہ سر میں بوجھ کی کمی محسوس کرے گا۔  
**نسخہ**۔ صبح: مرہ گاجر یا گھنڈہ۔ دہیرا، مولیٰ توڑ کرے شلغم وغیرہ کھلائیں  
 اگر دماغ کے دب جانے کا سبب رسولی ثابت ہو جائے تو بہتر ہے کہ بذریعہ آپریشن کسی ماہر ڈاکٹر سے نکلوا دیں۔

اگر ابھی مریض بے ہوش نہیں ہو تو عضلاتی تمدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات کھلائیں

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشانی، مرکی، ست لوبان، کلونجی، مصبر، مہنگ، ہر پانچ پانچ تولہ، پانی ۲ ۱/۲ سیر

ترکیب تیار کی:۔ سب ادویہ کو توڑ پھوڑ کر ۲ ۱/۲ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح جو کس دے کر پئیں،

مقدار خوراک:۔ ۳ تولہ پانی صبح ۳ تولہ، شام پلائیں جس سے دو تین دست آجایا کریں گے۔ چند دنوں کے اندر ہی رسول کم ہو کر تم بوجھائے گی اور اس کا دباؤ ختم ہو جائے گا اور مریض سکون کرے گا۔

**یادداشت**۔- قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کریں کہ ہمیشہ رسولی

عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی غذا و دل سے تحلیل ہو جایا کرتی ہے۔ یہاں پر امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ رسول بذات خود کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ کسی غدد کے نسکین کی وجہ سے بھول جانے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی رسولی تحقیقت میں ایک قسم کا غدد ہے جو نسکین کی وجہ سے بھول گیا ہے۔ جو ہنی عضلاتی غدی غذا و دلدی جائے گی فوراً تحریک میں آکر سرکھ جائے گا۔ جس سے رسول کا نام و نشان نہیں رہے گا۔

**غذا۔** صبح۔ فرائی انڈا، یا انڈا میں بسن ملا کر مرچ مصالحہ ڈال کر تومے پر ردنی بنا کر کھلائیں۔ اگر انڈے کو دل نہ چاہے تو بھنے چنے یا سنسن کھلائیں۔ دوپہر۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، پکڑے، سٹماٹر، پیٹنگ، پیلے، چھوٹا گوشت چنے ہسری کی دال وغیرہ میں سے جسے مرضی پسند کرے کھلا دیا کریں۔ شام۔ اگر بھوک شدید لگی ہو تو دوپہر کا سالن کھلائیں ورنہ انڈا یا بھنے چنے

## بات بے خوابی

**ماہیت** | بات کے معنی ہیں نیند زیادہ آنا اس کے برعکس بے خوابی۔ نیند کا کم آنا۔ میرے خیال میں سونا یا نیند قلب و عضلات کے آرام کرنے کا نام ہے کیونکہ جب انسان جاگتا ہے تو اس کے تمام عضلات کم و بیش کام کرتے ہیں اس کے برعکس جب انسان سوتا ہے تو سونے دل کے تمام عضلات آرام کرتے ہیں یعنی ان میں سکون ہوتا ہے۔ بلکہ اس وقت ہانگنے کی نسبت دل بھی رفتار میں سست ہوتا ہے۔ یعنی کم دھڑکتا ہے۔

**ایک سوال** | اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کب سست ہوتا ہے اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ دل اعصابی عضلاتی تحریک سے سکون کی وجہ سے بھی کم دھڑکتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک میں تحلیل کی وجہ سے کم دھڑکتا ہے۔



نیند اعصابی تحریک یا خدی تحریک میں زیادہ آیا کرتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ وہ تحریک میں ضرور تخصیص کرے تاکہ علاج میں غلطی نہ ہو۔

مریض پر اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ جاگنے سے بھی نہیں جاگتا۔ کافی بلائے چلانے سے ذرا سا آنکھ میں کھوتا ہے اور ہوں ہاں کر کے

## علامات

پھر سو جاتا ہے اسے بھوک پیاس کا کوئی پتہ نہیں چلتا اس کائنات میں بات کے مریض ایسے بھی پائے گئے ہیں کہ وہ کئی دن بلکہ کئی ماہ اور کئی کئی سال تک سوتے رہے۔ ایک دو دن سوتے رہنا تو عام مشاہدات ہیں۔ سبات کے مریض کا دل چونکہ سست ہوتا ہے اس لئے اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ اعصابی تحریک کے مریض کا قارورہ سفید پانی جیسا اور خدی تحریک کے مریض کا قارورہ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

سبات کے مریض کی اول صحیح تحریک معلوم کریں پھر تحریک کے مطابق غذا دوا اور تہ سیر عمل میں لائیں۔ قانون مفرد اعصاب کے فارما کو پیہ کے نسخہ جاتا

## علاج

ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ ایسے مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اس لئے انہیں دوسرے جسم کے مطابق گرم کریں۔ سبات اگر اعصابی تحریک کی وجہ سے ہو تو عضلاتی خدی روضن یا محرو دوا کا گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھویں۔

اگر نیند کا غلبہ خدی تحریک کی وجہ سے ہو اور ہاتھ پاؤں سرد ہوں تو کوئی اعصابی خدی روضن مالش کریں یا اعصابی خدی کوئی محرو دوا کا گرم پانی سے ہاتھ پاؤں کو دھویں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں تحریک تبدیل ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

## بے خوابی

بے خوابی کے معنی نیند نہ آنا ہے۔ مریض اکثر جاگتا رہتا ہے۔ اگر عقلت کی نیند کا سبب تکسین و صفت و عضلات ہے تو بے خوابی

ماہیت مرض

اسباب

کاسبب عضلات کا تحریک ہیں آنا ہے۔ قلب و عضلات میں تحریک کثرت چائے قہوہ نوشی۔ شراب اجریان خون۔ دروین۔ ریاح شکم۔ نفخ شکم۔ جوش خون وغیرہ وغیرہ سے ہوتی ہوئی حوٹ، حقیقی بے خوابی کا سبب تو عضلاتی تحریک ہے لیکن کسی بھی تحریک کی تیزی سے شدید تکلیف ہونے کے تو بھی نیند اڑ جاتی ہے۔ مثلاً درم کے مریض کو جب دم کشتی سے ہو تو نیند آئے گا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح غدی تحریک کے مریض کو کسی شدید تکلیف میں نیند نہیں آئے گی۔

## ہذیان

سرم کے مریض میں جب دماغ یا اس کے کسی پردہ میں درم ہونے لگتا ہے تو اول ہذیانی کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے۔ بعض مریض ہلکی ہلکی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ یاد رکھیں ہذیان بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ دماغ یا اس کے کسی پردے کے درم سے بطور علامت ظاہر ہوتی ہے اصل مریض کی مرض کا تشخیص کر کے علاج کریں۔

ہذیان کسی بھی مرض یا تحریک کے دوران ظاہر ہو مریض کو اکیس نہ چھوڑیں۔ مریض کو آرام یا سکون پہنچانے کی کوشش کریں۔ بہتر ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے مریض کو نیند آجائے اگر مریض کو قبض ہو تو تحریک کے مطابق سہل دیگر رنج کریں جو نہی فضلات کا دباؤ کم ہوتا ہے ہذیان رنج ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر

اولیٰ مہلک مادہ۔ دوام۔ میلن کولیا۔ یہ ایک یونانی لفظ کا پائری ہوئی شکل ہے۔

میلن کولیا جس کی اصل میلن کولیا ہے۔ یہ دو کلمات سے مرکب ہے۔

اول میلن جس کے معنی سیاہ کے ہیں دوسرے کولیا یعنی خشکی کے ہیں ایسا سیاہ مادہ جو خشک ہو گیا ہو۔ جس سے جنم میں خشکی ہو جائے

جہوا لہانے اس کو سیاہ صفرا یا صفرا متحرق سے تعبیر کیا ہے۔ بالکل غلط ہے بلکہ یہ صرف سوداوی مادہ ہے۔ دوسرے صفرا میں جب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے تو خشکی ختم ہو جاتی ہے سودا پیدا نہیں ہوتا۔ تیسرے صفرا کی زیادتی سے جنون پیدا ہوتا ہے جو بالیخولیا سے بالکل مختلف علامت ہے جس کی ابتدا بائیں طرف کے نصف سر سے شروع ہوتی ہے۔ اور وہ غدی تحریک ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں۔ مالیخولیا صرف سوداوی ہوتا ہے جو بلغم کے سودا بن جانے پر اپنا عمل کرتا ہے نہ صفراوی ہوتا ہے نہ دموی ہو سکتا ہے البتہ موروثی ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ عضلاتی پردہ کی سوزش سے ہوتا ہے اس طرح معدہ کے عضلات کی سوزش سے بھی شروع ہو جاتا ہے

مریض کے افکار و تخیلات فاسد و پریشان ہو جاتے ہیں۔ اکثر خاموش رہتا ہے اگر کوئی یار دوست یا ہمدرد ملے تو اس کی باتیں سننے کی بجائے اپنے دکھ درد و مغلوانہ انداز میں سناتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مجھے یہ بیماری موت تک نہیں چھوڑے گی۔ نہایت مایوسی کے عالم میں کہتا ہے کہ خدا را میری مدد کرو۔ میرا علاج کسی اچھے قابل حکیم یا ڈاکٹر سے کرو۔ ورنہ میں جلد مر جاؤں گا۔ اگر مریض کے وارث اسے معالج کے پاس لے جاتے ہیں تو وہ بار بار اپنی شکایت بیان کرتا ہے بار بار اپنی مرض کے بارے میں پوچھتا ہے کہ یہ بیماری قابل علاج ہے کہ نہیں کافی بخت و تمجین کے بعد حیب دوائے کر گھرا تا ہے تو دوا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اول تو وہ دوا پر اعتراض کر دیتا ہے کہ یہ دوا تو میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری مرض کا پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ دوا میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری نبض کا پتہ نہیں چلا تھا اس کی دوا صحیح کیسے ہو سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مالیخولیا کے مریض کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے

تحریک مرض مالیخولیا

جس سے سر و قسم کا تیزابی مادہ (سوداوی بلوہ) خون میں بڑھ جاتا ہے غذا معدہ میں جاتے ہی ہوا و گیس میں تبدیل ہوتا شروع ہو جاتی ہے جس کا دباؤ مریض کے اعصاب و دماغ پر پڑتا ہے جس سے اس کے افکار و خیالات پر لیٹان ہو جاتے ہیں دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔  
 نبض مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ ہوا سے نن جاتی ہے گھبراہٹ بے چینی اور خیالات پر لگندہ ہونے سے مریض نیم پاگل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر اوقات مریض گھروں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے گناہ میری زیادتی بخش دو۔ مجھے معاف کر دو۔ میں مر رہا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ ماینجولیا کا اصل سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ جو سرد خشک ماحول یا سرد خشک اغذیہ ادویہ کی کثرت یا ترش یا تیزابی اغذیہ کے مسلسل استعمال سے ہو جاتا ہے۔ مریض کے معدہ میں ایک ایسا جاگ (وہ لسی جو دودھ کو جانے کے لئے کام آتی ہے) تیار ہو جاتا ہے۔ جو مریض کی ہر کھائی ہوئی غذا کو ہوا میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

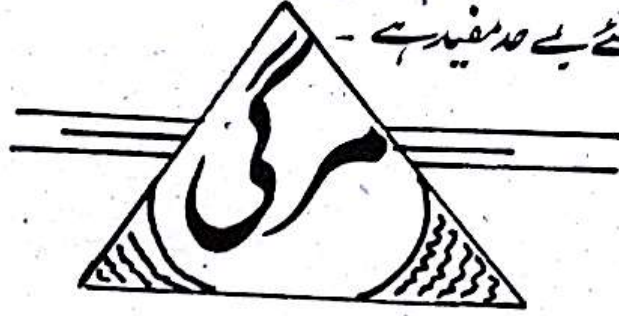
## اسباب

جب مریض آٹے تو اول یہ تشخیص کریں کہ مریض میں حرارت کی کتنی کمی ہے اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی غدی تحریک کی اغذیہ ادویہ کھلائیں تاکہ رطوبات خشک ہو کر ہوائی بنی بند ہو جائے جب ریاہ نہ بنے گی تو گھبراہٹ بے چینی رک جائے گی ایسے حالات میں چنے کی روٹی۔ اندھے بھنے ہوئے گوشت کریلے۔ پکڑے وغیرہ بے حد مفید ہوتے ہیں۔ اگر حرارت کی کمی نہ ہو تو غدی عضلاتی غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔

نوٹ: ماینجولیا کے مریض کو زیادہ پاتھانے نہیں آتے چاہیں اگر پاتھانے کی بار آتے ہوں تو کم کر دیں۔ اگر قبض ہو ہلکا بلین دے کر قبض کٹائی کر دیں۔ اگر ماینجولیا شدید نہ ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں جب مفوی خاص اور جب صابرون

تین بار کھلائیں۔ بیسی روٹی بھینے چنے گوشت کریلے۔ ٹماٹر۔ پکوڑے وغیرہ کھو سکیں تو کھلاویں۔ اگر عضلاتی غدی تحریک ہوگی تو مریض شدید بے چین ہوگا۔ ایسی صورت میں غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ غدی اعصابی ملین۔ غدی اعصابی ہاضم کے ساتھ کھلانے سے بے حد فائدہ کرتی ہے۔ معدہ میں خمیر کو ختم کرنے کے لئے لسن ۲۰ تولہ پیاز ۵ تولہ گھی میں بھون کر مرتب مصالحو ڈال کر روٹی کے ساتھ کھلانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ غذا میں سالن زیادہ روٹی کم ہونی چاہیے ورنہ روٹی کا خمیر بن کر علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

**نوٹ:** مریض کے سرگردن اور کمر پر غدی اعصابی روغن یا ویسی گھی کی مالش کرنی بے خوابی کے لئے بے حد مفید ہے۔



صرع کے معنی گر پڑنا ہے اس علامت میں مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اعضا میں تشنج مند سے کف اور تنفس سے خنجر اہٹ جاری ہوتی ہے چکدار شے دیکھنے سے فوراً دورہ پڑ جاتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو جادو گرگی کا مرض کہتے ہیں۔

اعصاب میں سوزش کی شدت سے رطوبات کی زیادتی ہو جانے سے اعصاب کی روگرونی رک جاتی ہے۔ اور دورہ پڑ جاتا ہے۔ پھر

**اسباب**

جب تشنج ہوتا ہے تو ہوش ٹھکانے آ جاتا ہے۔

اطبانے مرگی کی تین اقسام نکلتی ہیں۔

۱۔ صرع ومانعی ۲۔ صرع معدی ۳۔ صرع اطرائی

حقیقت یہ ہے کہ دورہ کے وقت مختلف مقامات میں تکلیف کے اظہار کی وجہ سے یہ نام دیئے گئے ہیں۔ ورنہ صرع ہر سہ اقسام اعصابی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں۔ اگر ماہر

میں ہو تو اسے صرع و ماغی اگر صدمہ میں ہو تو صرع صمدی کہلاتی ہے۔

**علامات** | مرگی اکثر بچپن میں شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں کی صرع کو انا بیلان کتے ہیں اس میں آنشک کے زہر کو بہت دخل ہے۔

یاد رکھیں مرگی کے مریض میں خوف اور ڈر زیادہ پایا جاتا ہے اگر مریض بچپن میں گسپر طویل عرصہ تک قائم رہے تو مریض کمزور اور ڈبلے ہو جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ بعض اعضا مخصوصا ہاتھ و بازو و ٹانگیں مر جاتی ہیں کبھی کبھی کمر بھی جھک جاتی ہے۔ دیگر دوسرے پڑنے اور چھوٹے ہونے والے امراض کے ساتھ اس کا یہ فرق ہے کہ اول اس کے نرسے جھاک ضرور آتی ہے دوسرے تشنج ضرور ہوتا ہے۔ اور اکثر مریض چنچ مار کر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے

تھکس ایک: اعصابی عضلاتی  
نبض: متعص یعنی باریک اور گہری

**علاج بحالت دورہ** | دورہ پڑتے ہی مریض کو ہوا دار جگہ میں پہنچا دیں سینہ اور شکم ڈھیلا کر دیں سر کو اونچا کر دیں۔ دانتوں میں بوتل کا کارک یا کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ تشنج کے وقت زبان دانتوں تلے آکر کٹ نہ جائے اگر فوری طور پر کوئی عضلاتی نسوار یا قسطور مل سکے تو ناک میں لگائیں تاکہ چھینکیں آکر ہوش آ جائے۔ چاہے سرخ یا سیاہ مزج لگانی پڑے۔

**علاج وقفہ مرض** | جب مرگی کا دورہ ختم ہو جائے تو اندرونی سپرونی اغذیہ اور استعمال کر ایسی تاکہ سوزش اعصاب رنج ہو جائے۔

اس مقصد کے لئے عضلاتی محرک ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کر ایسے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی محرکات کے علاوہ اطریفیل متقوی مرگی کے لئے بہترین دوا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

**ہوالشافی** | مصبر، حنظل، اسطوخودوس، سنبل الطیب، عود صلیب، اقون

ہر ایک ہم وزن۔

**مقدار خوراک** | بقدر نختود بنا کر دن میں تین چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اس کی

نسوار بھی دے سکتے ہیں۔

**افعال و اثرات:** عضلاتی غدی ہیں۔

اس کے علاوہ جب مقوی خاص اور جب صابر بھی مرگی کے لئے تریاق صحت

گولیاں ہیں

**نوٹ:** علاج کے دوران مریض کو کیفیاتی نفسیاتی اثرات سے بچائیں

**نوٹ:** مرگی کے علاج میں عام طور پر مریض کے اعصاب طاقتور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے لئے خمیر جات خصوصاً خمیر کاؤزبان استعمال کرتے ہیں یہ مرگی کے مریض کے لئے سخت مضر ہے۔ زیادہ رکھیں ایسے مریض کے اعصاب تو کمزور ہونے کی بجائے تحریک و تیزی کی وجہ سے سوزشناک ہوتے رہتے ہیں۔

علاج کا مقصد تو اعصاب میں دوران خون کم کر کے ان کی سوزش کو تحلیل کرنا ہے۔

گاؤزبان، کیتیرہ، سفمونیا، روح کیوڑہ وغیرہ سے تو اور بھی تکلیف سے اجتناب ہوگا۔

**دماغ کا بوجھل ہونا۔ دماغ پھٹنا ہوا معلوم ہونا۔ دماغ جلنا**

مندرجہ بالا علامات دماغ میں خون کی کمی و بیشی کا نتیجہ ہیں۔

**ماہیت:** جب دماغ میں رطوبات و بلغم کا اخراج بند ہو جاتا ہے تو مریض کو سر میں

بوجھ اور ہلکا درد معلوم ہوتا ہے خصوصاً سیدہ کرتے وقت بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے اس

کی وجہ اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے۔

لیکن اگر اعصابی عضلاتی تحریک سوزش ناک ہو جائے تو دوران خون کا دماغ میں

اجتماع ہو کر سر میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں، سر بھپٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سر میں جلن ہونے لگتی ہے۔

اگر سر میں بوجھ معلوم ہو تو اول اعصابی عضلاتی تحریک کی ادویہ اعتدیل کھلائیں تاکہ رطوبات کا بہاؤ کم ہو جائے۔ اعصابی عضلاتی تسوارنگھائیں

## علاج

فوٹ بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے دماغ میں سکون ہو کر رطوبات رک جاتی ہیں جس سے دماغ میں بوجھ اور جلن ہوتی ہے۔

اگر ایسی صورت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی محرکات کھلائیں فوراً رطوبات کا اخراج ہو کر دماغ اور جلن ختم ہو جائے گی۔

اگر اعصابی عضلاتی تحریک سے سوزش ہو چکی ہو اور دماغ پھٹ رہا ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی محرکات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیاء کے عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق کھلائیں حیانہ، اسلوخودوس ضرور پلائیں۔ سر پر ٹیکور کر ایس خصوصاً ریت گرم سے۔

اس سے پہلے اسلوخودوس والا بوتلہ مرگی کے علاج کے لئے لکھ چکا ہوں۔ اسے

پانی میں ملا کر سر پر پیپ کر ایس اور اندرونی طور پر بھی ۲، ۲ گولی ہر آدھ گھنٹہ بعد ہر آدھ گھنٹہ لوٹک دار چینی کھلائیں اللہ فوراً دوران خون کم ہو کر سر بھپٹنا رک جائے گا۔

اگر دورہ بار بار ہوتا ہو تو وقفہ کے وقت اندرونی طور پر دن میں تین بار کھلایا کریں غذا عضلاتی غذاؤں میں سے مریض جو پسند کرے کھلائیں۔

## دماغ میں رسولی ہونا

رسولی چاہے پیٹ میں ہو یا دماغ میں جسم پر ہو یا دماغ میں ہر صورت کی ماہیت اور مادہ



ایک ہی ہے یعنی عضلات اعصابی تحرک سے جگر و خرد میں سکون ہو کر رسولیاں بنتا شروع ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کسی بھی خرد کے سکون سے پھول جانے کو رسولیاں کہتے ہیں۔ کسی بھی مقام میں امبار ہو جاتا ہے جسے ٹوٹنے سے گولی کی طرح گھٹی معلوم ہوتی ہے جسے دبانے سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ ہلانے یا ادھر ادھر کرنے سے باسانی حرکت کرتی ہے رسولیاں جو اس کے دانے سے بیکر تریزہ بنتی ہو سکتی ہیں۔ ہاں البتہ اگر رسولی ایک ہی ہو تو اس کا حجم بہت بڑھ جایا کرتا ہے ورنہ زیادہ تعداد میں رسولیاں پیرس کے بیر سے بھی چھوٹی ہزاروں کی تعداد میں بھی بعض مریضوں میں پائی جاتی ہیں وماغ میں اگر رسولی ہو جائے تو اس کا دباؤ وماغ پر پڑ کر مریض کو اول مغلوج کرتا ہے یا اسے بے ہوش کر دیتا ہے اس بے ہوشی کی وجہ سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں۔

## علامات

رسولی وماغ میں ہو چلے رجم میں یا پیٹ میں اکثر خطرناک ہوتی ہے۔ اگر عمل جراحی سے پیٹ یا رجم سے نکال دی جائے تو بہتر ہے اگر مریض کمزور ہو تو علاج کرایس وماغی رسولی کو مت نکالیں۔ کیونکہ وماغ کا ایریشن نہایت خطرناک ہو سکتا ہے اندرونی طور پر دو اعضاء غدی سے غدی عضلاتی کھلاؤں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کو پیا کے نسخہ جات اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہیں۔ البتہ مریض کو کئی ماہ کھانے پڑیں گے۔ دیگر یہ نسخہ جات بھی اس مقصد کے لئے فوری اثر ہیں۔ بڑھے ہوئے خرد و جگر کے لئے بے حد مفید ہیں۔

**حب صفائی** | **هو الشافی** رس کپور۔ دارچینا ہر ایک چھ ماشہ

باچی، گندھک، آملہ سار۔ رائی۔ سب چار چار تولہ مولی کے پانی میں کھل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنا لیں۔

هوالتانی، جاگلوٹ، شنگرف۔ رانی

## غدی عضلاتی مسہل

گندھک، آلمہ ساد، سم حصے کھل کر کے دائرہ مونگ برابری گولیاں بنالیں۔  
رسولی وائے مریض کو جب صفائی اور غدی عضلاتی مسہل ایک ایک گولی دن  
تین بار سمراہ قہوہ اجوائن کھلائیں۔ آہستہ آہستہ ہر قسم کے مسے اور رسولیاں غائب ہو  
جائیں گی۔

## استسقاء

استسقاء کے معنی پانی مانگنا ہیں۔ طبی اصطلاح میں جسم کے کسی خلا میں پانی پڑ  
جانا ہے اس کا تعلق صرف پیٹ سے نہیں ہے بلکہ دل و دماغ سینہ و پیٹ ہر  
خلا میں پانی بھر جاتا ہے بلکہ جگر اور طحال کے پردوں کی خراؤں میں بھی رطوبت بھر  
جاتی ہے اسی طرح خستین میں بھی پانی بھر جاتا ہے۔

کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اثرات کی شدت سے جگر کے کیمیائی  
فعل میں تیزی ہو کر قلب عضلات میں شدید تحلیل ہو جاتی ہے

## اسباب

جس سے صفراوی رطوبات جزو بدن بننے کی بجائے خراؤں میں ترشح ہوتا شروع ہو  
جاتی ہے جس خلا کے عضلات میں تحلیل ہوگی وہیں رطوبات ترشح ہو کر اکٹھی ہونا  
شروع ہو جاتی ہیں کسی مقام میں صفراوی رطوبات کے اکٹھا ہونے کا نام استسقاء ہے  
جس مقام پر اکٹھی ہوتی ہیں اس کی نسبت سے نام پاتی ہیں مثلاً۔

جب پیٹ رطوبات کی وجہ سے متک کی طرح بھر جاتا ہے تو اسے استسقا  
ذقی کہتے ہیں اگر سینہ میں پانی جمع ہو جائے تو استسقا صدر اور اگر خصیہ میں جمع  
ہوں تو استسقا قیہ کہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح اگر دماغ کی خراؤں میں پانی پڑ جائے

تو اسے استسقا و ماغ کہتے ہیں۔

یہ قانون مفرزہ اعضا کی تشریح و توضیح ہے لیکن فرنگی طب استسقا کی رطوبت و مویہ خیال کرتی ہے جو بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مفرزہ رطوبت ہے جو عضلاتی تحلیل کی وجہ سے ترشح ہوتی ہے۔

استسقا کی تین اقسام ہیں۔

اصل استسقا یہی ہے ایسے مریض کو اول برفان ہوتا ہے

## استسقا زقی

پھر تہوں و اماں ہوتا ہے۔ بعد میں پانی پڑتا ہے اس قسم میں مریض کا پیٹ مشک کی طرح پھولا ہوا اور کچھا ہوتا ہے۔ وائیں یا ایس حرکت کرنے سے پانی پھلکنے لگتا ہے۔ یہ پانی پیٹ کے پردوں مفاق اور شرب کے درمیان ہوتا ہے چونکہ خالص مفرزہ رطوبت ہوتی ہے اس لئے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ غذی عضلاتی تحریک ہے۔

یہ دراصل استسقا نہیں ہے بلکہ استسقا سے بالکل برعکس

## استسقا لحمی

علامت ہے۔ البتہ اس میں بھی پانی ہوتا ہے لیکن یہ پانی پردوں کی بجائے نسج عضلاتی (سکوئرٹشوز) کے خلیات (سیلز) میں ہوتا ہے۔ اس میں جسم کے عضلات خصوصاً پیٹ کے عضلات پھولے اور بڑھے ہوتے ہیں یہ قسم زقی کی طرح خطرناک نہیں ہے یہ اعصابی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے

یہ قسم بھی استسقا نہیں ہے اس میں پانی وغیرہ نہیں ہوتا

## استسقا طلی

بلکہ نسج عضلاتی کے خلیات میں ضروری رطوبات کی نسبت ریاح زیادہ ہوتی ہے یہ ریاح وہاں کی رطوبات میں تجزیر کی صورت قائم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے۔

علاج استسقا کی چونکہ تین مختلف اقسام ہیں اور ہر قسم کی مختلف ماہیت ہے اس

لئے علاج کے لئے ضروری ہے کہ صبح تکریک اور سکن عضو کو تشنیں کوڑ کے علاج کی ابتدا کرے سکن عضو کو تکریک دینے کے لئے غذا اور دوا دونوں تجویز کر جائیں تاکہ علاج بطور کامیاب ہو سکے جو نہی سکن عضو میں تکریک ہوگی مریض تندرست ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر استسقا ذقی ہو تو خدی اعصابی سے اعصابی خدی اور یہ اغذیہ کھلائیں اگر استسقا لحمی ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی خدی اغذیہ اور یہ کھلائیں۔

اگر استسقا طبل ہو تو عضلاتی خدی سے خدی عضلاتی مہربات و اغذیہ کھلائیں۔ استسقا کی تینوں اقسام کے لئے قانون مضر و اعضا کے فارما کو پیا کے مہربات ضرورت کے مطابق کھلائیں نوٹ: استسقا ذقی کے لئے خدی اعصابی بلین و مہبل نریاق صفت ہیں چند نولہ میں پانی نکل جاتا ہے۔ اگر اس و تہوج بھی ہو تو دور ہو جاتا ہے۔

استسقا ذقی کے مریض کو درج ذیل غذا دیں اور درج شدہ پرہیز کریں۔  
**غذا**  
 صبح۔ مرہ گاجر۔ جوس گاجر۔ گلقتند اور سو لفت ملا کر مرہ ادرک وغیرہ  
 ہیں جو مریض پسند کرے ہمراہ دودھ اوٹنی کھلائیں آب کاسی ۳ نولہ اور ملو کا پانی ۲ نولہ  
 دیں۔

دو پیسہ مولی۔ مونگرے۔ سبگرے۔ گاجر شلغم۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ بھری  
 مکو۔ پیٹھا۔ ادرک وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی چاول کھلائیں اس وقت مریض دودھ اوٹنی  
 پینا چاہے تو پی سکتا ہے

شام اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر کی بزیوں میں سے جو مل سکے کھلائیں اگر بھوک کم  
 ہو تو ناشترہ والی کوئی شے کھا کر دودھ اوٹنی پلائیں۔

نوٹ: اگر مریض پانی کی بجائے صرف دودھ اوٹنی استعمال کرے تو چند دنوں کے اندر پیٹ  
 کا پانی نکل جاتا ہے دوبارہ بھی جمع نہیں ہوتا۔

نوٹ: مریض استسقا کو قبض نہ ہونے دیں بلکہ مریض کو دو تین دن پتلے جلاب لانے ضروری

ہیں تاکہ پیٹ کا پانی املا کے ذریعے خارج ہوتا رہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو پیٹ میں پانی دوبارہ جمع ہو کر پیٹ تن جائے گا۔

نوٹ : مریض استغنازی کی خدی مصلاقی تحریک ہوتی ہے جو کیمیائی تحریک ہے علاج میں جگر کی مشینی تحریک قائم کریں تاکہ جسم کے ہر خراج سے طبی طور پر مضر اکا انحران ختم ہوجائے جس سے چند دنوں کے اندر استغناکی طور پر ختم ہوجائے گا۔

اگر زیادہ پیشاب اور ادویہ دی گئیں جیسا کہ ایلو پیتھی ڈاکٹر مسلسل یا ہسپتال کے ٹیکے لگا کر براہ پیشاب یکدم پانی خارج کرتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے اس طرح تو چند دنوں کے اندر اندر پیٹ پانی سے بھر جاتا ہے۔

نوٹ : بار بار پیٹ سے پانی نکالنا بھی نہیں چاہیے ورنہ عادت کے طور پر پانی پڑتا رہے گا۔ اور درمیانی وقفہ بھی گنتا رہے گا۔ اس طرح بار بار پانی نکالنے سے مریض جلد کمزور ہوجاتا ہے۔

۱۹۵۶ میں میرے ماموں چوہدری علی محمد مرحوم کے پیٹ میں

پانی پڑتا تھا اسے لاہور میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

## ایک واقعہ

وہاں علاج معالجہ کے دوران جب ادویہ سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس کے پیٹ سے ٹرڈکار

سے پانی نکال دیا گیا جس سے ماموں جان کی صحت پہلے سے بہت زیادہ اچھی ہو گئی۔

لیکن چند روز بعد پیٹ پھر تن گیا۔ پانی پھر نکال دیا گیا بارہ تیرہ دن بعد پھر پانی

بھر گیا حتیٰ کہ ماموں صاحب کے پیٹ میں ہر پانچ چھ دن کے اندر پانی جمع ہونے

لگا۔ کہ پیٹ چھٹنے کو آتا تھا اس حالت سے مایوس ہو کر ماموں صاحب چھٹی بیکر جہانیا

میرے تاجا جان محمد یوسف صاحب کے پاس آگئے حاجی صاحب نے یونانی طب کے اصول

پر علاج کیا تو نہ صرف ان کے پیٹ میں پانی پڑنا بند ہو گیا بلکہ دس سال تک زندہ رہے

اور اس مرض سے محفوظ رہے

# سکتہ (جمود) ، غشی بے ہوشی

**ماہریت** | سکتہ - غشی - بے ہوشی ایسی علامات ہیں جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں اگر ان کی ماہریت بالاعضا سمجھ لی جائے تو علاج میں ناکافی نہیں ہوگی۔  
قانون معضو اعضاء سکتہ اور غشی کو ایک ہی مرض کی علامت تصور کرتا ہے۔ صرف ان میں کمی بیشی کا فرق ہے۔

## علامات فارقہ

بے ہوشی	سکتہ و غشی
۱۔ بے ہوشی اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے	۱۔ سکتہ و غشی غدی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے
۲۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ بیدار ہوتا ہے	۲۔ سکتہ و غشی کا مریض اچانک بے خودی میں گرتا ہے۔
۳۔ بے ہوشی کے مریض کے دماغ کی شریانیں کبھی نہیں پھٹتی۔	۳۔ غشی کے مریض کے دماغ کی کوئی شریان اکثر پھٹ جاتا ہے۔
۴۔ چونکہ بے ہوشی کے مریض کے اعصاب تیز ہوتے ہیں اس لئے بریک گئے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔	۴۔ غشی کے مریض میں زبردستی بریک ڈاؤن کی صورت ہوا کرتی ہے۔

- ۵۔ غشی دماغ و اعصاب میں تسکین سے لاحق ہوتی ہے۔
- ۶۔ غشی عم و عصب سے بھی لاحق ہو جایا کرتی ہے۔
- ۷۔ گرم خشک اشیاء کی شدت اعصاب میں تسکین پیدا کر کے غشی کے دورہ کا سبب بنتی ہے۔
- ۸۔ بے ہوشی کے مریض کے منہ سے اکثر جھاگ یا رال ٹپکا کرتی ہے۔
- ۹۔ بے ہوشی کے مریض کو بائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
- ۱۰۔ غشی کے مریض کو دورہ کی حالت میں کوئی پتہ نہیں لگتا۔
- ۵۔ بے ہوشی عضلات و قلب میں تسکین سے ہوتی ہے۔
- ۶۔ بے ہوشی مذمت و خوف سے بھی ہو جایا کرتی ہے۔
- ۷۔ سرد تر اشیاء و اخذیہ عضلات میں تسکین پیدا کر کے بے ہوشی کا سبب بنتی ہے۔
- ۸۔ بے ہوشی کے مریض کے منہ سے اکثر جھاگ یا رال ٹپکا کرتی ہے۔
- ۹۔ بے ہوشی کے مریض کو بائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
- ۱۰۔ بے ہوشی کا مریض بے ہوشی میں وارثوں کی تمام باتیں سنتا ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

## علامات

سکتے و غشی و بے ہوشی کا مریض مثل مردہ کے پڑا ہوتا ہے۔ سانس خراٹے سے لیتا ہے۔ سوائے قلب و حرکت تنفس کے تمام حرکات موقوف ہوتی ہیں۔ اکثر مریضوں کو دراتنی لگی ہوتی ہے۔ نکلنے کی قوت تقریباً زائل ہوتی ہے۔ پیشاب پاخانہ بے خبر نکل جایا کرتا ہے۔ کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ نبض نہایت کمزور یا ایک اور رک رک کر چلتی ہے۔ سرد پینے آتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اور آنکھوں کی پتلیاں پھیل ہوئی۔

بول براز بے خبر نکل جاتے ہیں کبھی ہاتھ پاؤں اٹھتے ہیں۔ اگر رد عمل پیدا ہو جائے تو مریض ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ہوش میں آجاتا ہے۔ البتہ اسے اس وقت تھے آجاتی ہے۔ دل بے قاعدہ و صرکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ مریض متوحش ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔

## تشخیص مرض

غشی یا بے ہوشی کا اصل سبب تلاش کریں کہ آیا دماغ پر سٹوٹ لگی ہے۔ یا دماغ کی کوئی شریان پھٹ گئی ہے۔ مریض بے ہوش میں تو مبتلا نہیں۔ مریض کسی قسم کے نشہ کا عادی تو نہیں اس کا پیشاب تو بند نہیں جس سے سمیت بول (تسمیم بول) ہو کر غشی پڑ گئی ہو۔ چہرہ زرد ہے سرخ یا پیچکا اگر ظاہری طور پر کسی طریقہ سے تشخیص نہ ہو سکے تو کیتھٹر سے مریض کا فارورہ نکال کر دیکھیں کہ سرخ، مازر و یا سفید رنگ کا ہے۔ پھر نبض سے یقینی تشخیص کر کے علاج شروع کریں۔

## علاج

اگر کسی نشے والی شے سے غشی ہو تو اس کا تریاق دیں۔ اس کی نسوار اور روغن کی دماغ پر مالش کریں۔ اگر اختناق الرحم کی وجہ سے ہو تو اس کے اسباب دور کریں۔ اگر سمیت بول ہو تو فوراً پیشاب نکال کر تحریک کے مطابق دوا دیں۔ اگر جریان خون کی وجہ سے ہو تو خون کا نمبر حاصل کر کے خون کی بوتل لگائیں۔ ریح یا قبض ہو تو فوراً اینٹا کر دیں۔ اگر چہرہ پیچکا ہو تو مریض کا سرد صحر کی نسبت نیچا کر دیں چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں مصنوعی تنفس جاری کریں۔ اندرونی طور پر تحریک کے مطابق قانون معروضی کے فارما کوپیاء کے نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق کھلائیں مقویات کی ضرورت ہو تو تحریکات کے مطابق دیں اگر مزمن قبض کامریض ہو تو زبان پر جال گوڑہ کا تیل ۲ قطرے لگائیں پاجانے آکر ہوش آجائے گا چہرہ سرخی مائل۔ نبض مشرف اور فارورہ سرخ ہوتا ہے۔

## علامات

رات بھر نیند نہیں آتی بلکہ مریض آرام اور سکون کے ساتھ لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تمام رات کم و بیش بے چینی رہتی ہے سونے کی بے حد کوشش کرتا ہے لیکن نیند آنے کا نام نہیں لیتی اگر ذرا سی غنودگی آ بھی گئی۔ چند منٹ بعد چہرہ پر نین خواب آ کر نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اگر چہ نیند نہیں آتی پھر بھی مریض کو تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ خشکی کی زیادتی کی وجہ سے دل دھک دھک چلتا ہے۔ بعض مریضوں میں دل کی حرکات



انتی تیز ہوتی ہیں کہ قبض حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں بند نہ آنے کی وجہ سے سرخ ہوتی ہیں۔ چہرہ پر تھوہر (ماس) آنے لگتی ہے۔

## علاج

اگر کسی اعصابی یا ہندی مرض کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو اس کا تدارک کریں جوہنی اس کا دباؤ کم ہوگا۔ فوراً نیند آ جائے گی ایسے مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر عضلاتی تھریک کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو اول خارجی موثرات کو دور کریں۔ کھانے پینے میں بے اعتدالی ہو تو درست کراویں اگر کوئی نشہ آور چیز کھالی ہو تو اس کا تریاق دیں۔ تھوہ۔ چائے شراب تمباکو نوشی وغیرہ سے روک دیں۔ بد معنی و نفخ ہو تو اسے رفع کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ایام میں ہے یا آخری ایام میں اگر ابتدائی ایام میں ہو اور ریغہ شروع حمل سے سونہ سکی ہو تو اسے چند دن معروضات کھلائیں۔ سراور کم بڑھیں اور روغن کی مالش کرائیں۔ جل لگ کر آخری ایام میں ہو تو ریغہ کو ہر قسم کے تغیرات سے دور رکھیں۔ مٹھی چا پی کرتے رہیں۔ غذا سیال دیں مثلاً سالن شوربا کی صورت میں اس طرح ایسے پھلوں کا رس جن میں خشکی نہ ہو پلائی خٹلا کا جوس گنے کا رس وغیرہ اندرونی طور پر قانون معروضات کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نشوونما کی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں انشاء اللہ جلد باقاعدہ نیند آنے لگے گی۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو اقیون م رقی یا پوست خشخاش یا ماشہ یا خشخاش ایک تولہ میں سے جو مل سکے پانی میں گر کر کریشنی پریپ کریں فوراً نیند آ جائے گی۔

## غذائیں مہری

مگر و غدد اور قلب و عضلات سے دائیں طرف یا نچلے دھڑ میں فالج

ہو سکتی ہے۔ تو ان میں احساس بالکل مفقود ہوتا ہے ان کا علاج بھی بالترتیب اعصاب میں تھریک اور اعصابی تحلیل ختم کر کے ہی کیا جاتا ہے۔ قانون معروضات کے فارماکوپیا کے نسخے تھریک

کے مطابق استعمال کروائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں انشاء اللہ تھیرا اعضا فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔

نوٹ۔ بیرونی طور پر اگر تحریک کے مطابق کسی روغن سے مالش کی جائے تو اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

کسی مفرد عضو (نیچ) کا ایک طرف یا دونوں طرف سکرلجانا  
**تشیح، تکرار، کزاز**  
 اس کی وجہ حرارت و رطوبت کا ختم ہو جانا ہے اور سرخی خشکی کا بڑھ جانا ہے کبھی ریا ج کبھی سوزش اور شدت برودت سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ تشیح عیبی نیچ کے علاوہ عضلاتی انبو میں بھی ہوتا ہے۔ یاد رکھیں عضلاتی انبو میں تشیح زہر کچلہ کے کھانے سے ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تشیح۔ تکرار اور کزاز تینوں علامات ایک ہی ہیں۔ لیکن فرق ایٹمن کا ہے۔ تشیح میں ایٹمن ایک ہی طرف ہوتا ہے اور جسم کے ہر حصہ میں ہو سکتی ہے۔ لیکن تکرار اور کزاز میں یہ ایٹمن دونوں طرف ہوتی ہے۔ تکرار میں قدرے کم لیکن کزاز میں یہ ایٹمن اس قدر ہوتی ہے کہ مرین اگلی یا پچھلی طرف جھک جاتا ہے اور اگر جاتا ہے۔ اس حالت کو ڈاکٹری میں ٹے ٹے نس کہتے ہیں۔

شروع مرض میں مرین کی نبتہ اچاٹ ہو جاتی ہے۔ بعض کو پرینان خواب آتے ہیں۔ کبھی جائیاں و انگریاں آتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیز کھاتے وقت نکلنے میں تکلیف ہوتی ہے زبان کا پینے لگتی ہے۔ بعض دفعہ دورہ سے تشیح ہو کر زبان کٹ جاتی ہے منہ میں لعاب ذہن زیادہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے اعصاب میں کیمیاؤ ہو کر آنکھیں بھینگی ہو جاتی ہیں۔ بالآخر علامات میں شدت پیدا ہو کر جڑوں میں تشیح پیدا ہونے لگتا ہے اور درانتی گئے لگتی ہے۔ منہ کھونڈا ہوا ہوتا ہے اس حالت کو ڈاکٹر ڈاکٹر لاک جاہوز Look کہتے ہیں جو جو وقت گزرتا ہے علامات میں اور بھی شدت ہونے

لگتی ہے۔ آگے پیچھے یا دائیں بائیں طرف کے اعصاب میں تشنج ہو کر جسم آگے پیچھے یا دائیں بائیں جھک جاتا ہے اگر پیچھے کی طرف گردن دوسریں کھچاؤ ہو تو منہ چہرہ اور گوشہ ہن کے عضلات کھینچ کر منہ کی باجھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں اور ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسے مریض ہنس رہا ہے جب گردن پیچھے کی طرف کھینچتی ہے تو اس کا اثر چھاتی پر بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ سینہ پر شدید دباؤ سے دم گھٹتا ہے۔ بار بار شدید دردوں سے عضلات اندر یا باہر پھٹ سکتے ہیں۔ شدید عصبی سوزش سے اکثر مریضوں کو بخار ہو جاتا ہے۔ جو ۱۰.۵ سے ایک سو دس درجہ تک ہوتا ہے جو مریضوں کی موت کا سبب بنتا ہے۔ بعض دفعہ مرنے کے کئی گھنٹے بعد تک بخار قائم رہتا ہے۔ شدید تکلیف اور دردوں کی وجہ سے مریض کو نیند نہیں آتی۔

شروع میں دودوں کا وقفہ زیادہ ہوتا ہے لیکن جوں جوں دیر ہوتی ہے وقفہ کم اور دودوں میں شدت ہونے لگتی ہے ایک دورہ کی انٹینٹن ختم نہیں ہوتی کہ دوسرا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی احساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ روشنی کی طرح چمک، ہوا لگنے، ہلنے چلنے کمرہ میں کسی فرد کے بولنے یا بلانے سے دورہ ہونے لگتا ہے ایسی حالت دو تین دن تک رہتی بالآخر مریض دم بند ہو کر مر جاتا ہے۔

اگر مریض کم دبیش دودوں کو برداشت کرتے ہوئے بارہ چودہ دن تک گزار جائے تو اس کے بچ جانے کی امید ہوتی ہے۔ اکثر گیارہ دن کے اندر اندر تک موت واقع ہو ا کرتی ہے۔

جب معالج کے پاس دودوں اور تشنج کا مریض آئے تو اس کی نہایت غور اور احتیاط

## کز از صادق و کز از کاوب

سے تشخیص کریں کہ مریض کو عام دورے پڑتے ہیں یا کز از صادق ہے یا کاوب۔

کزاز کا ذب	کزاز صادق
۱۔ کزاز کا ذب عضلات کی سوزش و تحریک سے ہوتا ہے۔	۱۔ کزاز صادق دماغ و اعصاب کی سوزش اور تحریک سے ہوتا ہے۔
۲۔ کزاز کا ذب میں کسی جگہ زخم ہونا ضروری نہیں۔	۲۔ کزاز کے مریض میں کسی نہ کسی جگہ زخم ہونا ضروری ہے۔
۳۔ کزاز کا ذب زہر کچھ کھانے سے ہوتا ہے۔	۳۔ کزاز صادق کسی قسم کی دوا کھانے سے نہیں ہوتا۔
۴۔ چونکہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے دورہ کے بعد اعضا ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔	۴۔ چونکہ عصبی سوزش و کچھاؤ سے ہوتا ہے اس لئے اعضا ڈھیلے نہیں ہوتے۔
۵۔ زہر کچھ سے ہونے والے کزاز میں درانتی نہیں گنتی۔	۵۔ کزاز صادق کے مریض کو درانتی گنتی ہے۔

**اسباب** کزاز کی ماہیت اور اسباب تمام طبوں نے مختلف کھنسنے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر جراثیم کزاز کے سرایت کرنے کے سبب مانتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض کے کسی نہ کسی جگہ ہوتا ہے یا جلد چھیل ہوتی ہے جس کے ذریعہ جراثیم سیرایت کر کے کزاز پیدا کر دیتے ہیں۔ ایلوپیتھی تحقیقات کے مطابق اس جراثیم کی رہائش گاہ گھوڑے کی لید ہوتی ہے۔

طب اسلامی میں اس کا سبب سرد رطوبت عصب کے لیغوں میں آکر جم جانے کو مانتے ہیں۔ دوسرا سبب کسی عصب کو ایذا اور الم پہنچنے سے ہو سکتا ہے قانون مغز و اعضا طب اسلامی کے اسباب مرض کو زیادہ صحیح اور حقیقت کے قریب سمجھتا ہے اور ایلوپیتھی تحقیق کو بھی یونانی کے اسباب کا ایک حصہ سمجھتا ہے کیونکہ قانون طعرت ہے کہ جب بھی کہیں کسی جگہ زندگی کی ابتدا ہوتی ہے وہاں رطوبت اور کسی مادہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہذا گھوڑے کی لید میں رطوبت اور کزاز کے جراثیم کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔ متعلق ہو کر

جراثیم پیدا کرتا ہے جو ایک ذہر کی صورت میں انسان میں کسی زخم یا جلد کے ذریعے داخل ہو کر دماغ و اعصاب کو سوزش ناک کر کے نئے نئے نقص پیدا کر دیتے ہیں۔  
 یاد رکھیں کہ نئے نئے گھوڑے کی لید سے ہونا ضروری نہیں بلکہ انسان کے زخم والی جگہ میں مخصوص رطوبات متعفن ہو کر اعصاب کو سوزش ناک کر کے بھی نئے نئے نس پیدا کر سکتی ہیں چاہے ابھی ان میں جراثیم پڑے ہوں یا نہیں اعصاب کا سوزش ناک ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ میں اکثر زخمیوں میں یہ علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے اس طرح چھوٹے تو زائیدہ بچوں کی ناف کے زخم میں متعفن ہونے سے بھی یہ علامت ہو جایا کرتی ہے اسے کوزا اطلاق بھی کہتے ہیں۔

ماہیت و اسباب میں کوزا صادق و کاذب کے فرق کو کافی وضاحت سے واضح کر چکا ہوں صبح تشخیص کر کے علاج کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

## علاج

اگر وقتی کوزا زلی تکلیف ہو تو فوراً یہ سمجھ لیں کہ مریض کو اعصابی عضلاتی تخریک سے اعصاب سوزش ناک ہو گئے ہیں فوراً عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ شروع کر دیں۔ اگر مریض کو نمیند آتی ہو تو نمیند آنے کی کوشش کریں تاکہ دردوں کا وقفہ بڑھ سکے بہتر ہے غدی عضلاتی ہسل آکسیر تریاق ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اُمید ہے دماغ میں تسکین ہو کر جلد نمیند بھی آنے لگے اور دورے بھی رک جائیں اگر بھی نمیند آئے تو ساتھ کوئی منوم دوا شروع کر دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ منوم دوا بھی غدی اثرات کی حامل ہو۔

## جریان خون دماغی

خون کے اخراج اور بند ہونے کا قانون کسی بار کچھ چکا ہوں کہ جس مقام پر رطوبات کا پہلا ڈک جائے تو وہاں سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اگر وہاں دوبارہ رطوبات

کا بہاؤ جاری کر دیا جائے تو خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے  
 دماغی جریان خون کی مابیت بھی یہی ہے۔ دماغ میں بھی رطوبات کی کمی اور خشکی کی  
 زیادتی سے شریانوں میں زخم ہو جاتے ہیں یا وہ پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون شروع  
 ہو جاتا ہے

جریان خون کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ جریان خون  
 اندرونی - ۲۔ جریان خون بیرونی۔

## جریان خون کی صورتیں

جریان خون اندرونی میں خون ناک، ہنہ  
 معدہ، رحم، پانچانہ، پانچانہ، کان۔

## جریان خون اندرونی کے اسباب

اور آنکھوں وغیرہ سے خود بخود آیا کرتا ہے۔ یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ خون  
 جب بھی آئے گا۔ تو اندرونی یا بیرونی کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے آئے گا جسم  
 کے کسی بیرونی حصے پر چوٹ لگ جانے یا کسی تیز دھار آلہ سے کوئی شریان یا ورید زخمی ہو  
 جائے تو خون آنے لگتا ہے (جس کے بند کرنے کے مقام کے لحاظ سے کئی طریقے ہیں)  
 لیکن یہاں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ جیب جسم کے اندرونی حصے سے خون آئے گا تو اندرونی  
 اعضا سے بھی خون کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے ہی آئے گا۔

یا درکھیں اندرونی اعضا کی شریانوں یا وریدوں کے زخمی ہونے کے سبب خشکی کی زیادتی

اور سودا و تیزابیت کی کثرت ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی تحریک اس قدر زوروں پر ہوتی ہے

کہ شریانیں یا وریدیں پھٹ جاتی ہیں اور جریان خون شروع ہو جاتا ہے

تپ و دق و سہل کے مریضوں کو اکثر خوننی قے آیا کرتی ہے۔ خون نمنو کنا تو عام طور پر

جاری رہتا ہے بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے خون اس قدر پھیلا ہو جاتا ہے کہ اگر ایک

دفعہ شروع ہو جائے تو کئی کئی دن تک بند ہونے کا نام نہیں لینا۔

اکثر ایسے مریضین تلف ہو جاتے ہیں۔ ایسا مریض ہمارے شہر میں بھی اس کا آج ختمہ نہیں

نہیں کرایا گیا۔ بیچارہ کا تشکار تھا۔ کاشخاری چھوڑ کر دودھ پیچنے کا کاروبار کرنے لگا ہے۔  
میں نے ایک نوجوان لڑکی صادق آباد میں دیکھی ہے اسے کئی ماہ سے آنکھوں سے  
خون باہری تھا۔ آنکھوں پر ذرا سی خارش کرتی تھی تب خون نکلنے لگتا ہے حتیٰ کہ اب بیچاری آنکھوں  
پر پٹی باندھ کر صاحب فرانس تھی ڈر کے مارے آنکھیں کھولنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

نوٹ : سانپ کاٹنے سے جو جریان خون ہوتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے ایسے مریض زیادہ  
ترگوشت خور ہوتے ہیں۔ انڈے پکوڑے۔ ٹاٹرا چنے کر لیے۔ بیگن اور اچار جیسی ترش چیزیں  
کھانے سے فحشی و سزابت بڑھ کر جریان خون ہو جایا کرتا ہے۔

جریان خون بیرونی اکثر چوٹ لگنے یا تیز دھار آلہ سے زخم ہونے  
سے ہوا کرتا ہے۔

### جریان خون بیرونی

ہمارے جسم میں دو قسم کا دوران خون جاری ہے اول شریانی دوران  
ایک اہم نقطہ خون۔ دوم۔ وریدی دوران خون۔ عضلاتی تحریک سے ہڈی

شریانی خون جاری ہوا کرتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک سے وریدی خون آیا کرتا ہے۔  
ضرب یا چوٹ لگنے یا تیز دھار آلہ سے اگر شریان کٹ جائے تو شریانی خون آئے گا۔  
اگر کوئی ورید کٹ جائے تو وریدی جریان خون ہوگا۔

اگر اندرونی طور پر جریان خون جاری ہو تو فوراً اسے  
دو کتا نہیں چاہیے خاص کر اگر شدید بخار یا شدید درد

### علاج اندرونی جریان خون

میں ناک سے خون آئے تو کچھ خون بہنے دینا چاہیے اول تو دوسرے میں خود بخود بند ہوں  
جائے گا اگر بار بار آنے لگے تو بند کرنے کی تدابیر کریں۔

ہر قسم کی خشک اور ترش اغذیہ بند کر دیں مریض کو مرطوب ماحول میں لے جائیں۔  
غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ کھلانی شروع کر دیں دوبارہ خون نہیں آئے گا۔  
قانون مفروضاً کا اعصابی غدی تریاق ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرنے کے لئے بہترین دوا

**نوٹ:** یاد رکھیں ہر حیاتی عضو کی مشینی تحریک سے اس کی اپنی خلط خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر اس کی کسیائی تحریک شروع کر دی جائے تو وہ اپنی خلط کو روک لیتا ہے اسی اصول پر جریان روکنے کے لئے عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ کھلا کر وقتی طور پر ہر قسم کا اخراج خون روکا جاسکتا ہے۔ ان میں دم الاخون، گیسو، پھسگری، انجبار، پوست انار وغیرہ مفید ہیں۔

**بیرنی جریان خون** | شریانی خون چکیلا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ شریان سے خون فوارہ کی طرح نکلتا ہے۔ لیکن دل کی حرکات کے مطابق اس کی سما میں جبکاسا معلوم ہوتا ہے۔ شریان کے اس سرے سے خون کی دھار نکلتی ہے جو دل کی طرف ہوتا ہے کیونکہ یہ دل کی طرف سے آتا ہے۔

**شریانی خون روکنے کے طریقے** | شریانی جریان خون روکنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

**وضع قیام** | اس سے مراد یہ ہے کہ عضو مجروح کو اس وضع سے رکھا جائے کہ اس کی طرف دوران خون کم ہو یا بالکل نہ ہو اس عرض کے لئے زخمی عضو کو اونچا رکھا جائے کیونکہ خون کو اونچی طرف جانا مشکل ہوتا ہے پس اگر بازو سے خون جاری ہو تو اس کو کسی چیز کا سہارا دیکر اونچا کر دینا چاہیے اگر ٹانگ زخمی ہو تو مرہین کو لٹا کر اس کی ٹانگ کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ دینا چاہیے۔ یہ طریق پھوٹی شریانوں کے جریان خون میں مفید ہے۔

**سردیانی کا استعمال** | نہایت سردیانی یا برف لگانے سے بھی عروق کے سرے ساکت جاتے ہیں اور جریان خون رک جاتا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی باریک شریانوں کے جریان خون کے لئے مفید ہے۔ بڑی شریانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

**دماغ** | یہ عمل دو طریق سے کیا جاتا ہے۔ یا تو (کاشک) سکورنٹریٹ کے ذریعہ



شریان کا سر جلا دیا جاتا ہے جس سے اس کا مزہ تنگ ہو کر جریان خون رک جاتا ہے یا وہ ہے کے اوزاروں سے جو اس مزہ کے لئے مختلف قسم کے چھوٹے بڑے بنے ہوتے ہیں گرم کر کے شریان کے سرے پر رکھ کر جلا دیتے ہیں یہ طریقہ مفید تو ہے لیکن اس سے مزہ میں کو تکلیف بہت ہوتی ہے۔

**دورے سے شریان کا بانڈھ دینا** | اگر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو اس کا خون روکنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے اور اس کا طریقہ میر ہے کہ زخم کو صاف کر کے شریان کا مزہ کسی باریک چھٹی یا موچنے سے کسی مددگار کو پکڑ رکھیں اور خود ریشمی دھاگہ سے شریان کو کس کر بانڈھ دیں تو فوراً جریان خون رک جائے گا۔

**ادویہ کا استعمال** | بیرونی نذہبیر کے علاوہ اندرونی طور پر بھی ادویہ کھلائیں تاکہ خون کا اخراج بند رہے۔

اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی باعضباتی ادویہ کا استعمال کریں فوراً خون کا اخراج رک جائے گا۔

**اعصابی عضلاتی ادویہ میں** | کہر یا شمشعی - صندل سفید - قلمی مشورہ ہم وزن لے کر باریک کر کے دو - دو ماشہ ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں۔

**عضلاتی اعصابی ادویہ میں** | کندر - دم الاخون - پھسگری - اخیون ہم وزن لیکر نصف ماشہ سے ایک ماشہ گھنٹہ بعد کھلائیں جب نیند آنے لگے تو بند کر دیں۔

**شریان پر دباؤ پڑنا** | یہ طریقہ تمام طریقوں سے بہتر اور آسان ہے۔ شریان پر چار طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

۱- انگلیوں اور انگوٹھوں سے - ۲- گدی اور پٹی سے

۲۔ جوڑوں کے بزرگ بوڑھے سے ہم تھے

# دماغ

(اعصابی عضلات)

اردو نام دماغ سرد بلنی نام سرسام بلغی لیشٹرنس

انگریزی نام CEREBRITIS

**ماہیت ورم** | یہ ورم دماغی اور اعصابی ہوتا ہے جس کو طب میں سرسام بلغی (لیشٹرنس) اور انگریزی میں جیری برائٹس کہا جاتا ہے یا دیکھیں کہ اس کا اثر دماغ کے کسی پردے پر نہیں ہوتا اگر ہو جائے تو یہ ورم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ جب بھی اس کا اثر کسی پردے پر ہوگا تو صرف عضلاتی پردے (جواب) پر ہوگا۔ غشا پر بالکل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بلغم میں سردی کی شدت ہوتی ہے۔ تو وہ خشک ہو کر سوداوی صورت اختیار کر لیتی ہے اور عضلات کو تحریک دے دیتی ہے۔

یاد رکھیں یہ پردہ فٹا جگر اور معزاکے تحت ہے۔ اس کو تحریک عضلاتی تحریک کے بعد ہوتی ہے کیونکہ انتہائی خشکی حرارت کی طرف مائل ہوتی ہے یہ سب حکما کے حقائق ہیں۔ جن پر جدید سائنس کا اتفاق ہے

قانون مفرد اعضا کے تحت ہم اس ورم کو اعصابی کہتے ہیں۔

**حقیقت مرض** | جس کا اثر عضلات کی طرف جاتا ہے اس لئے اس کا نام "مہمال" عضلاتی ہے یعنی مشینی طور پر اعصاب میں تحریک ہے اور کیمیائی طور پر خون میں خشکی سردی بڑھ رہی ہے۔

**ورد ورم** | چونکہ خالص دماغ کا ورم ہے اس لئے اس کا اثر نصف دائیں سر

سے لے کر نصف دائیں گردن و شانہ تک جاتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے اگر دماغ کی بجائے دائیں طرف گردن کے شانہ تک کسی مقام پر درم ہو جائے تو وہاں کے اعصاب کا یہ حقیقی درم ہوگا مگر دماغ کا غیر حقیقی درم ہوگا اسی طرح بائیں طرف گردے سے لیکر پاؤں تک جس میں بائیں طرف کی آنتیں و شانہ اور عضو مخصوص و خصیہ شریک ہیں اس میں گردہ شریک نہیں ہے۔ البتہ اس میں جگر گردوں کا تعلق قائم رہتا ہے یہ وہ حقائق ہیں جن کا فرنگی طب کو بھی علم نہیں ہے۔

**اسباب** | ہر درم کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں اول باویہ دم سالیقیہ۔

**اسباب باویہ** | (ظاہری اسباب) ان میں کیفیاتی نفسیاتی اثرات شامل ہیں کیفیاتی اثرات میں موسم یا ماحول کا ترسرد ہونا اس درم کا سبب ہوتا ہے جسم میں خون و رطوبت کی کثرت کا دباؤ دماغ پر ہوتا ہے جس سے درم دماغ قائم ہو جاتا ہے نفسیاتی اثرات میں ندامت و خوف کے جذبات کی شدت درم دماغ کا سبب بنتی ہیں۔

**اسباب سالیقیہ** | (اندرونی اسباب) بخار و امتلا، خسرو، پھیپک جھرقہ اندرونی اسباب میں تیز بخار، بلغمی

دماغی، وجع المفاصل، زہر آشک و سوزش اعصاب اسرومشیات مثلاً افیون، بھنگ اور دستوزہ وغیرہ عورتوں میں سیلان الرحم اور بندش حیض خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

**علامات** | چونکہ یہ درم خالص اعصابی ہوتا ہے اس لئے اس میں بلغم کی شدت ہوتی ہے کچا بلغم جس سے بخار ہوگا۔ وہ بھی اعصابی ہوگا جس مرض سے ہوگا وہ بھی اعصابی ہوگا اس طرح جن زہروں سے ہوگا وہ بھی اعصابی میں سوزش کرنے والے ہوں گے جیسا کہ اسباب کے تحت لکھا گیا ہے بلغم کے ساتھ اسی بخار و مرض اور زہر کی علامات پائی جائیں گی۔

ابتدائی علامات میں سر کا بوجھل ہونا۔ طبیعت کا سخت ہونا۔ اور بے چین ہونا پھر درد سراور دوران کا پیدا ہونا۔ سردی کی شدت کا احساس۔ ساتھ ہی بدن میں کھچاؤ اور تناؤ کے تشنج کی صورت پیدا ہو جاتی ہے بخار کی شدت اور پیاس کی زیادتی۔ رفتہ رفتہ سر میں خلل پیدا ہو کر مریض ہذیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آنکھیں سرخ پانی سے بھری ہوئی۔ ناک بہتی ہے مریض بالعموم ٹکسلی باز رہ کر دیکھتا ہے بعض اوقات چار پائی سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ گاہے بگاہے بستر اور کپڑوں کو چھننے دیوار پر کسی چیز کو ٹکاش کرنے اور اور ہوا میں سے کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے آخر کار بالکل بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں قبض ہوتا ہے عضلات شکم تھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن آخر میں (قریب موت) عضلات دھیلے ہو جاتے ہیں آنکھیں نیم کستادہ ہوتی ہیں جلد سرورچھی ہوتی ہے چہرے پر مرونی چھا جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں سانس خراٹے سے آنے لگتا ہے آخر کار مریض اسی بے ہوشی میں انتقال کر جاتا ہے۔ جب دماغ و اعصاب میں ورم ہونے لگتا ہے تو ابتدا میں منہ سے پانی آنے لگتا ہے جی ستا تا۔ ابکیاں آتی ہیں کہیں تے بھی آ جاتی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی میں ہلکا درد اور بوجھ محسوس ہوتا آقا درہ سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ نبض مخفص اور سست چلتی ہے۔

چونکہ یہ ورم جو ہر دماغ میں ہوتا ہے اور خالص دماغی ورم ہے اس لئے زیادہ خطرناک ہوتا ہے چونکہ اکثر اطباء و حکما اور ڈاکٹر تشخیص میں غلطی کر جاتے ہیں اس لئے مریض اکثر دوسرے تیسرے حد پور تھے روز مر جاتا ہے لیکن گھبرا نا نہیں چاہیے اگر معالج ذرا کوشش سے کام لیکر اس ورم کی تشخیص کرے تو علاج کے ساتھ ہی فوراً آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کسی مرض میں نقصان یا موت اسی وقت واقع ہوتی ہے جب تشخیص غلط ہو اور علاج و ادویات صحیح نہ ہوں یہ ناممکن ہے کہ صحیح تشخیص اور علاج پر اثر نہ پڑے

آرام نہ دیں۔ یہ ان کے قانون کے خلاف ہے۔

جو علامات اوپر لکھی گئی ہیں۔ یہ سرسام یعنی کی ہیں جو اعصابی عضلاتی ہیں۔

## تاکید

ان کو خوب یاد کر لیں ہر اعصابی عضلاتی مرض کی علامات کم و بیش اور شدید  
 حقیقت ان سے ملتی ہوں گی اور سہیشہ کام دیں گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اکثر طبی و ڈاکٹری  
 کتب میں مختلف اقسام کے اورام نے سر کی علامات کو آپس میں خلطاطا کر دیا اور ہر شخص  
 ان کو باہم تمیز نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر ہومیو پیتھی ادویات کو استعمال کرنے والے ان علامت  
 سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

کسی مرض کی دوا جانتے سے اہم بات یہ ہے کہ اس مرض کے اصول

## اصول علاج

علاج کا علم ہونا چاہیے کیونکہ کسی مرض کے علاج میں اگر مقررہ علاج  
 و ادویات اور تدابیر سے کامیابی نہ ہو تو معالج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے اصول  
 علاج جاننا ضروری ہے۔ علاج کے دوران معالج کو یقین ہونا چاہیے کہ جو علاج وہ کر رہا ہے۔  
 وہ اس مرض کے لئے صحیح ہے یا غلط اگر اس مرض کے اصول علاج کے تحت علاج کرنے سے ناکامی  
 ہو تو فوراً ضرورت کے مطابق تجدید و تریبیت قائم کر سکتا ہے۔

اصول علاج دو قسم کا ہوتا ہے۔

اول اصول علاج عمومی دوم اصول علاج خصوصی

اصول علاج عمومی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصول جو ہر مرض میں مد نظر رکھنا ضروری ہو۔ اس

کی تین صورتیں ہیں

۱۔ ازالہ سبب

۲۔ سکون مریض

۳۔ اعتدال دوران خون

## ازالہ سبب

اس سے مراد یہ ہے کہ مرض کی صورت میں جو سبب ظاہر

یا سبب و اصل ظاہر ہیں مثلاً اسباب باویر میں کینیاتی و

نفسیاتی اثرات جن میں ضرب و سقطہ اور نشہ بجلی یا اور کسی شے سے جل جانا اسی طرح اسباب

سابقہ میں بخار۔

دیگر حصہ جسم کے امراض خصوصاً سوزش و اورام اور منشیات کا استعمال تیز ہو اور زہریلی گیس اور کسی خاص غلط کاربڑہ جانا۔

اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کو ظاہری طور پر اس طرح ٹیٹس کہ اس کی بے چینی رفع ہو جائے۔ مثلاً مریض میں سردی گرمی کی شدت کا احساس ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اگر جسم میں کسی مقام میں درد ہو تو اس کو فوراً دور کرنے کی کوشش کی جائے اگر کسی قسم کا بوجھ تکلیف کا سبب ہو تو اندرونی یا بیرونی طور پر اس کا ازالہ جیسے بھی ممکن ہو کریں اگر پیاس کی شدت ہو تو ضرورت کے مطابق مگر مناسب مشروب دیا جائے۔ کہ سکون بخش ہو تیار دار سہنس کہ اور خوش خلق ہونا چاہیے جو انتہائی ہمدردی سے پیش آتا ہو۔

## سکون مریض

اس کا مقصد یہ ہے کہ جسم میں جو حصہ گرم یا سرد ہو اس کو فوراً اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔ چاہے اس کی وجہ خون کی زیادتی ہو چاہے کمی۔

## اعتدال دوران خون

غذا، مریض، انحریک اور تسکین والے عضو کے مزاج کی ہوتا کہ جلد کمی پوری ہو کر خون میں اعتدال کیا جائے۔ اگر کسی مقام پر مالش یا ٹکڑ کرنا مشکل ہو تو وہاں سیٹگی یا گلاس لگائیں۔ اگر یہ بھی مشکل ہو تو کوئی منہرش دوا لگا کر خون کی کمی پوری کریں۔ خون کے شدید دباؤ کے مقام پر پچھ لگا کر خون نکال دیں یا چونک لگائیں یا سیٹگی یا حقنہ کر کے خون کا دباؤ کم کر کے اعتدال کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اصول علاج خصوصی | سرمایہ بارد کے اصول علاج میں ان تین صورتوں (اعصابی عضلاتی) کو مد نظر رکھیں۔

۱۔ مریض کو سردی سے محفوظ کریں۔

۲۔ بلغم و رطوبات کو کم کرنے کی کوشش کریں۔

۳۔ قلب کو طاقت دیں۔

**تاکید** سرساک میں عام طور پر جو علاج کئے جاتے ہیں ان میں مصل اور ام ادویات کی بجائے امالہ (مرض کا رنج بدن) پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس مقصد کے لئے زیادہ تر مہل استعمال کیا جاتا ہے تاکہ دوران خون سر کی طرف سے کم ہو کر اس کی طرف ہو جائے لیکن مسہلات میں اس امر کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ وہ کس قسم کے ہونے چاہیں۔

کوئی سائیز مہل دے دیا جاتا ہے یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر مسہلات اعصاب و دماغ میں تحریک دینے والے اور بلغم و رطوبات کو زیادہ کر کے رقیق اسہال لانے والے ہوں گے۔

یاد رکھیں مسہلات ایسے ہونے چاہیں جو جسم میں اول خشکی سردی (عضلاتی اعصابی) اور بعد میں خشکی گرمی (عضلاتی غدی) پیدا کریں اس طرح مریض فوراً خطرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

**تاکید** سرساک بارہ کی شدت سے کبھی اسہال خود بخود شروع ہو جاتے ہیں۔ ان سے تسلی حاصل نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اسہال بلغم و رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے آتے ہیں انہیں فوراً روکنا چاہیے۔ البتہ (مقوی قلب) (عضلاتی اعصابی) بلین یا مہل دیں تاکہ نہ صرف پاخانہ آئے بلکہ دل و عضلات میں تحریک تقویت بھی ہو ایسے طبیات (مسہلات عضلاتی اعصابی سے اور عضلاتی غدی تک محدود ہوں۔

**سرساک کا علاج** سرساک بارہ (اعصابی عضلاتی) کا اصل علاج یہ ہے کہ دماغ اور اعصاب کی طرف سے دوران خون کو دل (عضلات) کی طرف کریں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک دیں اس طرح جو خون دماغ و اعصاب

میں آچکا ہے وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

چونکہ ایسے مریض میں گھبراہٹ کے ساتھ پیاس بھی ہوتی ہے اس لئے آبِ اندام ترش یا سکینجین سادہ یا شربتِ آلو بخارا یا زلالِ اعلیٰ آلو بخارا دیں روغنِ گل اور مرکب میں کپڑا جھلکو کر سر پر رکھیں۔

دوا کے طور پر عضلاتی اعصابی محرک یا محرک شدید دیں اگر قبض ہو تو عضلاتی اعصابی بلین یا مسہل دیں کہ پانچ سات اسہال ہو جائیں جب مریض کو آرام کی صورت پیدا ہو۔ اس کے ہوش درست ہو جائیں بلغم اور رطوبات خشک ہو جائیں اس کے بعد عضلاتی اعصابی مقوی استعمال کر میں ان سے جلد طاقت بحال ہوگی۔

**تاکید** | سرسام کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ جب مریض کو گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے تو خمیرجات خصوصاً قیرہ گاؤ زبان استعمال کراتے ہیں لیکن جانتا چاہیے کہ یہ مفرح قلب ادویہ اور استیما ہیڈ اعصابی ہوتی ہیں جن سے اعصاب میں تحریک ہو کر بلغم اور رطوبات میں زیادتی ہو جاتی ہے اسی طرح کاہوکاسنی، خرفہ، بیدانہ اور کدو وغیرہ کا استعمال کرنا مفید ہونے کی بجائے یقیناً مضر ثابت ہوتے ہیں اسی طرح شربت اور عرقیات سے پرہیز کریں جیسے مندل، نیلوفر، بید مشک گلاب اور زوح کیوڑہ وغیرہ سے دور رہیں۔

**سرسام سو داوی** | سرسام سو داوی (عضلاتی اعصابی) سرسام بارو (اعصابی عضلاتی) سے جدا مرض ہے لیکن یاد رکھیں۔

سرسام بارو (اعصابی عضلاتی) کے غلط علاج سے یا علاج نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

**سودا کے متعلق غلط فہمی** | سودا کا مزاج انتہائی سرخشک تسلیم کیا گیا ہے جس کا قوام کارہا لیدر، نائل، بے خشکی، رنگ سفید یا ہی نائل اور ذائقہ کبھی چپکا بہ ترش ہوتا ہے کبھی مکمل ترش ہوتا ہے جوں جوں اسی میں شدت



بڑھ جاتی ہے۔ سیاہی ترش اور خشکی بر طبعی ہے یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ بلغم صفرا اور خون جب جل جلتے ہیں تو سودا میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔  
 یہ تو سمجھ آتا ہے کہ بلغم (رطوبت) جب انتہائی سرد ہونا شروع ہو جاتی ہے تو وہ کارمھی لیسڈار اور اس میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے حرارت کی پیدائش تسلیم کی گئی ہے۔  
 یہی وجہ ہے کہ انتہائی خشک اخذیہ اور زہریلے اور زہریلوں کو گرم خشک تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سارے اوصاف عضلاتی تحریک کے ہیں لیکن یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوتی ہے کہ صفرا اور خون جو گرم ہیں جل جانے کے بعد سودا بن جاتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سودا کا علاج انتہائی گرم ادویہ اخذیہ اور زہریلوں سے ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سودا کا علاج سرد اخذیہ اور ادویہ اور اشیاء سے نہ صرف مشکل ہے بالکل ناممکن ہے اگر صفرا اور خون کے جل جانے کے بعد سودا پیدا ہوتا ہے تو یہ بات بعید از عقل و حقیقت اور تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جب ہم چاہیں سودا کو صفرا سے ختم کر سکتے ہیں۔

قانون صفرا و عضا کے تحت عضلاتی تحریک کو جو سودا پیدا کرتی ہے، غذائی تحریک سے جو صفرا پیدا کرتی ہے فوراً ختم کر سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے اور صفرا کے بعد خون پیدا ہوتا ہے۔ اور جب خون کی حرارت ختم ہو جاتی ہے تو بلغم (رطوبت) بن جاتی ہے اس کے برعکس ناممکن ہے جب بلغم خشک ہو کر سودا میں تبدیل ہوتا ہے تو عضلاتی تحریک شروع ہو جاتی ہے اور اعصابی تحریک ختم ہو جاتی ہے۔ عضلاتی تحریک کا علاج یہ ہے۔ غذائی (جگر) تحریک پیدا کر دی جائے اس سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔

**سرسام سوداوی کا علاج**  
 سرسام سوداوی کے علاج کے لئے اول یہ دیکھنا ہے کہ عضلاتی تحریک کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے یعنی عضلاتی اعصابی ہے تو پہلے اس کا تعلق جگر کے ساتھ کر دیں یعنی عضلاتی غذائی تحریک پر

کر دیں۔

اسید ہے یہیں مرض ختم ہو جائے گا اس مقصد کے لئے عضلاتی غدی ملین یا سہل دیں۔  
یا درگھیں شدید اور خطرناک امراض میں ابتدا سے ہی ملیات اور مسہلات ضروری ہے۔  
کیونکہ وقت کم ہوتا ہے اور جان کا خطرہ سلنے ہوتا ہے۔ البتہ جب اجابتوں میں شدت  
ہو اور کمزوری کا خطرہ ہو تو شدید یا محرک استعمال کر سکتے ہیں۔ ساتھ تحریک کے مطابق کوئی  
مقوی ضروری اگر عضلاتی غدی کے بعد جسم میں سودا کا دور باقی ہو تو حرارت کم ہو تو غذا  
عضلاتی ضرورت کے مطابق دیں فوراً سرسام سوداوی (عضلاتی تحریک) ختم ہو جائے گا اور  
مریض تندرست ہو جائے گا چند دن تک غدی عضلاتی مقویات کھا دیں۔ تاکہ کمزوری رفع ہو  
جائے

خوٹ، غذا تحریک کے مطابق شدید بھوک پر دیں۔ روٹی کے بجائے شوربا یا بخنی دیں۔  
گرم پانی دیں۔

یہ درم بھی خالص دماغی اور اعصابی نہیں ہے بلکہ اس  
ماہیت درم دماغ حار | غدی پر مے کا درم ہے جسے غشا کہتے ہیں۔ یہ پردہ نیچ  
غدی (پتیل ٹوز) کا بنا ہوا ہے۔ اسی نیچ سے جگر بنا ہوا ہے چونکہ جگر کی تیزی سے صفرا  
بنتا ہے اسی لئے یہ درم دماغ صفراوی ہوتا ہے جس کا طبی نام قرانیٹس خالص ہے۔  
دماغ کی غشا میں جب سوزش پیدا ہوتی ہے تو درم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سوزش بھی عموماً  
صفرا کی زیادتی سے ہوتی ہے

اطبانے درم دماغ حار کو دو قسم کا بیان کیا ہے۔ ایک درم  
اطبا کی غلط فہمی | دماغ صفراوی جس کو صرف قرانیٹس خالص لکھا ہے۔ دوسرے  
درم دماغ دومی جس کو صرف قرانیٹس لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ درم دماغ دومی  
نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو دماغ میں کوئی ایسا پردہ نہیں ہے جس کا تعلق صرف خون

سے ہر جیسے حجاب (عضلاتی پردہ) اور غشا (غذی پردی) میں دوسرے  
 خون کا کسی ایک حیاتی عضو کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ لہذا جسم کے اندر دوسری  
 حرام ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

فرنگی طب کی غلط فہمی | فرنگی طب نے بہت غلطی کی ہے۔ اُس نے  
 حجاب (مسکر ٹشوز) اور غشا (میکل ٹشوز)

کو اکٹھا ایک ہی درم لکھا ہے بلکہ اس میں درم جو ہر دماغ اور اعصاب (نرو ٹشوز)  
 کو بھی شریک کر دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دو تین (ٹشوز) میں بھی کوئی ایک  
 مرض نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں اگر کسی دوسرے نسیج (ٹشوز) سے تعلق ہوتا ہے تو  
 وہ اس کا مقام صحت ہوتا ہے۔ طبیعت دوسرے نسیج میں صحت کی خاطر  
 رجحان کر رہی ہوتی ہے۔ اگر معائنہ اس حقیقت سے واقف ہو جائے تو وہ ہر  
 مرض کا شریح علاج کر سکتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں۔ درم جو ہر دماغ و اعصاب درم دماغ سر دتر  
 ہے۔ جس کو سرسام بٹنی (ایشرش) کہتے ہیں اور درم حجاب دماغ دراصل  
 درم دماغ خشک ہر وہ ہے جس کو سرسام سوداوی (یشاخش) کہتے ہیں۔  
 اور درم غشا دماغ اصل میں درم دماغ مار ہے جس کو سرسام خار (قرانیٹس)  
 کہتے ہیں۔ جو خالص صغراوی درم ہے۔

حقیقتِ ضرر | قالون مفرد اعصاب کے تحت یہ درم غذی ہے۔ جس کا  
 تعلق اعصاب کے ساتھ ہے۔ یعنی جگر کی میٹنی تحریک

غذی اعصابی ہے جو درم غشا دماغ کا سبب بنتی ہے۔ جسم میں خون و حرارت  
 و صفراء کا دباؤ ہے۔ طبیعت حواریت و صفراء کے اخراج کی کوشش کر رہی ہے۔

جو نہی حرارت و صفر کا آخری مرحلہ ہو کر رطوبت کا اثر شروع ہو کر دوران خون  
اعصاب کی طرف چل کر جائے گا۔ جس سے ایک طرف دم غشا مخاطی دماغ تحلیل  
ہو جائے گا۔ دوسری طرف دماغ میں تحریک پیدا ہو کر قلب و عضلات پر رطوبت  
کی بارش شروع ہو جائے گی۔ اور مریض سچے کا سانس لے گا۔

مقام درم اور اثر

چونکہ یہ درم نیچے غدی (عقاد دماغ) میں  
ہوتا ہے اور شدت میں دائیں طرف بھی پھیل  
سکتا ہے۔ اس کا مقام نصف بائیں سر سے شروع ہو کر نصف گردن و شانہ  
تک ہوتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے۔ اگر اس سارے مقام پر  
کہیں بھی غشا مخاطی میں درم ہوگا۔ وہ غدی اعصابی ہوگا۔ جو دماغ کی  
غشا مخاطی میں بھی درم کر دے گا۔

نوٹ

دماغ سے درم جس قدر دور ہوگا اسی قدر شدت کم  
ہوگی۔ البتہ اگر ان مقامات میں درد و بوجھ ہوگا۔ لیکن

درم نہ ہو تو تحریک غدی عضلاتی ہوگی۔

ایک سوال

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دماغی درم ہونے یا نہ ہونے  
کا پتہ کیسے لگے گا۔ سو جاننا چاہیے کہ درم میں خون

کا اجتماع ضروری ہے۔ جس کی آسان پہچان یہ ہے کہ مقام درم پر دباؤ  
پڑنے سے درد زیادہ ہوا کرتا ہے۔ جبکہ بغیر درم میں دباؤ سے درد کم ہوا  
کرتی ہے۔

اسباب

بادیہ اسباب میں جو دو صورتیں شامل ہیں۔

اول۔ نفسیاتی اثرات۔  
دوم۔ کیفیاتی اثرات۔

تختیاتی اثرات میں خستہ و غم اس درم کے خاص اسباب ہیں اور کیفیتاتی اثرات ہیں۔ مریخی اثرات خصوصاً گرمی نعلی کا موسم یا شروع برسات کا موسم اس کے اسباب ہیں۔ سابقہ اسباب میں صفراوی بخار محرقہ امعائی، فقر سس سوزش و درد جگر، کثرت شراب خوری، عورتوں میں عشرت الطمحت اور سوزش خستہ الرحم شامل ہیں۔ اس مرض میں مادہ صفراوی کی کثرت اور صفراوی امراض کا پایا جانا ضروری ہے۔

چونکہ یہ درم عتقادماغی ہے۔ جس کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس میں صفرا کی زیادتی ضروری ہوگی۔ جن امراض میں یہ درم ہوگا ان کا صفراوی اور کبدی ہونا ضروری ہے۔ جن ادویہ افذیہ زہروں اور زہریلے جانوروں کی زہر جسم داخل ہونے سے ہوگا وہ سب جگر و غدود اور عتقادماغی میں سوزش و صفرا پیدا کرنے والے ہوں گے۔

ابتدائی علامات میں صفرا سے جسم میں تیزی جھراہٹ سر میں کھچاؤ اور درد، آنکھیں سرخ، کبھی سوزش، نزلہ، گلے میں سوزش، جسم میں سردی لگ کر بخار کا چڑھ جانا، دوران خون کا تیز ہونا۔ کبھی تشنچ ہونا، پیاس میں شدت ہونا۔ رفتہ رفتہ ہوش و حواس میں خرابی پیدا ہو کر مریض شدید بے چینی اور بلونا شروع کرتا ہے۔ مریض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے۔ آرام سے نہیں لیٹا اور چارپائی سے اٹھنا بیٹھنا ہے اور اتر کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں میں سترے ہوتے ہیں۔ بعض میں شدید خونی پیش ہو جاتی ہے۔ جسم آگ کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ سانس میں تیزی آخر میں کچھ ہوش آتا ہے اور پھر جلد انتقال کر جاتا ہے۔ لیکن مریض کے بعد بھی کافی دیر تک

اس کا جسم گرم رہتا ہے۔

ابتدا میں مُنہ کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے بار بار ابکائیاں آتی ہیں۔ جسم کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ قارورہ بھی زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ بعض قدرے گہری باریک شدت مرض میں سست ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا علاماتِ غدّی تحریر و حرارت و صفرا کی ہیں۔ ان کو یاد کر لیں۔

## سرسام غیر حقیقی

اُردو نام	طبی	فرنگی نام
چھوٹا درم دماغ	سرسام مجازی	ڈی لیٹریم

سرسام غیر حقیقی ایسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ حقیقی درم دماغ نہیں ہے۔ چونکہ اس میں درم دماغ (سرسام) کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو مجازی طور پر درم دماغ (سرسام) کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا غیر حقیقی سرسام کا نام دیا گیا ہے۔ فرنگی طب نے اس کو ڈی لیٹریم لکھا ہے۔ جس کا مقصد بے ہوشی کی علامات ہیں۔ جو اکثر دیگر اعضا کے امراض تویر و مادہ اور حمیات شدیدہ و محرّقہ وغیرہ میں لائق ہو جاتی ہیں۔

غلط فہمی | اگر سرسام غیر حقیقی کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے اعضا میں امراض تویر و محرّقہ و غیرہ کے سبب تمام بدن یا خاص موضع سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور کیفیاتِ دیر سے علاماتِ سرسامی ہریان و اختلاطِ عقل وغیرہ کی مانند پیدا کرتے ہیں۔ مگر دماغ درم سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ حقیقت

یہ ہے کہ جن اعضا میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں، ان کے (انسجیر ٹنوز) میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہی دماغ میں پیدا ہو کر وہاں پر سوزش اور ورم کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ گویا سرسام غیر حقیقی میں بھی سوزش اور ورم کا ہونا لازمی ہے۔ البتہ دماغ میں شدت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اجتماع خون کی کثرت دیگر عضو کی طرف رہتا ہے اور سبب بھی وہی ہوتا ہے۔ یہ خیال بھی غلط اور بے بنیاد ہے کہ تمام بدن یا خاص مقام سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضا کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضا کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھ سکیں۔ یہاں تک کہ پیٹ اور سینہ جوف بھی بالکل بند ہیں۔ یہاں سے بھی کسی قسم کے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف نہیں جا سکتے۔ ایسا خیال کرنا تشریح جسم انسانی کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دیگر اعضا کے امراض قویہ دھسا اور حیات شدیدہ محرکہ وغیرہ میں جو کیمیائی مواد خون میں تیار ہوتا ہے۔ وہی دوران خون کے ذریعہ دل و دماغ اور دیگر جگہ پر وہی اثرات پیدا کرتا ہے اور اسی طرح ایک مرض میں بگاڑت پیدا ہو جاتی ہے۔

**اسباب** | سرسام غیر حقیقی کے اسباب بالکل وہی ہیں۔ جن اعضا کی مشارکت سے اور دماغ ہوتا ہے۔ یہ انہی اعضا و اخلاط اور کیفیات موزاج کے تحت معلوم ہو سکتے ہیں۔

**علامات** | ہم ابتدا میں تشریح کر چکے ہیں کہ سرسام نین اقسام کا ہوتا ہے۔ اعصابی۔ عضلاتی غدی یعنی بلغمی۔ سوداوی۔ صفراوی

البتہ ہر ایک کی دوسری نہیں ہیں۔ جو کیا دی و میٹنی کہلاتی ہیں  
 یعنی ہر اعصابی تحریک کبھی غدد کے ساتھ مل کر اعصابی غدی (گرم) جاتی  
 ہے۔ کبھی عضلات کے ساتھ مل کر اعصابی عضلاتی (سرد) بن جاتی  
 ہے۔ دراصل اعصابی تحریک ہی ہے فرق صرف گرمی سردی کا ہے اسی طرح  
 ہر عضلاتی تحریک کبھی اعصابی مل کر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) بن جاتی  
 ہے۔ کبھی غدد کے ساتھ مل کر عضلاتی غدی (خشک گرم) بن جاتی ہے۔ اسی طرح  
 ہر غدی تحریک کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی اعصابی (گرم تر) بن جاتی  
 ہے۔ کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی عضلاتی (گرم خشک) بن جاتی ہے  
 دراصل یہ صرف تین تحریکیں ہیں۔ جو دوسرے اعضا کے تعلق کی وجہ سے چھ  
 صورتیں معلوم ہوتی ہیں جس طرح مزاج یا کیفیات صرف چار ہیں لیکن ان کو آپس  
 میں جوڑا جائے تو مزاج کل آٹھ بن جاتے ہیں۔ یعنی ہر مزاج کی دو کیفیات  
 ہیں۔ یہ تحریکات بھی بالکل کیفیات کے مطابق ہیں۔ یاد رکھیں۔ کیفیات کبھی  
 مفرد نہیں بولی جاتیں یعنی صرف گرم، سرد، خشک یا تر بلکہ گرم خشک اسی طرح سرد  
 تر یا سرد خشک وغیرہ بولتے ہیں۔ انہیں قوانین کے تحت تحریکیں بھی مرکب بولی  
 جاتی ہیں۔ مثلاً صرف اعصابی عضلاتی غدی کی بجائے اعصابی عضلاتی اعصابی  
 غدی۔ عضلاتی اعصابی عضلاتی غدی۔ اسی طرح غدی عضلاتی اور غدی اعصابی  
 بیان کرتے ہیں۔

ان تحریکوں میں ہر حیاتی عضو کی ایک میٹنی تحریک دوسری کیفیاتی تحریک ہوتی ہے  
 مثلاً اعصابی غدی دماغ کی کیا دی تحریک ہے

اور اعصابی عضلاتی دماغ کی میٹنی تحریک ہے۔  
 اسی طرح عضلاتی اعصابی قلب کی کیا دی تحریک اور عضلاتی غدی دل کی میٹنی



تحریک ہے وغیرہ۔  
 علاج میں تحریکات میں فرق معلوم کر کے علاج کرنا مزوری ہے ورنہ  
 علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

## استرخا

**کیفیت استرخا**  
 استرخا کے معنی ڈھیلا ہونا ہے۔ جب کسی عضو میں پہلے  
 جیسی جھستی اور سختی و طاقت نہ رہے تو اس حالت کو

استرخا کہتے ہیں۔  
 یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ استرخا فالج کی ابترائی علامت ہے۔ اسے  
 فالج کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیے۔

**علامات**  
 جب کبھی ہاتھ پاؤں یا ٹانگہ میں استرخا ہوتا ہے تو چلنا  
 پھرنایا کسی چیز کو پھرنانا دشوار ہو جاتا ہے اگر پھرنے کی  
 کوشش کی جائے تو وہ تھوٹ جاتی ہے۔ چلنے کی کوشش کی جائے تو سر بیض  
 لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے۔

**اسباب**  
 استرخا کا سب سے بڑا سبب کسی مفرد عضو میں دوران خون کا کم  
 ہونا ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اسے تحلیل کا عمل کہتے

ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تحلیل کا عمل اعصاب غددا اور عضلات  
 میں سے کسی ایک میں ہو سکتا ہے۔ اس لیے استرخا کے مخصوص اسباب اس  
 وقت سے ہر ایک عضو کی تو یکساں مت ہی ہو سکتے ہیں۔

لہذا معالجہ کر تحریک کے مطابق اسباب تلاش کرنے چاہئیں عام طور پر التہائی تیز اثر نشہ آور اور زہریلی اشیاء استرخا اور فالج کا سبب ہوتی ہیں مثلاً شراب، افیون بھنگ، سگریٹ، تمباکو نوشی، زہریلی اشیاء میں سکپا شنگرف وغیرہ شامل ہیں۔

**علاج** استرخا کے مریض کی تحریک تلاش کریں اور اسی کے مطابق اسباب دور کر کے علاج کریں۔ اعذیہ ادویہ تحریک کے مطابق دیں۔

## فالج

لفظ فالج کے معنی "لصف" ہیں۔ اصطلاح طب میں انسانی جسم کے لصف ہتے کا مثل ہو جانا کسی قسم کی حرکت نہ کھینکنا اور دھیلنا ہو جانا فالج کہلاتا ہے۔

**اقسام** ۱۔ فالج کی تین اقسام ہیں۔  
۱۔ فالج اسفل یعنی نچلے دھڑ کا فالج۔

**وجہ تسمیہ اقسام فالج** قانون مفرد اعضا کے سوا

کسی طب کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ چہ نکہ قانون مفرد اعضا کی رو سے انسانی جسم کی مشین حیاتی مفرد اعضا (دل، جگر، دماغ) کے طبعی تحریک (افعال) سے چلتی ہے۔

ان میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تحریک سے انسانی مشین بگڑ جاتی ہے۔ یعنی انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

قانون مفرد اعضا کے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی مشین میں دوران خون کا پھر دل سے جگر و غد کی طرف جگر سے دماغ و اعصاب میں ہوتا ہوا واپس قلب میں آتا ہے۔ خون میں چونکہ اعصاب غد و عضلات کی غذا ہوتی ہے۔ لہذا جس مقرر عضو کی طرف خون کا دباؤ ہوتا ہے وہاں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ جس مفرد عضو سے خون آ رہا ہوتا ہے وہاں تحلیل ہوتی ہے۔ جس سے وہ عضو کمزور و ناتواں ہو جاتا ہے۔ اگر کسی حرکت عضو میں سے دوران خوار آہستہ آہستہ کم ہو تو جسم میں کوئی خاص خرابی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کسی سر سے اگلے عضو میں یکدم دوران خون چلا جائے تو ایک دم خون کی کمی سے وہ عضو اپنے افعال چھوڑ دیتا ہے۔ جسے عرف عام میں شل ہوا کہتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں فالج کہتے ہیں۔

نوٹ | یوں تو اعصاب غد و عضلات جسم کے ذرے ذرے میں پھیلے ہوتے ہیں۔ لیکن قدرت نے دوران خون کے پھر کی وجہ سے ان اعضا کی تحریک کے مخصوص مقام جسم انسانی میں مقرر کر دیئے ہیں ہر مقام کے اثرات ظاہری طور پر جسم کے نصف جتنے میں معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی بائیں نصف جتنے، کبھی جسم کا نیچے کا نصف جتنے کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اسے فالج اسفل بھی کہتے ہیں۔

فالج کی ماہیت حقیقت سمجھنے کے لیے حیاتی مفرد اعضا کی تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم انسانی کی تقسیم سمجھنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے دو نکتے بنائے گئے ہیں۔

نقشہ نمبر (1) میں خون کے دباؤ کو ظاہر کیا گیا ہے کہ جب دوران خون قلب عضلات کی طرف زیادہ ہوتا ہے، تو جسم میں عضلاتی تحریک

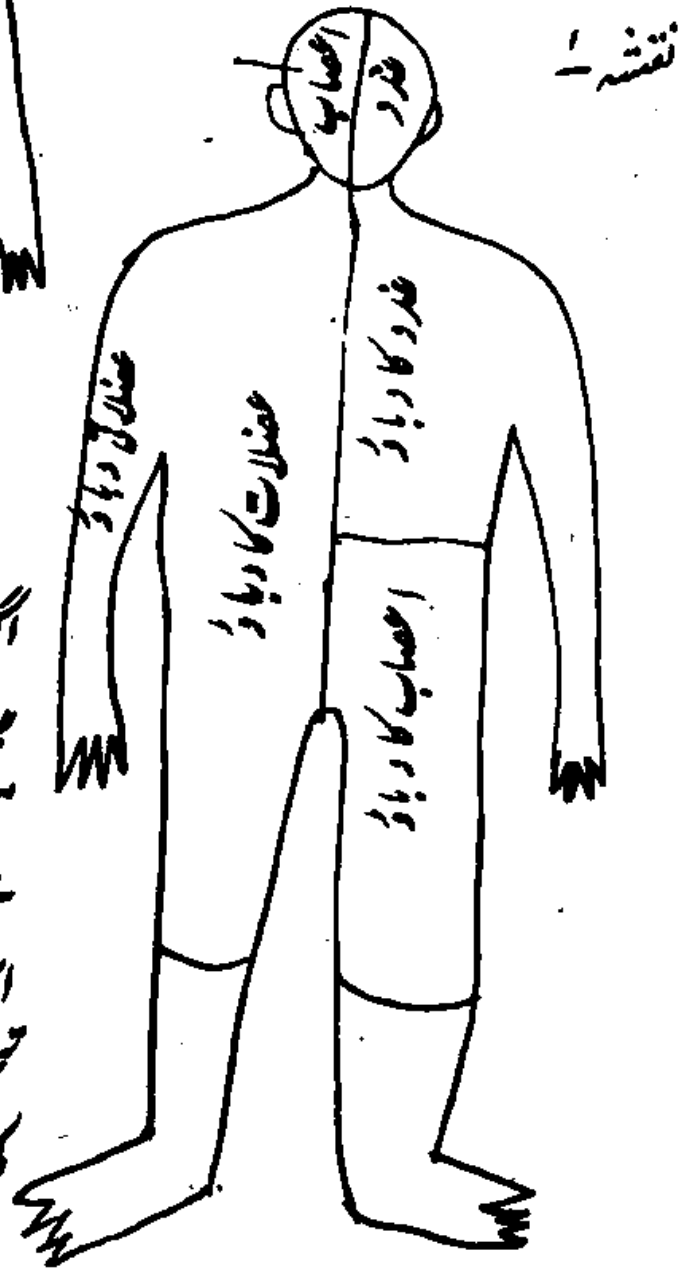
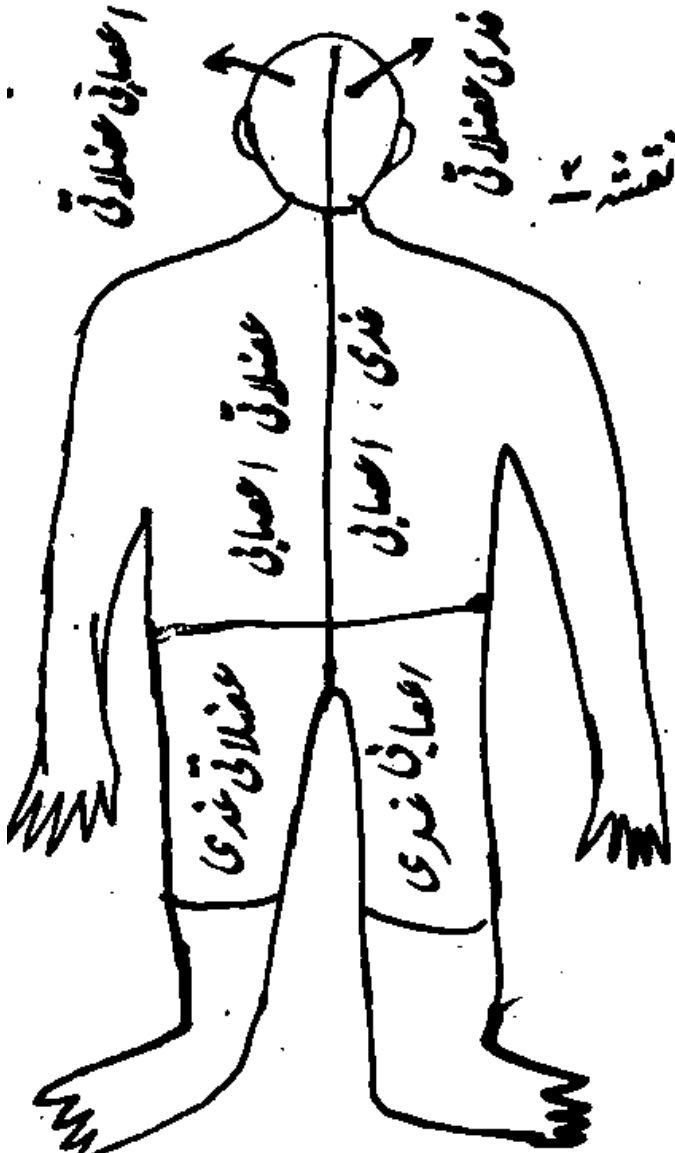
یا اس کے دباؤ کے اثر جسم کے دائیں کندھے سے دائیں ٹانگ تک ہوتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب ان اعضا میں خون کا دباؤ زیادہ ہو گا تو یہاں کے اعضا کو وافر مقدار میں خوراک ملنی شروع ہو جائے گی۔ جس سے ان میں طاقت و قوت پیدا ہو کر تحریک و تیزی آجائے گی۔ اگر یہ سلسلہ دیر تک قائم رہے تو تیزی کی علامات مستقل شکل اختیار کر لیں گی جس سے انسان عاجز آکر بیمار ہو جائے گا۔ مثلاً نمونیا، پھیپھروں کے زخم، دائیں ٹانگ میں عرق النساء کا درد۔ اگر ان اعضا و مقامات پر دوران خون کم ہو جائے تو ان کو غذائیت کم ملے گی جس سے ان میں کمزوری و ناتوانی آجائے گی۔ اگر دوران خون بہت زیادہ یا کم ہو جائے تو اس حصہ کے عضلات مغزوح ہو جائیں گے۔ جس سے ہر قسم کی حرکات بند ہو جائیں گی۔

غذو میں خون کا دباؤ

ہو کہ قاذون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق دوران خون قلب سے جگر و غدد کی طرف جاتا ہے اس لیے جب بھی کسی انسان کے جگر و غدد کی طرف جاتا ہے اس لیے جب بھی کسی انسان کے جگر و غدد کی طرف خون کا دباؤ بڑھے گا۔ ان میں بھی تحریک اور تیزی پیدا ہو جائے گی۔ شدت کی صورت میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ جس سے درد سر، متیقہ بائیں طرف بائیں کندھے میں درد بائیں پھیپھڑے میں ذات الجنب (جو فالص صفراوی درد ہے) کا درد وغیرہ علامات پیدا ہو جائیں گی۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ یہ علامات صفراوی ہیں یعنی جگر و غدد کی تحریک و تیزی کی علامات ہیں۔ قاذون مفرد اعضا نے جگر و غدد کی تیزی و تحریک کے مقامات کا تعین بائیں پھرہ و سر بائیں کندھا، بائیں پھیپھڑہ اور طحال تک کیا ہے۔

تحریک و مقام کے لحاظ سے  
جسم کی تقسیم



اگر ان اعضا میں خونی دباؤ بہت کم ہو جائے تو اتھائی کمزوری کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ چونکہ ہر دماغ سے خون دماغ و اعصاب میں جاتا ہے۔ اس لیے ان میں خون کا دباؤ بڑھنے سے تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ شدت کی صورت کی صورت میں بائیں ٹانگ

## دماغ و اعصاب میں خون کا دباؤ

کثرت بول، سرسام درد و عصبانہ دائیں طرف، درد ال وغیرہ علامات پید ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے اگر اعصاب و دماغ میں دوران خوشی انتہائی کم ہو جائے تو ان مقامات کے اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔

نقشہ نمبر ۲ میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جن مقامات پر عضلات میں خون کا دباؤ دکھایا گیا ہے وہاں عضلات کی دو تحریکیں عضلاتی اعصابی عضلاتی غدی دکھائی گئی ہیں۔

اسی طرح بائیں تہرہ و سینہ میں "غدی میں خون کے دباؤ" کے مقام پر غدی عضلاتی و غدی <sup>اعصابی</sup> دو تحریکیں دکھائی گئی ہیں۔

بالکل اسی طرح بائیں ٹانگ اور دایاں تہرہ میں "اعصاب و دماغ میں خون کے دباؤ" کے مقام پر اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی تحریکات دکھائی گئی ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ پہلے نقشہ میں جسم انسانی کو صرف تین حصوں میں تقسیم کر کے خون کے دباؤ کو اعضاء میں دکھایا گیا تھا۔ دوسرے نقشہ میں کسی عضو میں خون کی ابتدا اور انتہا کے مطابق تحریکات کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مثلاً دائیں کندھا سے جگر کے مقام تک عضلاتی اعصابی تحریک کے اثرات متعین کئے گئے ہیں۔ جگر سے پاؤں کے انگوٹھ تک عضلاتی غدی تحریک کے اثرات واضح کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جگر و دماغ کی تحریکات کے نام و مقامات متعین کر دیئے ہیں۔

نہایت اہم سوال ہم نقشہ میں دیکھ رہے ہیں کہ دل جسم میں بائیں طرف سینہ کے جوف میں واقع ہے۔ لیکن

اس کی تحریک و تیزی کی علامات دائیں کندھا سے دائیں ٹانگہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح بگڑ دائیں سینہ میں پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک تیزی کی علامات بائیں پھرہ و بائیں سیتہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح دماغ کی تحریکات بھی بلے موقع معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں زمین میں للحالہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل محرک عضو کی علامات دوسری طرف کیوں ہوتی ہیں؟

قانون مفرد اعضا اس سوال کا جواب دوران خون کی روانگی کے مطابق دیتا ہے۔ چونکہ دماغ جسم کے اوپر واقع ہے قدرت نے دماغ سمیت جسم انسان کو دو ظاہری حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کی ابتداء و انتہا سر میں مایک سے لے کر مقعد تک ہے۔

اس لیے ہم نے دوران خون کو دماغ کے دائیں حصہ سے عضلات کی طرف روانہ کیا ہے۔ جوں جوں عضلات میں دوران خون بڑھتا ہے تو وہاں کے عضلات میں تقویت آنا شروع ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں دائیں سینہ و پیپھرا، دایاں معدہ ا معا تقویت و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جوں جوں دوران خون کی شدت ہوتی ہے ویسے ہی جگہ اور گھر دے بھی متاثر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ دائیں ٹانگہ اور دایاں خضید متاثر ہو جاتے ہیں۔

نوٹ جب بھی ان مقامات میں دوران خون بڑھتا ہے تو یہاں کے عضلات ہی میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے۔ البتہ دوسری طرف سینہ میں دل پہلے سے کہیں زیادہ رفتار میں دھڑکنے لگتا ہے۔

اس میں راز کی بات یہ ہے کہ قدرت نے جسم انسانی کو اس طرح بنایا ہے کہ تمام جسم بیک وقت کسی مرض کے نقصان سے محفوظ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت (جسم کی بناوٹ کے تحت) محرک اعضا میں خون کو ایک ترتیب کے ساتھ جانے دیتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حیاتی مفرد اعضا میں اجتماع خون ہونے سے روکنے کیلئے دوران خون کو حیاتی مفرد اعضا کے باہر تباہی حورہ میں رکھتی ہے۔

مثلاً دل جسم کے بائیں طرف واقع ہے۔ قلب و عضلات کی تیزی کے وقت دوران خون دل کے بالمقابل دائیں طرف کے عضلات میں رہتا ہے گا۔ جس سے ایک طرف خورد دل کو شش و ورم سے محفوظ رہنے کا۔ دوسرے قلب بڑی آسانی کے ساتھ اپنے ماتحت عضلات سے حرکت کے افعال ادا کر سکے گا۔

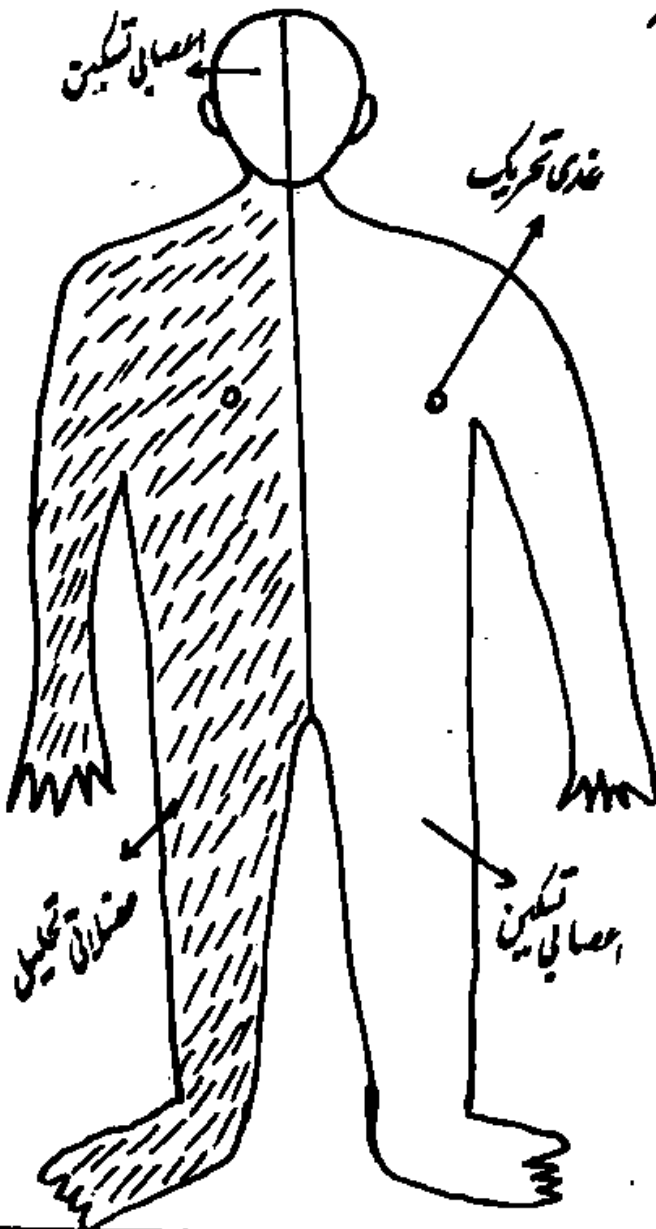
بالکل اسی طرح جگر کے بالکل ماتحت غدو میں دوران خون رہتا ہے۔ جس سے ایک طرف خورد جگر سوزش و ورم سے محفوظ رہتا ہے دوسری طرف جگر بڑی آسانی کے ساتھ تحلیل مادہ کے افعال ماتحت غدو سے ادا کر سکتا ہے۔

ماہیت فالج | جسم کے جس حصہ میں فالج واقع ہوتا ہے (چاہے وہ کسی حرکت کی وجہ سے ہو) وہاں حقیقت میں تحلیل کی وجہ سے یکدم دوران خون کم ہو جاتا ہے۔ جس حصہ میں سرد اعضا اپنا کام کمزوری کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔



البتہ جس حصہ میں دوران خون چلا جاتا ہے وہاں کے معز و اعضا میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں حیاتی معز و اعضا کے تحت انسانی جسم کی تقسیم دوران خون کے بہاؤ کا راستہ اور خون کے دہلے کے تحت تحریکات کی تفصیل اور کسی مقام کے معز و اعضا میں یکدم خون کی کمی سے فالج کا ہونا بیان کر چکا ہوں اب یہاں علیحدہ علیحدہ تینوں فالجوں کے اسباب علامات حقیقت لکھ رہا ہوں۔

**دایاں فالج**  
**تحریک** : دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے  
**علامات** : جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے کہ جسم انسانی کا نصف دایاں



حصہ مفلوج ہے۔ مریض کا یہ دایاں حصہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے البتہ جسم کا بائیں بازو و ٹانگ حرکت کرتے ہیں۔ احساس بھی پوری طرح قائم ہوتا ہے وائیں بازو و وائیں ٹانگ خود حرکت نہیں کر سکتے۔ مریض بائیں ہاتھ سے دایاں بازو کو اوپر اٹھا کر رکھتا ہے اگر چاقو یا بلیڈ سے مفلوج حصہ پر زخم کیا جائے تو کسی قسم کا درد کا احساس نہیں ہوتا۔ چونکہ دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جگر گروسے اور اسما صیغہ کام کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دایاں

فالج کے مریض کو پیشاب پاخانہ شادو نافذ رہی دکتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر فدی عضلاتی تحرک ہو تو فارورہ قطرہ قطرہ اور پاخانہ پیش کی صورت میں آنے لگتا ہے پاخانہ زردی مائل اور فارورہ بھی زرد سفید مائل ہوتا ہے صفرا کی کثرت کی وجہ سے چہرہ جسم کا رنگ بھی زردی مائل ہوتا ہے اکثر گوگبرائٹ اور علین محسوس ہوتی ہے بعض مریض صفقان قلب کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

دایاں فالج کے مریضوں کے اعصاب میں چونکہ دوران خون پوری طرح نہیں پہنچا ہوتا اس لئے ایسے مریض کی زبان نہ صحیح بول سکتی ہے نہ صحیح ذائقہ کو پہچان سکتی ہے۔ اسی طرح عضلاتی تحلیل کی وجہ سے دائیں طرف کے پھیپھڑے بھی صحیح حرکت نہیں کر سکتے چونکہ عضلات سے دوران خون کم ہو چکا ہوتا ہے اور جگر میں خون کا دباؤ بڑھ چکا ہوتا ہے جس سے ہائی بلڈ پریشر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اکثر مریضوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ متورم ہو جاتا ہے۔

دایاں فالج چونکہ فدی اعصابی تحرک سے ہوتا ہے اس سے اس کا بڑا سبب عضوی یعنی جگر و غدو مشینی طور پر تیز ہو جاتے ہیں اور قلب و عضلات میں یکدم خون کم ہو جاتا ہے جس سے دائیں طرف کے عضلات کمزور ہو کر حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں۔ دائیں فالج کے کیفیاتی، نفسیاتی اور مادی اسباب بھی مسلہ ہیں

**کیفیاتی اسباب** کیفیاتی اسباب میں گرم خشک موسم سے گرم تر موسم کا مسلسل قائم رہنا بھی وجہ ہے کہ اینٹیوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے کوئلے والے انجن چلانے والے مزدور اکثر دائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

**نفسیاتی اسباب** نفسیاتی اسباب میں غم و غصہ کے جذبات کا بار بار پیدا ہوتے رہنا۔ جگر و غدو کے افعال تیز ہوتے رہتے ہیں

جس سے قلب و عضلات مسلسل کمزور ہوتے رہتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ ایک ماہک مدد ہو کر دایاں فالج ہو جانا ہے سرعت انزال بھی ایک ایسا مرض ہے کہ مریض خود کو کلمہ زور خیال کرنے لگ جاتا ہے یہی مدد اسے فالج تک پہنچا دیتا ہے۔

مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ ادویہ شامل ہیں بعض شوقین مزاج لوگ جنسی قوت ابھارنے کے لئے شکر و غیرہ کے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ بار بار جماع کر کے قلب و عضلات کو انتہائی کمزور کر دیتے ہیں جس سے دائیں طرف کا فالج ہو جاتا ہے۔

دائیں طرف کا فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے دائیں طرف کے فالج کا اصول علاج یہ ہے کہ مریض

کی طبیعت کو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی طرف بڑھانا چاہیے یعنی دوران خون غدد و جگر سے اعصاب و عضلات کی طرف بڑھائیں فوراً فالجی کیفیات ختم ہونا شروع ہوں گی خفقان قلب، گھبراہٹ اور بلڈ پریشر وغیرہ بھی اعتدال پر آجائیں گے اگر چہ ہاتھ پاؤں اور سپیٹ وغیرہ پر اس ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھیں اور علاج کے لئے غدی اعصابی بلین و سہل کھلائیں جب اس وغیرہ ختم ہو جائیں تو اعصابی غدی بلین و سہل کھلائیں تاکہ دوبارہ تکلیف نہ ہو اگر پیشاب رک کر آتا ہو تو اعصابی عضلاتی میں کھلا دیں فوراً پیشاب کھل کر آجائے گا

کھن بیج ۵ تولہ، ابادام ۲ تولہ، شہد یا چینی حسب ضرورت ملا کر چائیں یا مہر بہ  
غذا گاجر یا گلتند ۵ تولہ، سونف ۶ ماشہ ملا کر کھلائیں اوپر سے سونف کی چائے پلائیں یا صرف شہد ملا ہو اپانی پلائیں۔

دو مہر گاجر۔ سولی۔ شلغم، کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ کالی مرچ سے تیار کردہ سالن۔ ساہووانہ کی کھیر وغیرہ میں سے جسے مریض پسند کرے کھلائیں۔

شام : اگر شدید بھوک لگ جائے تو ریکارڈ یا دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں۔  
پہلے دن ہی انشاء اللہ اعصاب جاگ اٹھیں گے مقام حادث میں احساس کی لہر  
معلوم ہوگی۔ چند دنوں کے اندر اندر مریض دوبارہ چلنے لگے گا۔

قانون معز و اعصاب کے فارما کو پیانے کے اعصابی غدی سے

## مغربی نسخہ جات

اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال

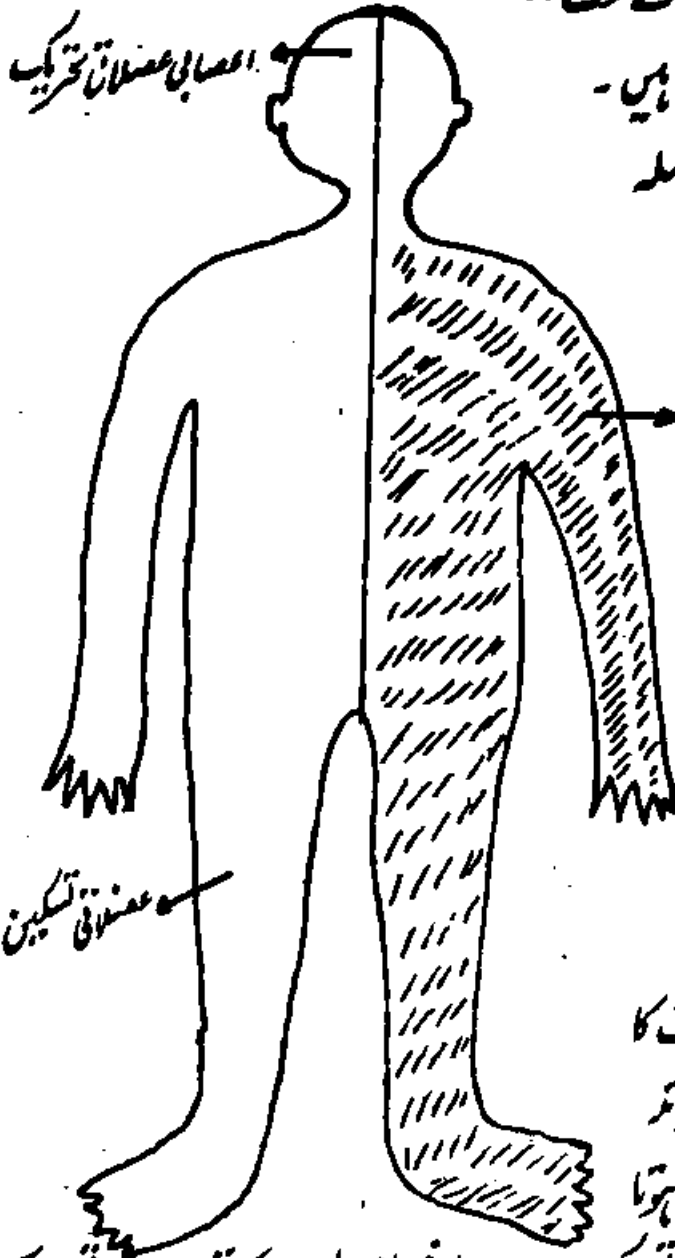
کر ایسی نہایت مغرب ہیں اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل کھلائیں اگر پیشاب بند ہو تو  
یا قطرہ قطرہ آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں فوراً پیشاب کھل جائے گا۔ اگر دل  
گھبرا رہا ہو یا حقان قلب کی شکایت ہو تو خمیرہ اعصابی عضلاتی فارما کو پیانے والا کھلائیں  
بلڈ پریشر کے لئے فوری اثر ہے اگر بے خوابی ہو تو اعصابی عضلاتی تریاق استعمال کریں۔

تخریب : قانون معز و اعصاب میں بائیں طرف کے فالج  
کو اعصابی عضلاتی فالج کہا جاتا ہے۔

## بائیں طرف کا فالج

علامات : ابتدا میں ایسے مریض کا جسم بوجھل رہنے لگتا ہے اسے ایسا معلوم ہوتا  
ہے کہ اس کا جسم ہت وزنی ہو گیا ہے وہ ہر وقت تھکا تھکا سا رہنے لگتا ہے اکثر مریضوں  
کو پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے خصوصاً بائیں طرف۔ فارورہ بھی سفید ہوتا ہے۔  
زیادہ تر شوگر کے مریض ہوتے ہیں بغض بھی تسکین قلب کی وجہ سے ٹھہرنے لگتی ہے  
کبھی بائیں ٹانگ یا بازو میں شدید درد ہونے لگتا ہے جو آرام کی صورت میں شدت  
اختیار کیا کرتا ہے کبھی درد سر ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ مریض کا بازو اور بائیں ٹانگ  
اتنی بوجھل ہو جاتی ہے کہ ہلانی جلانی مشکل ہو جاتی ہے کچھ دیر بعد بغیر دوسرے ہاتھ اٹھانے  
کے اٹھائی نہیں جاسکتی اور بالکل بے حرکت ہو جاتی ہے البتہ احساس باقاعدہ قائم ہوتا ہے  
زبان بھی کسی قدر مفلوج ہو جاتی ہے جس سے مریض صحیح طور پر نہیں بول سکتا ہے۔ بعض  
دفعہ فالج کے ساتھ ہی بے ہوشی ہو جاتا ہے۔ اکثر اسی بے ہوشی میں ہلاک ہو جاتے ہیں

اعصابی عضلاتی تحریک



قانون مفرد اعضا کے تحت دو

## اسباب

بڑے اسباب ہیں۔

۱۔ اسباب سابقہ ۲۔ اسباب واصلہ

قانون مفرد اعضا فالج کے

اسباب سابقہ میں

ذہنیاتی اسباب

غذائی تحلیل

کیفیاتی اسباب اور مادی اسباب

تسلیم کرتا ہے۔ اسباب واصلہ

عصبی دماغ و اعصاب میں

شدید تیزی غذا میں تحلیل

اور عضلات میں تسکین تسلیم

کرتا ہے۔

## ذہنیاتی اسباب

بائیں طرف کا

فالج چونکہ

اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا

ہے جو دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک ہے۔ دماغ و اعصاب کے تحت دو قسم کے

جذبات ہیں۔

۱۔ ندامت ۲۔ خوف

اگر یہ جذبات مسلسل صورت اختیار کر جائیں تو دوران خون کا دماغ و اعصاب

دماغ کی طرف ہو جاتا ہے غذا شدید تحلیل ہونے لگتے ہیں اور عضلات میں آنتہائی سکون

ہو جاتا ہے جس سے بائیں طرف کے غذا تحلیل غذا کا کام تقیہ یا چھوڑ دینے میں مانع

ہی سیال کے عضلات انتہائی سستی کی وجہ سے حرکت کے افعال بند کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بائیں طرف کی نصف زبان، سالم بازو اور بائیں ٹانگہ حرکت کرنا بند کر دیتی ہے۔ بائیں طرف کے فالج کے کیفیاتی اسباب میں فضا یا ماحول میں سرد طوبات کی کثرت پائی جاتی ہے مثلاً کولر اور کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے رہنا۔ گیلی جگہ پر زیادہ دیر لٹنا۔ دھوئی گھاٹ میں زیادہ دیر کپڑے دھونا۔ خاص کر سرد موسم میں۔ نومبر و دسمبر کے سردی تری کے مہینے۔ بائیں طرف کے فالج کے لئے مدد و معاون ہوتے ہیں روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ بائیں طرف کا فالج اکثر انہی مہینوں میں ہوا کرتا ہے۔

## کیفیاتی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے مادی اسباب میں تر گرم سے تر سرد اغذیہ ادویہ زہریں شامل ہیں۔ مادی اسباب میں اعصابی جراثیم بھی شامل ہیں جو سرد تر اغذیہ اشیاء میں خیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح آتشک اجذام، پھیپک و غیرہ مستعد بیماریوں کے زہر دوران کے جراثیم بھی بائیں طرف کے فالج کا سبب بن سکتے ہیں۔ جن علاقوں کے قریب ہائیڈروجن بم کے تجربے کئے جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ فضا کے مگر رہنے سے بہت کثرت سے بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں اسی طرح شور اور سیم زدہ علاقوں کے لوگ بھی اکثر بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

## اصول علاج

بائیں طرف کا فالج چونکہ اعصاب و دماغ میں دوران خون کی زیادتی اور تسکین قلب سے ہوتا ہے لہذا قانون مغز و اعضا کے مطابق قلب و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کر کے دوران خون لانا ہوگا۔ جب بائیں طرف کے فالج کامریض آئے تو اولی اس کی نبض دیکھیں جو نہما۔ بے گہری اور منخفض ہوگی۔

## تشخیص

فادرہ سفید نیلگوں اور زیادہ وزن میں ہوگا۔ مریض پٹیاب پاخانہ اپنی مرضی سے کر سکتا ہوگا۔ مفلوج حصہ میں سوئی چھو کر دیکھیں یا کوئی گرم سر دٹے لگا کر دیکھیں مریض فوراً محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ اعصابی تحریک کا فالج ہے۔

جب پورا یقین ہو جائے کہ واقعی اعصابی تحریک کا فالج ہے تو تو ہر قسم کی تدابیر اور غذا، دوا وغیرہ عضلات میں تحریک پیدا کرنے اور عضلات میں خون کا دباؤ بڑھانے کے لئے دیں۔ جتنی جلدی آپ کر لیں گے اتنی جلدی فالج کا مریض تندرست ہوگا۔

اگر فالج کا سبب نفسیاتی اسباب ہوں تو اس کے اضافہ کے لئے مریض کی رہائش کی جگہ تبدیل کر دیں۔ خصوصاً گھریلو جھگڑوں وغیرہ کی صورت میں۔

اگر ماحول یا موسم سرد ہو تو مریض کو خشک اور گرم ماحول میں لے جائیں۔ کپڑے گرم اور چارپائی کے نیچے بھی آگ سے حرارت پہنچائیں۔ فوراً مریض آرام محسوس کرے گا۔

ماوی اسباب میں جو سبب معلوم ہو اسے پہلے روک دیں مثلاً مفلوج کوئی نشتر اور چیز کا استعمال تو نہیں کرتا۔ روزانہ کی مریض کی غذا پوچھیں جو سرد تر غذا کھاتا ہو اسے بھی روک دیں۔ مریض کو مرض کی شدت خفت کے تحت دوا تجویز کریں مثلاً اگر معمولی فالج کیفیت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا تریاق دیں اگر فالج مکمل طور پر پھیل چکا ہو تو عضلاتی غدی ملین قبض ہو تو عضلاتی غدی سہل کھلائیں۔ ضرورت محسوس کریں تو تریاق آکسیر بھی دے سکتے ہیں۔

ایسے دواخانے کے مشہور و معروف دواخانے ذیل نئے بھی نہایت مفید و موثر ہیں۔

حب مقوی قاص  
خواجہ الشافی مرتب سن ۱۲ھ  
رائی ۱۲ھ کشتہ کچدہ ہم حصہ کشتہ فولاد ہم حصہ  
عکبیا بہ ۱۲ھ

تمام ادویہ کو لے کر باریک کر کے جب بقدر نخود بتالیں اور ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

ہواشانی

حب صابر | حنظل، گندھک، آطسار، رائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو لے کر باریک کر کے جب بقدر نخود تیار کریں۔

ہواشانی

حب فالج | جاگلوٹ ایک حصہ شکر ۲ حصہ کشتہ کچلا ہم رائی ۸ حصہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے جب بقدر باجرہ تیار کریں۔ ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ سدرجہ بالا تینوں نسخے بنا کر بائیں طرف کے فالج کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر مریض کو قبض نہ ہو تو حب فالج دن میں تین بار دیں اگر قبض بھی ہو تو حب صابر بھی ساتھ دیں۔ انشاء اللہ طبع بہتر مریض کی حالت درست ہوتی جائے گی۔

صبح ۱۔ دو انڈے آنا بسین لے کر مزج مصالحہ ملا کر ٹکلی بنا کر کھلائیں یا سرسبز غذا | یا مرہ سیب وغیرہ کھلائیں یا کشتش چھوٹا رس ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔

چھلور، کوئی گوشت، کوئی ساگ، کوئی اچار، پکڑے ٹائرا، وہی بھلے، آلو پھولے، در کا گوشت چنے، باجرہ یا مکئی کی روٹی کھلائیں۔

چھلوں میں سیب ترش آم وغیرہ کھلا سکتے ہیں اگر مریض کتوں مالٹے وغیرہ پسند کرے تو ان کا پانی نکال کر قہوہ میں ابال کر پلائیں یا ایندیں کھلا کر قہوہ لوٹنگ دار چینی ملائیں۔

مشہور نام نچلے دھڑکا فالج طبی نام فالج اسفل

ٹاکڑی نام پراپیٹھیا۔

فالج اسفل

تعارف : فالج اسفل میں ناف سے نیچے انتڑیاں، گردے، اثنائے اور دونوں ہاتھ



بے حس حرکت ہو جانا اور کسی قسم کی حرکت نہ کر سنا۔ فالج اسفل کہلاتا ہے۔  
۲۔ فالج کے معنی نصف اور اسفل کے معنی نچلے جس کے معنی ہوئے انسانی جسم کے  
نچلے حصہ کا بے حس و حرکت ہو جانا ہے۔  
فالج اسفل معنوی غذی تحریک سے ہوتا ہے۔

## تحریک

علامات فالج اسفل کے مریض کی دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں

انہیں مریض خود کسی قسم کی حرکت نہیں کر سکتا۔ مریض اپنے ہاتھوں سے ٹانگ اٹھا  
کر رکھتا یا دوسرا شخص اِدھر اُدھر کرتا ہے۔  
مریض کے مغلوج حصہ سے اگر گوشت وغیرہ کاٹا جائے یا سوئی وغیرہ چبوتی جائے  
تو مریض کو کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

گردے پیشاب برائے نام بناتے ہیں مثلاً مغلوج ہونے کی وجہ سے پیشاب  
خارج نہیں کر سکتا یہی حال انٹریوں کا ہوتا ہے۔ انٹریوں کے کام چھوڑنے کی وجہ سے  
پاخانہ بند ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شدید حالتوں میں مریض کا پیشاب پاخانہ ایسا وغیرہ  
خود نکال پڑتا ہے۔

پیشاب کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہی مائل سدری کی  
شکل میں ہوتا ہے۔ نبض عظیم حرکت میں بہت تیز ہوتی ہے بعض دفعہ اختلاف قلب  
کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ مریض ٹانگوں کے حرکت نہ کر سکنے سے کردٹ نہیں بدل سکتا بلکہ چپٹ  
لیٹا رہتا ہے اس لئے اکثر مریضوں کی کمر اور پیٹھ کندھوں پر آگے۔ (بیڈ سور) پڑ جاتے

ہیں۔  
چونکہ فالج اسفل کی تحریک عضلاتی غذی ہوتی ہے۔ دوران خون  
کا دباؤ قلب و عضلات میں زیادہ ہوتا ہے لہذا فالج اسفل

## اقصول علاج

کے علاج کے لئے قانون مفرد اعصاب کا اصول علاج یہ ہوگا کہ دوران خون قلب معضلات سے جگر و غدد میں کر دیا جائے اس مقصد کے لئے ہمیں ایسی تدبیر اختیار کرنی پڑے گی جن سے موجودہ اسباب رفع ہو سکیں چاہے اسباب مادی ہوں یا نفسیاتی یا کیفیاتی فالج اسفل کے مریض کو دیکھتے ہی دوا غذا تجویز نہیں کر دینی چاہیے

**تشخیص** بلکہ تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض کی نبض فارورہ اور اس کی بیان کردہ حقیقت کے تحت علاج تجویز کریں۔ ایسے مریض کی نبض متنازی اور ٹکائی کے پورے بغیر باؤ محسوس ہوگی۔ رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جتنی بنا رہیں ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ مریض کو اختلاج قلب کی شکایت بھی ہو۔ بعض شدید ہوگی۔ پیشاب پاخانہ بند ہوگا۔ اگر پیشاب پاخانہ پر کنٹرول ہو تو علاج جلد کامیاب ہوگا۔

فالج اسفل کے مریض کا بنور معائنہ کرنے کے بعد فالج کے اسباب پر غور کریں کہ آیا مریض کسی نفسیاتی جذبہ سے تو مخلوج نہیں ہوا اس کا پتہ مریض کے لواحقین سے چل جائے گا۔ اگر مریض نقدیق کر دے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ ایسی صورت میں مریض کو ذہنی سکون دلانے کی کوشش کریں اگر گھبرایو جھگڑے اس کا سبب ہوں تو مریض کو کسی دوسری جگہ رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر کیفیاتی اسباب ہوں تو مریض کو ایسے ماحول میں لے جائیں جہاں کا ماحول مرطوب ہو۔ یعنی گرم تر ماحول ہو۔ اگر نزدیک باغ یا صحت افزا مقام ہو تو جس کمرہ میں مریض کو رکھا جائے اس میں تازہ ہوا اور روشنی کے لئے روشندان ہو۔ کمرہ میں ریٹ پیلا کر پانی چھڑک دینا چاہیے جس سے ماحول خشکی اور گرمی سے محفوظ ہوتا رہے گا۔ مریض فوراً آرام محسوس کرے گا۔

اگر مادی اسباب ہوں تو انہیں تلاش کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر مریض شراب، بھنگ، اچرس، تمباکو کا عادی ہو تو نہ صرف ایسی چیز کو بند کر دیں۔ بلکہ اس کا تعلق بھی کھلائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو۔ اگر کوئی خاص غذا اس کا سبب ہو تو اس

کی جگہ نئی غذا تجویز کریں خاص کر گوشت اندوں سے منع کریں۔

فالج اسفل کے لئے قانون مضر و اعضا کے فارما کو پیا کے غذائی

سے غذائی اعصابی نئے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

اگر حرارت و مفرات کی کمی محسوس کریں تو غذائی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کے لئے غذا دوادیں۔

اگر مفرات کافی مقدار میں معلوم ہو تو غذائی اعصابی طین قبض ہو تو طین غذائی اعصابی کھلائیں۔

اشد ضرورت ہو تو اکیس تریاقی غذائی اعصابی استعمال کر سکتے ہیں۔

**مالش** | روغن زیتون اور کسٹریل ملا کر مالش کریں۔

نوٹ: ہر فالج میں جس تحریک کی اغذیہ کھلائیں اسی تحریک کے روغن سے مالش

یہی کر سکتے ہیں۔

مالش کہاں کی جائے یہ سوال مریض کے وارث ہر

معالج سے پوچھتے ہیں۔ وہ یہ سوال اس لئے پوچھتے

**مالش کہاں کی جائے؟**

ہیں کہ انہیں یہ پتہ چل جائے کہ مالش مفلوج حصہ پر کی جائے یا تمام جسم پر کی جائے

عام طور پر معالج حضرات جن میں ڈاکٹر حضرات بھی شامل ہیں وہ مالش کی ہدایت مفلوج

حصہ پر کرنے کے لئے کہتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

جب یہ حقیقت ہے کہ اعصابی

تحریک کا فالج بائیں طرف ہوتا

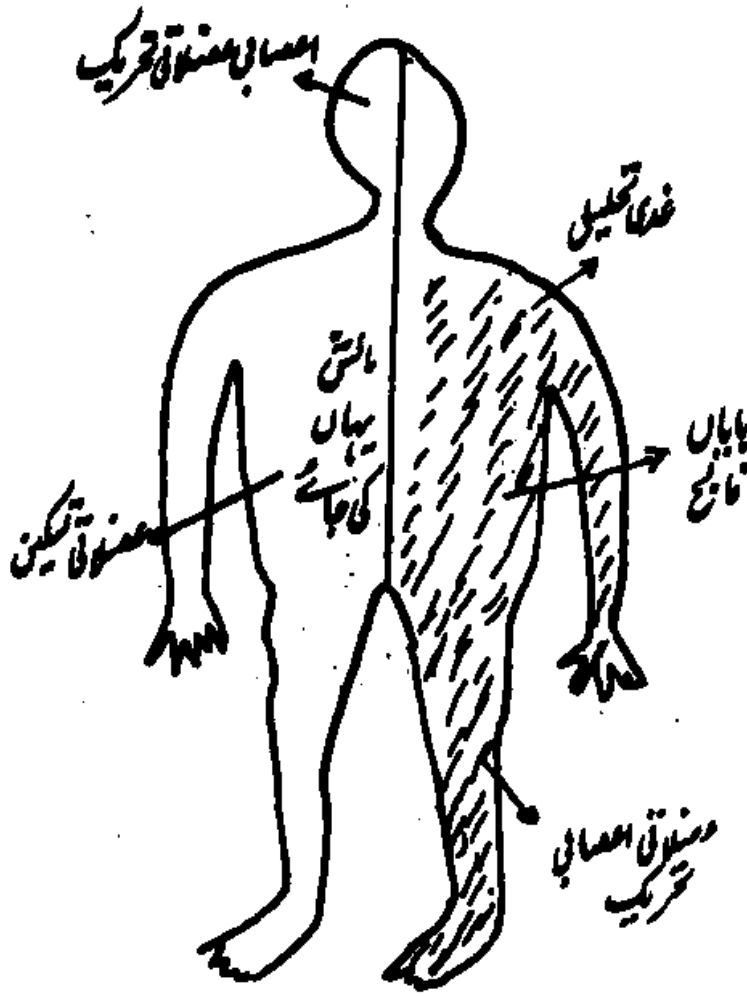
**مابین قانون مضر و اعضا کی رائے**

ہے علاج کے لئے قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دواد اور ہر وہ تدبیر

اختیار کرنی پڑے گی جس سے دائیں طرف کے عضلات تیز ہوں کیونکہ اعصابی تحریک کے

مقابلہ میں تسکین دائیں طرف کے عضلات میں ہے۔

چونکہ ہم دائیں طرف کے عضلات میں تحریک دیتے ہیں لہذا جہاں



ہم غذا دوادائیں طرف کے  
عضلات کو تحریک دینے  
کے لئے تجویز کریں گے۔  
وہاں ہم مالش میں دائیں  
طرف دائیں کندھا بازو  
سالم بائیں ٹانگ اور سینہ  
وغیرہ پر کرنے کی ہدایت  
کریں گے۔

ماہرین قانون مغزو  
اعصاب کی رائے کے مطابق  
بائیں طرف کے فالج میں  
کسی عضلاتی ردغن کی مالش

بائیں طرف مغزوں حصہ میں اتنی مفید نہیں رہے گی۔ جتنی دائیں طرف ہوگی جس کی وجہ  
یہ ہے کہ اگر بائیں طرف عضلاتی ردغن سے مالش کی جائے گی تو دوران خون قلب میں یکدم  
بڑھ جائے گا جس سے مرعین کو آرام آنے کی بجائے تکلیف ہوگی کیونکہ دوران خون کا  
دباؤ ہمیشہ حیاتی اعضا کی بجائے ان کے ماتحت اعضا میں رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو یا کسی خرابی  
یا تحریک کی شدت سے کسی حیاتی عضو میں چلا جائے تو اس میں ورم ہو کر درد ہونے لگتا  
ہے درد جگر درد دل وغیرہ۔ جگر و دل میں اجتماع خون سے ہی ہوا کرتا ہے۔

ماہرین قانون مغزو اعصاب کی مندرجہ بالا رائے پر تحقیقات جاری ہے جس کے نتائج نہایت  
موسلا افزا نکل رہے ہیں۔

فالج اسفل کے مرعین کی چونکہ عضلاتی غذائی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے غدد

میں تحریک ہوگی جس کے لئے غذا و واغذی اعصابی دینی ہوگی مالش بائیں چہرہ اور بائیں سینہ میں کرنی زیادہ مفید ہوگی۔

فالج اسفل کے مریض کی غذا گرم خشک سے گرم تہے لہذا ایسے مریض کو اس قسم کی غذا کھلائیں۔

**غذا** صبح، منتر بادام چینی گھی ہم وزن علوہ بنا کر کھلائیں۔ مکھن بادام بھی کھلا سکتے ہیں شہد خالص بھی کھلا سکتے ہیں پانی میں شہد سے میٹھا کر کے پلا سکتے ہیں۔ مریجوں یا مرہ اور ک مریض کی جب منت کھلا سکتے ہیں انڈے کا علوہ اگر مریض پسند کرے تو دے سکتے ہیں۔

دو مہر، بزی گوشت خصوصاً بکرے کا گوشت، شلغم، میتھی کا ساگ، مونگڑے، کاجر، سولہ کا ساکن ساہ مرتح ٹا کر کھلائیں۔ پھلوں میں امرود، کیلا، اشوت اور کجور۔



اردو نام لقاہ طبعی نام لقاہ

انگریزی نام فیسل پارلیس

لقوہ کے اصل معنی مقاب کے ہیں چونکہ مقاب جب میٹھا ہے تو اس کا منہ دائیں طرف ٹیڑھا ہوتا ہے اسی نسبت سے جب انسان کا منہ

**تعریف**

ٹیڑھا ہوتا ہے تو اسے لقاہ کہتے ہیں۔

اگر چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا نہیں ہوتا اگر بائیں طرف چہرہ ٹیڑھا ہو جائے تو بائیں طرف کا فالج تبھی ضرور ہوگا۔

**اسباب لقاہ اور ایک اہم راز** دیکھنے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا ہو جائے یا

دائیں طرف دونوں کے ایک ہی قسم کے اسباب ہوں گے لیکن قانون مغز و اعصاب کی تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے بلکہ جس طرح دائیں بائیں فالج کی ماہیت اسباب میں فرق ہے ویسا ہی دائیں بائیں لقوہ میں ہے۔

لقوہ بغیر فالج کے ہو یا فالج کے ساتھ دونوں کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے مثلاً بائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو غدی اعصابی تھریک ہوگی اس کے برعکس دائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو اعصابی عضلاتی تھریک ہوگی۔

تڑسرد موسم، تڑسرد اشیاء وغیرہ  
ادویہ، نزلہ زکام، آتشک منجریں

## بائیں طرف کے لقوہ کے اسباب

ورد وانت، کپڑے وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن سے بائیں طرف کا لقوہ ہوتا ہے۔  
اعصاب و دماغ میں تھریک و تیزی ہوتی ہے۔

جیسا کہ لقوہ کی تعریف میں بھی کھچکا ہوں کہ بائیں طرف لقوہ نہیں ہوتا بلکہ جب سے لقوہ ہوگا۔ بائیں طرف کا فالج بھی ساتھ ہوگا چونکہ بائیں طرف کا چہرہ مغلوج ہوتا ہے لہذا مریض کا منہ دائیں طرف کھچ جاتا ہے بائیں آنکھ بند کرنے سے بند نہیں ہوتی مریض کی آنکھ سوتے ہوئے بھی کھلی رہتی ہے نیچے کا جیڑا دائیں طرف کھچ جانے کی وجہ سے نیچے کا لب بھی دائیں طرف کھچ جاتا ہے جس سے نہ مریض سیٹی بجا سکتا ہے نہ پیونک مار سکتا ہے نہ ہی بپ اور ف ادا کر سکتا ہے ساتھ بائیں طرف فالج بھی ہو تو ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی حرکت نہیں کر سکتے دل کمزور ناٹوں ہوتا ہے بلکہ مریض دل ڈوبنے کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب سفید ہوتا ہے۔

چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی عضلاتی تھریک سے ہوتا ہے۔  
اس لئے ہم قلب و عضلات کو تھریک دینے کے لئے غذا دوا

## اصول علاج

اور تدریج کریں گے۔

قلب و عضلات کو ترکیب دینے کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی  
اعصابی سے عضلاتی غذی تمام تجربیات ضرورت کے مطابق استعمال

## علاج

کریں۔ ابتدائی صورت ہو تو عضلاتی اعصابی میں قبض ہو تو ساتھ عضلاتی اعصابی مہل  
کھلائیں اگر بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہو تو اکیس و تریاق عضلاتی اعصابی کھلا سکتے ہیں  
اگر شدید ضعف ہو تو ساتھ بائیں طرف کا فالج بھی ہو تو عضلاتی غذی میں مہل کھلائیں۔  
ضرورت کے مطابق عضلاتی غذی اکیس یا تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

لغوی کے مرین کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غذی غذائیں مفید ہیں ایضاً  
غذا شدید نقصان دہ ہے۔

## غذا

مرغ یا بیٹر یا کیوٹر کا گوشت ضرور کھلائیں روٹی بیسی کھلائیں اللہ تعالیٰ شفا دیکھ

نقص لینے: دائیں طرف کے فالج میں دائیں

طرف کے عضلات شدید تحلیل کی وجہ سے مفلوج ہو

## لقوہ دائیں طرف

جاتے ہیں جس سے چہرہ بائیں طرف کو کھینچ جاتا ہے۔

جب چہرہ بائیں طرف کو کھینچ جائے تو اس وقت دائیں طرف کے  
عضلات شدید مفلوج ہوتے ہیں یعنی اس وقت غذی اعصابی تحریک

## تحریک

شدید ہوتی ہے جس سے بائیں طرف کے عضلات چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اگر  
ساتھ فالج ہو تو مرین کا دایاں بازو اور مکمل ٹانگہ بھی عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حس ہو کر  
بند کر چکی ہوتی ہے۔

دائیں طرف کے لقوہ کے وہ سب اسباب ہوتے ہیں جو  
دائیں فالج کے ہوتے ہیں لہذا طوالت کے خوف سے نہیں

## اسباب

لکھ رہا اس کے اسباب وائیں فالج کے اسباب کو ذہن نشین کر لیں۔

دائیں لقوہ کے مرین کا چہرہ بائیں طرف کھینچ چکا ہوتا ہے وائیں آنکھ

## علامات

کھلی دہتی ہے بنہ زمین صبح بولی سکتا ہے نہ پانی پہلے کی طرح آسانی سے پی سکتا ہے۔ چونکہ  
غذی تحریک ہوتی ہے لہذا غدی تحریک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں پیشاب زردی  
مائل ہوتا ہے۔ نبض نسبت اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔

چونکہ دائیں طرف کے لقوقہ کے مریض کی تحریک غدی اصبالی  
اصول علاج | ہوتی ہے اس لئے اصبالی غدی یا اصبالی عضلاتی تحریک  
پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رطوبات کی کمی پوری کرنے کی بھی کوشش کریں جو یہی  
حوادث و رطوبات کا اعتدال قائم ہوگا آرام آجائے گا۔

اگر حرارت کی زیادتی ہو تو اول اصبالی غدی ملین یا مسہل کھلائیں۔  
علاج | اگر اس وغیرہ ہو تو بھی ٹھیک اگر رطوبات کی شدید کمی ہو تو اصبالی  
عضلاتی ملین یا مسہل کھلائیں گھبراہٹ شدید میں بھی اصبالی عضلاتی مفید ہے۔  
اصبالی غدی روغن کی مالش کرا سکتے ہیں۔

اصبالی تحریک کی میٹھی اور پھیک کی اغذیرہ زیادہ کھلائیں  
غذا | ترش اور پھیک اشیا سے پرہیز کرائیں۔

## التماس

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ لغات نظر مفرد اعضاء کے پہلے ایڈیشن  
کو پاک و صاف کے تمام اطباء کو کام نے نہ مرت پسند کیا ہے بلکہ لرا آموز  
طالب علموں کو کتاب ہذا پڑھنے کی سفارش بھی کی ہے۔ اب پھر سب سے  
روایات کے مطابق یہ ایڈیشن خصوصاً ترمیم و اضافہ کے ساتھ اسے  
دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس ایڈیشن کی قیمت میں مجبوراً اضافہ کرنا  
پڑا ہے۔ کیونکہ کاغذ اور طباعت کے نرخ کئی گنا بڑھ گئے ہیں اس لئے  
دوستوں سے التماس ہے کہ وہ ہماری اس مجبوری کو محسوس نہیں کرتے



## لنگڑی کا درد

اردو نام: لنگڑی کا درد۔ ریگین  
 طبی نام: عرق النساء  
 ڈاکٹری نام: sciatica

**تعارف** | یہ درد کولہ کے جوڑے سے شروع ہو کر ٹانگ کے بیرونی رخ پاؤں کے انگوٹھا تک چلا جاتا ہے۔ فرنگی طب میں اس درد کو مجمع المفاصل

کہتے ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔

یاد رکھیں لساء نام ہے ایک رگ کا جو سر سے لیکر ٹخنے تک جاتی ہے۔ چونکہ اس درد کا اظہار اس رگ میں ہوتا ہے لہذا اس درد کو اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

لیکن یہ درد کسی رگ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پیڑوں کے بڑے عقب میں ہوا کرتا ہے۔ جسے ڈاکٹری میں شیاٹیکا نرو کہتے ہیں۔

اگر تو یہ درد ایک ہی ٹانگ میں ہوا کرتا ہے لیکن کبھی دونوں ٹانگوں میں بھی ہو جاتا کرتا ہے۔

## قانون مفرد اعضا اور لنگڑی کا درد

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق یہ درد گردوں کے نقص کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دو طرف مختلف صورت ہوتی ہے اگر دو دائیں ٹانگ میں ہو تو تحریک مفصلی ضدی ہوتی ہے اور بائیں طرف ہو تو اعصابی ضدی ہوتی ہے۔

**اسباب** | بائیں طرف ہو تو یہ کثرت جماع۔ کثرت شراب خوردی۔ قوت باہ بڑھانے والی ادویہ جن میں شگرف۔ پارہ۔ سکیمیا شراب

خانہ خراب۔ چٹ پٹی مصالحہ دار غذاؤں جن میں شکرگوف۔ کباب۔ بھنے گوشت اٹلے وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں

اگر بائیں طرف درد ہو تو کثرت بول۔ پانچاٹے بار بار آنا۔ سرد یا مرطوب جگہ پر بیٹھنا۔ حرام مغز یا پشت کے مہروں پر چوٹ لگانا۔ وجع المفاصل یعنی وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

سرین کے نیچے ٹانگ کی پھلی طرف یہ درد شروع ہو کر گھٹنے کے پھلی طرف  
**علامات** ٹانگ میں ہوتا ہے نیز ٹخنے کے قریب سے گزر کر انگوٹھے تک محسوس ہوتا ہے۔ درد کبھی آہستہ کبھی یک لخت شروع ہو جاتا ہے چند لمحوں میں ہی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اکثر درودوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مریض ننگڑا کر چلتا ہے۔ اسی نسبت سے اسے ننگڑی کلارو کہتے ہیں۔  
**علاج** اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو پھر بھی مزید تحقیق کر لیں کہ واقعی درد عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہے جس کی شناخت یہ ہے کہ درد کے دوران پیشاب سرج زردی مائل آتا ہوگا۔ گرمی کے وقت (دن) درد زیادہ ہوتا ہوگا۔ پیشاب تمغورڈا اور عین سے آتا ہوگا۔ دل درد کے دورہ کے دوران شدید دھڑکتا ہوگا۔

اگر عضلاتی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو غدی اعصابی غذا دوا دیں اللہ شفا دیگا۔  
**نسخات** قانون مغز و اعضا کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات فوری فائدہ مند ہیں۔ ضرورت کے مطابق  
 یلین مسہل اور تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی: اکیسر جدید۔ حب شفا اور اعصابی غدی تریاق جون سورنجاں ہمراہ حق

سوفت دن میں تین بار  
تفصیل نسخہ درج ذیل ہے۔

## اکسیر جدید

ہوالشانی | دارچینا - رسکیور - ہڑتال ورقیہ - پارہ - گندھک آٹھ سارہ  
۱۰ گرام ۱۰ گرام ۱۰ گرام ۱۰ گرام ۵۰ گرام

اجوائن ویسی آب مولی باہچی  
۲۰۰ گرام ایک کلو ۲۰۰ گرام

تکریب تیاری | پیلے پارہ اور گندھک کی کھلی بنا لیں پھر پہلی تینوں چیزیں ملا کر  
مولی کے پانی سے خوب کھول کریں بعد میں آخری دو ایسی لگ  
پیس کر لائیں۔

مقدار خوراک | حب بقدر نسخہ درج ذیل میں تین بار

## حب شفا

ہوالشانی | مندر سفید چھوٹی چندن دمنیا گل سرخ میٹھا تیلیہ  
۲۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام ۱۰ گرام

اجوائن خراسانی ۲۰ گرام

پیلے میٹھا تیلیہ پیش لیں پھر اجوائن خراسانی ملا کر پیسیں بعد میں دوسری اشیاء لگ  
پیس کر لائیں

مقدار خوراک | حب بقدر جنگلی بیر۔ دن میں تین بار

## اعصابی غذی تریاق

آگ کا دودھ - ہلدی - سہاگہ - نوشادر ٹھیکری  
تعمی شوره ہم وزن

ہوالشافی

دودھ آگ کے سوا تمام ادویہ باریک کر لیں پھر  
آگ کا دودھ ملا کر توستے پر خشک کر لیں۔

ترکیب تیاری

مقدار خوراک | حب بقدر نخود بنا لیں۔ دن میں تین بار

اگر لنگڑی کا درد بائیں طرف ہو اور اعصابی غذی ترکیب تصدیق ہو جائے تو  
قانون مضر اعضا کے فارما کو پیاس کے معناتی اعصابی سے معناتی غذی نسخہ جات ضرورت  
کے مطابق کھلائیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

## حب مقوی خاص

مرح سرخ "تاریا سکھیا کشتہ کچد کشتہ فولاد  
۱۲ حصہ ۱۲ حصہ ۱۲ حصہ ۱۲ حصہ ۱۲ حصہ

ہوالشافی

سب ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں حب بقدر نخود بنا کر دن میں تین بار

## حب صابیر

گندھک آلمہ سار شحم حنظل معبر  
۴ حصہ ایک حصہ ایک حصہ

ہوالشافی

حب بقدر نخود تیار کر لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

## رعشہ

ڈاکٹری نام

طبی نام

اردو نام

CHOREA

کوریا

رعشہ ارتعاش

لرزہ - رعشہ

**تعارف** جسم کے کسی حصہ خصوصاً ہاتھ پاؤں کا کانپنا یا بغیر ارادہ کے حرکت کرنا رعشہ کہلاتا ہے اس میں جسم کے ایک یا دونوں جانب کے ہاتھ پاؤں کے اختیاری عضلات میں غیر منتظم حرکات شروع ہو جاتی ہیں بعض دفعہ چہرہ اور جسم کے تمام عضلات حرکت کرنے لگتے ہیں جب مریض سو جاتا ہے تو پھر یہ علامات غائب ہو جاتی ہیں۔

**اسباب** یہ تکلیف اکثر ۶ سے ۱۶ برس کی عمر میں ہوا کرتا ہے خصوصاً نوجوان لڑکیوں کے جینس کی خرابی ہوا کرتا ہے لیکن کبھی جوان بوڑھے اشخاص بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکثر عصبی مزاج والے والدین یا باؤ گولا والی عورت کی اولاد اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہے۔

وجع المفاصل کمی خون۔ رطوبات کی کثرت۔ دماغ پر چوٹ لگنا۔ خوف اور ذمات کے جذبات بھی اس کا باعث بن جاتے ہیں۔

دراصل یہ سکتہ کی ابتدائی علامت ہے اس میں قوت حرکات مکمل طور پر ختم نہیں ہوا کرتی۔ تا مکمل قوت حرکت کی خرابی سے عمل اور رد عمل جاری رہتا ہے جسے ہم رعشہ کہہ دیا کرتے ہیں۔

جسم میں تیزابیت۔ ترشی کی زیادتی۔ خشکی گرمی بڑھ کر دل کے فعل کو مشینی طور پر تیز کر دیتی ہے جس سے حرکتی اعضا ہاتھ پاؤں سر وغیرہ میں رعشہ کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔ قانون مفرد اعضا میں غیر ارادی عضلات میں تحریک و سوزش ہوتی ہے۔ اور عضلاتی غذی تحریک کا منظر کہلاتی ہے۔

جب رعشتہ خفیف ہوتا ہے تو مریض چلنے پھرنے میں لرکھڑاتا ہے اگر کوئی چیز بکڑنا چاہتا ہے تو ہاتھ کا پھنسنے لگتا ہے۔

## علامات

شدید حالت سے پہلے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں خود بخود عجیب قسم کی حرکت کرتے ہیں۔ مریض کھڑے ہوتے وقت لرکھڑاتا ہے جب اسے زبان باہر نکالنے کو کہیں تو یکدم باہر نکالنے کے بعد اندر لے جاتا ہے کھانا کھاتے وقت نوالہ منہ میں جانے کے اس کے سر پر چلا جاتا ہے سونے کی حالت میں تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر خواب آجائے تو رعشتہ کی تمام تکالیف ہونے لگتی ہیں۔ آنکھیں ادھر ادھر بھرتی ہیں۔ مریض دانت پیستہ سے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے۔ شدید حالت میں کھانا پینا۔ پونہ دشوار ہو جاتا ہے آخر کار مریض ارادے سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔

عموماً یہ تکلیف  $\frac{1}{4}$  تا  $\frac{1}{2}$  (ڈیڑھ یا دو ماہ) رہتی ہے اگر تین ماہ گذر جائیں تو مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔

## انجام

چونکہ شدید عضلاتی غدی تخریب ہوتی ہے اس لئے قانون مفروضات کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی

## علاج

اعصابی اغذیہ ادویہ سے کرنا چاہیے تاکہ مثبتی عضلات میں تحلیل واقع ہو کر ان کی سوزش رفع ہو جائے اور ارادی عضلات کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکے۔ اگر عورت کو یہ تکلیف ہو تو مزاج کے مطابق خون کی دو تین بوتلیں گلابین جس سے خون کی کمی پوری ہو جائے اگر اس کا سبب حمل ہو تو حمل ساقط کرادیں۔ اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں اگر مریض چٹ پٹی اور تیز معالوہ دار اغذیہ کھانے کا عادی ہو تو انہیں روک دیں۔ مثلاً کباب انڈے۔ مچھلی۔ پھنسنے ہوئے اور دست کٹے ہوئے گوشت روک دیں۔ کھانے کے لئے ساگ۔ مہول۔ سلغم

گاجر۔ مونگرے کھانے کی ہدایت کریں۔ علوہ گندم۔ علوہ بادام۔ علوہ گاجر خاص طور پر مفید ہیں۔

نوٹ: مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرائیں نیند کے لئے مخصوصا دوائیں دیں۔ جب شفا۔ اعصابی غذی تریاق اور عیسانڈہ اسٹوڈوس رعشہ کے لئے مفید ہے۔ جب شفا اور اعصابی غذی تریاق کے نسخہ جات لنگڑی کے درد کے مضمون میں لکھ چکا ہوں۔

اسٹوڈوس چھوٹی چین دھینا سناسکی  
 ۴ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ ۴ ماشہ  
 رات کو ۰۰ گرام پانی میں بھگو دیں۔ صبح  
 شام پن کر پلا دیں۔ ابالنے یا رکھنے کی ضرورت  
 نہیں۔

### برائے مالش

مٹھاتیلیا اجواشن خراسانی آب برگ آگ  
 ۱۰ گرام ۲۰ گرام ۰۰ گرام

آب برگ دستورہ تیل سرسوں  
 ۱۰ گرام ۰۰ گرام  
 پہلے مٹھاتیلیا اور اجواشن خراسانی کو توڑ پھوڑ لیں پھر  
 دوسرے پانی اور تیل ملا کر آگ پر خشک کر لیں جب تیل  
 رہ جائے پن کر محفوظ کر لیں۔

صبح شام سر اور حرام منہز پر مالش کریں۔ رعشہ سے متاثرہ مقامات پر بھی  
 مالش کرائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

## تشخ یا اینٹنٹن

**تعارف** تشخ جسے کچھاؤ یا اینٹنٹن بھی کہتے ہیں غیر اختیاری عضلات کے جلد جلد یا بار بار اکڑاؤ اور کچھاؤ کا نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

**اسباب** سردی کی شدت۔ مرگی۔ کزاز۔ سمیت بول شراب کی کثرت اور کچلہ وغیرہ کی سمیت کے نتیجہ میں تشخی علامات پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ فتور حین نقاس اور ایام حمل میں زیادہ ہو کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں عورتوں میں حلق کی بدعلوات۔ کثرت مباشرت اور مسک و ملاذ اور شدید جنسی جذبات کو بڑھانے والی ادویہ غیر ارادی عضلات کو اس قدر تیز کر دیتی ہیں کہ تشخ ہونے لگتا ہے۔

قانون مفرد اعضا کے تحت تشخ یا اینٹنٹن قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی قدی کا نتیجہ ہیں۔

**علامات** اول چہرہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے کبھی نیلا بھی ہو جاتا ہے، آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ آگے پیچھے کے عضلات کھینچ کر جسم تختہ ہو جاتا ہے اگر عضلات میں سیکیٹر کمر کی طرف ہونو مانگیں اور کمر کی طرف مڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کزاز میں دیکھنے میں آتا ہے، اگر سامنے کے عضلات میں سیکیٹر ہو تو سارا جسم سامنے کی طرف (جس طرح آدمی رکوع میں جاتا ہے) جھک جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے عضلات جلد جلد کھینچتے ہیں۔ چہرہ کے عضلات جب کھینچتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض ہنس رہا ہو۔ اکثر اینٹنٹن یا تشخ ہوش و حواس کی صورت میں ہوا کرتا ہے تھانو نادور کمزور



مریض بے ہوش ہوتے ہیں۔

## قانون مفرد اعضا اور تشنج

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ عضلات حرکت کے اعضا ہیں اور یہی حرارت پیدا کیا کرتے ہیں۔ جب حرارت غریزی کی کمی ہو جاتی ہے تو طبیعت مدبرہ بدن قلب و عضلات کو تیز کر دیا کرتی ہے جس سے حرارت پیدا ہو کر عام نقائص دور ہو جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ اسباب ہی اس قسم کے لاحق ہو جاتے ہیں کہ قلب و عضلات کو ضرورت سے انتہائی تیز کر دیتے ہیں جس سے غیر ارادی عضلات بے قابو ہو جاتے ہیں اور تشنجی حرکات کرنے لگتے ہیں۔ اور حرارت اس قدر پیدا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ مرنے کے کافی دیر بعد بھی سرد نہیں ہوتی۔ چونکہ تشنج کا مطلب یہ ہے کہ حرارت کی پیدائش ہو رہی ہے جسم میں کوئی زہر ایسا بن گیا ہے جسے پگھلا کر طبیعت مدبرہ بدن حرارت غریبہ کے ذریعہ ختم کرنا چاہتی ہے۔

## علاج

لہذا ڈاکٹروں کی طرح مریض کے سر پر برف کی ٹوپیاں نہ رکھیں یا برف کے پانی سے کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اس طرح مریض کے مرجلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہذا جس قسم کا بھی علاج کریں اس کا مقصد جسم میں حرارت غریزی پیدا کرنا ہوتا کہ عضلاتی سوزش ختم ہو اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا وادیں التواء اللہ جلد آرام آجائے گا۔

حرارت غریزی پیدا کرنے کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغزیہ اوجیہ دینی ہوں گی۔ شدید حالتوں میں اکیسیر تریاق اور شدید مہل استعمال کر کے مریض کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوشانی | جنبدستر شکرگف نمک زنجبیل  
 اخصۃ احدۃ م حصۃ م حصۃ

سب کو پیس کر ۵، ۵ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ اجوائن ویسی کھلائیں۔

ہوشانی | اسطوردوس المناس سماکی اجوائن خراسانی  
 چھوٹی چندن ہر ایک ہم وزن

سب کو پیس کر ۲، ۲ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ عرق سونف کھلائیں  
 اللہ شفا دے گا۔

### حب شفا

ہوشانی | مٹاتیلیا اجوائن خراسانی گل سرخ مندل سفید  
 ۱ گرام ۲ گرام ۳ گرام ۴ گرام

چھوٹی چندن دھنیا

۳ گرام ۴ گرام

سب ادویہ کو باریک کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ایک ایک  
 گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا دودھ سے دیں اللہ شفا دے گا۔

### اختناق الرحم یا باؤ گولا

تعارف | اسے رحم کا گھٹ جانا بھی کہتے ہیں جس میں مرہضہ کو ایک دورہ  
 سا پڑ جاتا ہے جس سے دم گھٹ کر غشی کی صورت پیدا ہوتی ہے جب مرہضہ  
 کو ہوش آتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گولا سا گلے کی طرف  
 چڑھتا ہے۔

اس کے متعلق فرنگی طب کی تحقیق ہے کہ یہ عضبی بیماری ہے یا پیٹ میں ہوا کا گولابن جاتا ہے یا منی کی زیادتی سے شہوانی جذبات بڑھ جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رحم کے عضلات میں تحریک بڑھ جاتی ہے اس تحریک شدید سے رحم کے عضلات میں شدید تشنج پیدا ہو جاتا ہے جس کا اثر معدہ قلب اور پھیپھڑوں کے ساتھ گلے تک پہنچتا ہے جس سے سانس کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی گولہ سا گلے کی طرف چڑھ کر پھینس رہا ہے۔

یاد رکھیں اختناق کے معنی گھٹنا ہے اور اصطلاح طب میں سانس کا گھٹنا ہے جو عضلات میں تشنج و گھٹن سے پیدا ہوتا ہے۔

چونکہ عضلات رحم میں شدید تحریک ہوتی ہے جس کا تعلق عذو سے ہوتا ہے جنسی جذبات میں بھی تحریک پیدا ہو جاتی ہے یا جنسی جذبات میں تحریک سے اختناق کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

چونکہ ابھی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لئے پیٹ میں رپاچ کی کثرت، قلب میں تیزی اور پھیپھڑوں میں خشکی کی وجہ سے اکثر سانس چڑھنے لگتا، غیر شادی شدہ عورتوں کی تحریک عضلاتی غدی اور شادی شدہ عورتوں کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے۔

یاد رکھیں عورت کی تخلیقی اہمیت کے تحت عورتوں میں عضلاتی تحریک نہیں ہونی چاہیے اس کی تحریک صرف غدی عضلاتی یا غدی اعصابی رہنی چاہیے لیکن جب ان میں حرکات یا جذبات یا اغذیرہ کے اثرات سے عضلاتی تحریک شروع ہو جائے تو اکثر اختناق الرحم کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

**اسباب** | جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اختناق الرحم کے عضو اسباب عضلات

رجم کا ضرورت سے تیز ہو جانا ہے۔

زیادہ تر شادی میں دیری اس کا سبب ہوتی ہے اس کے علاوہ حیفی کی بندش جنسی جذبات کا دیر تک دبے دہنا۔ شہوانی خیالات کا غالب ہونا۔ عشقیہ افسانوں اور ناولوں کا پڑھنا غصہ کے جذبات کا مسلسل قائم رہنا عشق محبت میں ناکامی جلق ہرشت زنی شراب خانہ خراب کا کثرت استعمال جنسی جذبات ابھارنے والی اغذیہ ادویہ کا کثرت سے استعمال اعتدال الرجم کا سبب بن جاتے ہیں۔

مریضہ اچانک چیخ مار کر رونے لگتی ہے یا قہقہہ مار کر ہنسنے لگتی ہے اس کو ایک گولہ سا پیٹ میں اچھل کر گلے میں جاتا

## علامات

محسوس ہوتا ہے۔ جو نہی گولا گلے تک پہنچتا ہے تو وہ بے ہوش ہو کر آہستہ سے زمین پر گر جاتی ہے چھاتی کو ٹپتی ہے۔ سر کو پیچھے کی طرف جھکا دیتی ہے گلے اور سینہ کو آگے کی طرف اونچا کرتی ہے تاکہ گلے میں جو گولا اٹکا ہوا ہے وہ نکل جائے مریضہ ہانپنے کانپنے لگتی ہے۔ چھونے سے چونکتی اور کبھی چپ چاپ پڑی رہتی ہے آخر کار کھٹکھٹا کر سنس دیتی ہے یا رونے لگتی ہے اور دورہ کھل جاتا ہے دورہ کے بعد اکثر پیشاب آتا ہے۔

چونکہ عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے اس کی نسوانیت بھی متاثر ہو جاتی ہے لہذا اسے عورت کے اصل مزاج غدی

## علاج

اعصابی پر لانے کی کوشش کریں یعنی غدی اعصابی غذا وادیں اللہ شفا دیگا اگر لڑکی غیر شادی شدہ ہے تو اس کی فوراً شادی کرویں اگر جلد ممکن نہ ہو تو جنسی جذبات ابھارنے والے تمام اسباب کا سدباب کریں جنسی ماحول سے دور رکھیں۔ چٹ پٹی اور مصلحے دار غذا روک دیں۔ بندش حیفی ہو تو اس کا معقول علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں دورہ کے وقت گرو سینہ

وغیرہ ڈھیلا کر دیں۔ سر کو قدرے اونچا کر دیں۔ منہ پر پانی کے چھٹے ماریں۔  
شدید حالتوں میں پنڈلیوں پر سنگیاں لگوائیں۔

قانون مفرد اعضا کے غذی اعصابی سے اعصابی غذی نسوجات  
جات بے حد مفید ہے۔

جدو ارضطائی - عود صلیب - عقر قرعا - قلمی شورہ ہم وزن  
لیکر پیس لیں ایک ایک گرم صبح دوپہر شام دیں۔

حب شفا - ۶ تریاق اور غذی اعصابی مہل ملا کر دیں۔  
غذا - غذی اعصابی دیں اللہ شفا دے گا۔

ہوالشافی

ہوالشافی

بقیہ ۱۵۲ سے آئے۔

ترکیب ۱۔ دونوں کو کسی صاف برتن میں بند کر کے دھوپ میں رکھ دیں جب وہی  
آٹھ میں جذب ہو جائے تو آٹھ دھوپ میں خشک کر کے باریک پیس لیں۔  
مقدار خوراک ۱۔ ۲ تا ۳ رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق چھا۔ یا قبوہ چلئے۔

افعال و اثرات ۱۔ میں عضلاتی اعصابی ہے بچوں کے اکثر امراض میں آب حیات ہے  
ان کے علاوہ فارماکوپیا ترکیب تجدید طب کے تمام عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غذی  
نسوجات بے حد مفید ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں رہبر نظریہ مفرد اعضاء مرتبہ حکیم  
دنیا پورہ۔

وق الاطفال کے لئے خصوصی پرہیز

دودھ، چاول، دلیا، حلوہ، سویاں، کھویا وغیرہ۔

## بچوں کا سوکڑا یعنی دق اطفال

تعداد، ننھے بچوں کی نشوونما رک کرتپ دق کے مریضوں کی طرح سوکڑا کر کاٹھا ہو جاتا۔ بچوں کا سوکڑا کہلاتا ہے چونکہ یہ تکلیف بچوں کو تپلا اور دقیق کر دیتی ہے اس لئے اس نسبت سے اسے دق اطفال کہتے ہیں۔

علامات پانچ چھ ماہ تک بچہ تندرست رہتا ہے جب بچہ ماں کے دودھ کے علاوہ دوسری غذا کھانی شروع کر دیتا ہے تو والدین بار بار مقوی غذا کھلانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ بچہ جلد موٹا تازہ ہو جائے لیکن عام اخذیہ کو بچہ سمجھ نہیں کر سکتا جس سے اسے بھنگی ہو کر اسیارہ رفتے کبھی دست آنے لگتے ہیں۔ والدین غذا درست کرنے کی بجائے بدل بدل کر مقوی اخذیہ زیادہ کھلاتے ہیں جس سے بچے کا منہ امعا دودھ بھی اہم کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ دودھ پیئے یا غذا کھائے براہ دست خارج ہو جاتی ہے۔ پاخانے کبھی ہرے کبھی تیلے آتے ہیں پیٹ میں ہر وقت گڑ گڑ ہوتی رہتی ہے چہرے اور چوڑے چھریاں پڑ جاتی ہیں

**تشخیص** تشنیں میں کوئی اٹھن نہیں ہوتی کیوں کہ بچے کی شکل و صورت جیسے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسے دق اطفال ہے یعنی سوکڑے کا مرض ہے ڈاکٹر اور نینانی اطباء اسے تپ دق کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو تپ دق ٹی بی نہیں ہو سکتا کیوں کہ ان کا دودھ پینے کا زمانہ جوتا ہے قانون مفروضہ کے مطابق دق اطفال اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔

**ایک غلط فہمی کا ازالہ** یاد رکھیں بچوں کا مزاج اعصابی رتہ، اور نوجوانوں کا عضلاتی خشک ہوتا ہے حقیقتی تپ دق شدید خشکی سے ہوتا ہے جن مریضوں میں رطوبات انتہائی کم یا خشک ہو جاتی ہیں ان کے جسم کے عضلات سکڑ جاتے ہیں مریض کا چہرہ پچک جاتا ہے اکثر ان کے پھیپھڑوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ شروع میں ہلکی ہلکی کھانسی آنے لگتی ہے جس میں غلیظ بلغم خشک ہو جاتا ہے۔

یا اس کا اخراج روک دیا جائے تو کھانسی سے بلغم کے ساتھ خون آنے لگتا ہے چونکہ پھیپھڑوں میں سوزش ہو چکی ہوتی ہے لہذا ہلکا ہلکا بخار رہنے لگتا ہے جوں جوں وقت گزرتا ہے مریض لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے اکثر قبض رہتی ہے تارورہ ہمیشہ تیل کی مانند آتا ہے اس کے برعکس بچہ کو دق الاطفال ہو اس کی علامات تپ دق کے مریض سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً ایسا بچہ اکثر تپ کرتا ہے وودھ الشبے ان بچہ پاخانے کرتا ہے پیشاب بار بار سفید رنگ کا کرتا ہے چونکہ دق الاطفال میں ایسے بچے مبتلا ہوتے ہیں جو موٹے تازے ہوتے ہیں جو نبی ان میں اعصابی عضلاتی تحریک کارور بڑھتا ہے وہ دق الاطفال جیسی خونناک بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جوں جوں رطوبت کا اخراج ہوتا ہے اس کے عضلات ڈھیلے اور خشک جاتے ہیں۔ خاص کر بازو پیٹ اور چوڑوں، چہرے کا گوشت، سر کے چمڑے کی طرح خشک جاتا ہے جو اس کی سب سے بڑی شناختی علامت ہے بعض کے پھیپھڑوں میں رطوبات کی سکڑیشن ہو کر کھانسی آنے لگتی ہے بخار رہنے لگتا ہے بلغم جو کثرت کے ساتھ خارج ہوتی ہے کبھی بھی زرد و غلیظ نہیں ہوتی اگر ہو جائے تو بچہ تندرست ہونے لگتا ہے۔

ایک اور تشخیصی علامت یہ ہے کہ کوئی ٹی بی والی دوا بچہ کو دی جائے فوراً نقصان کرتی ہے اس کے برعکس تپ دق والے مریض کو نقصان دینے والی ہر دوا غذا بچہ کے لئے مفید و موثر ہوتی ہے۔

تپ دق کے معنی ایسا بخار جو انسان کو دقیق  
خاص نقطہ و معالطہ کی وجہ

میں مبتلا بچے پتے اور دقیق ہو جاتے ہیں لہذا انہیں بھی تپ دق میں مبتلا سمجھ کر تپ دق کا علاج کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بنیادی اسباب کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا جس سے اکثر بچے ریڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں۔

صبح سر پہ آٹھ پیس کر چٹا دیں اور قبوہ پلائیں جس میں لونگ ایک  
**غذائی علاج** عدو اور سفوف کی سی دار چینی ڈالی گئی ہو یا انڈا فضائی بھی دسے  
 سکتے ہیں۔ دوپہر، بیسی روٹی اگر بچہ سالن کھا سکتا ہو تو کھلی اور ادھری بھون کر  
 کھلائیں۔ رات دوپہر والی غذا کھلا کر قبوہ پلا دیں۔

شکور، پیٹ پر آٹے کا لیکن حلوہ تیل میں بنا کر اول شکر کریں پھر اوپر بانہ دیں۔  
**دوائی علاج** حسب دق الاطفال دو دو گولی صبح دوپہر شام سہراہ چہار عرق  
 اور سفوف آٹھ ملا کر دیا گیا۔ غذائی اور دوائی علاج سے  
 صرف ایک ماہ میں ہی بچہ بالکل تندرست ہو گیا بلکہ امتیازی طور پر ایک ماہ کے لئے  
 مزید غذائی علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

### نسخہ چاست

حسب دق الاطفال، ہواشانی، کشتہ صدف مرو راہد، ارتول، زہر مہرہ خطائی  
 ایک تول، نامچیل دریاٹی ایک تول، طباشیر اصل ایک تول، دانہ الائچی خورد ایک تول  
 پوسٹ ہیلڈ۔ دار تول سفوف کھلی بکرا جوان ۶ تول۔

ترکیب تیاری، سوائے سفوف کھلی کے باقی تمام ادویات کو نہایت باریک پیس  
 میں بعد میں پس پیس ہوئی کھلی ملا کر نمودی گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک، اتنا ۲ گولی دن میں تین بار چاہے بارہرہ عرق چہار  
 افعال و اثرات، میں عضلاتی اعصابی ہے۔

بچوں کے ہرے پیسے دست متے، عطاثر دق الاطفال وغیرہ کھیلے بے حد  
 مفید ہیں۔ ر تفصیل کے لئے دیکھیں سوانح حیات، موجد نظریہ مفرد اعصاب (

**سفوف آٹھ** ہواشانی، آٹھ خشک صاف ۱۰۰ تول، دی آدھ سیر  
 لونگ ۲ تول۔

یعنی ۱۵۱ پر



## دماغ و اعصاب کے امراض

از حکیم انقلاب المعالج استناد صابر ملتانی  
 گذشتہ صفحات میں اورام و سوزش کے متعلق ہم اپنی تحقیقات  
 تفصیل کے ساتھ پیش کر چکے ہیں اور ساتھ ہی درم سر (سرام)  
**یادداشت** کے مختلف اقسام کی مکمل تشریح کو بیان کر دیا ہے نیز سرام غیر حقیقی میں تمام جسم کے  
 اورام کا دماغ اور اس کے پردوں پر جو اثر اور تکلیف پیدا ہوتی ہے اس کو بھی بڑی  
 شرط بسط کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے علاج کو سہل اور  
 آسان طریق پر ذہن نشین کر دیا ہے۔ گویا اس کی تفصیل اور تشریح کو پڑھ کر ہر معالج  
 علاج سرام پر مکمل طور پر قابو پالیتا ہے۔

اس حقیقت سے کوئی معالج بھی انکار نہیں کرے گا کہ جس انداز اور طریق پر ہم  
 نے یہ تفصیل و تشریح بیان کی ہے ہم سے قبل کسی نے نہیں کی یہی وجہ ہے کہ آج تک  
 سرام کو ایک انتہائی مشکل اور تقریباً ناقابل علاج خیال کیا جاتا ہے۔ سب سے اہم  
 بات یہ ہے کہ فرنگی طب جس کو ماڈرن میڈیکل سائنس کے کلمات کا دعویٰ ہے اس  
 کے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اس نے سرام کو پورے طور پر نہیں  
 سمجھا اور خاص طور پر اس کی اقسام کو سمجھنے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ الحمد للہ  
 جو معالج بھی اس سے مستفید ہوں وہ اسی حکیم مطلق کا شکر یہ ادا کریں جس نے یہ علم و فن  
 عطا فرمایا اور فرنگی طب اور ماڈرن سائنس کی غلطیوں سے محفوظ کر دیا جو معالج اورام و  
 سوزش اور سرام کی اس تحقیق اور روشنی کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں گے وہ ہمیشہ  
 فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس کی غلط تحقیقات اور بے معنی ریسرچ سے

پہلے ہی طرح ٹھنڈی رہیں گے۔ یہی ہماری جدوجہد کا مقصد ہے۔

دماغ اور اعصاب کے کئی امراض ہیں صرف

سرہا ہی ایک دماغی مرض نہیں ہے۔ سرہا

## دماغ و اعصاب کے امراض

(دوم دماغ) سر کا ایک انتہائی اور شدید مرض ہے اس کے خشک اور شدید ہونے کی وجہ سے

اس کو پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے علاج پر حاوی ہو جانے سے باقی امراض دور

سر سے لیکر دوم دماغ تک اس کی سوزش اور دوم میں آجاتے ہیں۔ اور بعض امراض ایسے

ہیں جو دوم دماغ کے دوران پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا دوم دماغ کے پورے طور پر دفع نہ ہونے

پر قائم رہ جاتے ہیں جیسے فالج اور استرخا وغیرہ وغیرہ اب جب کہ ان امراض کو بیان کیا

جائے گا تو سرہا کی روشنی میں بہت آسانی سے ذہن نشین ہو جائے گا۔ یہ بہت بڑا فائدہ ہوگا۔

سب سے بڑی بات جو ذہن نشین کرائی ہے وہ

فرنگی طب کی غلطیاں ہیں جو دماغی امراض کے بیان

## فرنگی طب کی غلطیاں

میں کی ہیں۔ یعنی بعض دماغی اور اعصابی امراض کو دیگر اعضا کے تحت لکھ دیا ہے مثلاً

ذہن کا زیادہ ہونا۔ دل کا بڑھ جانا۔ ہضمیہ ذیابیطس۔ تلی کا بڑھ جانا اسی طرح بعض دیگر اعضا

کے امراض کو اعصاب کے تحت لکھ دیا گیا ہے۔ تشنج، بیداری، اور جنون و نزل

وغیرہ بہتات پھر ذہن نشین کر لیں کہ امراض سر اور امراض دماغ و اعصاب ایک ہی

قسم کے نہیں ہو سکتے امراض سر میں فالج و اعصاب کے ساتھ ان کے پردوں کے امراض

بھی شریک ہیں۔

ذیل میں دماغ اور اعصاب کے امراض کی فہرست درج کی جاتی ہے۔

۱۔ صداع بارود سا فوج ۲۔ صداع طغنی

۳۔ صداع شرک طغنی (سر سے لیکر اوپن

## خاص دماغ اور اعصاب کے امراض

تک اعصابی سوزش ۴۔ صداع قوت حس دماغی و اعصابی ۵۔ صداع جامی ۶۔

مدرع خماری ۷۔ مدرع کرمی ۸۔ مدرع خیدشی ۹۔ نفی داییں طرف ۱۰۔ اعصابہ  
 ۱۱۔ سرسام بلغی ۱۲۔ سرد و دوا و سر چکرانا۔ بات (غفلت نیند ۱۳۔ جود۔  
 ۱۴۔ نیان ۱۵۔ مایخولیا۔ ۱۶۔ دوا الکلب (جنون کلبی) ۱۷۔ جرع دماغی ۱۸۔ سکتہ  
 ۱۹۔ استرخا ۲۰۔ فانج اعصی ۲۱۔ لقوی ۲۲۔ حذر ۲۳۔ اختلاج۔ آنکھوں کے امراض  
 جو دماغی اور اعصابی ہیں۔ ۲۴۔ ردا و رتکر بلغی ۲۔ دمعہ (مہلکہ) شب کوری ہم ضعف  
 بصر بلغی ۵۔ استرخاء البین ۶۔ بروہ (پلک کے دانے) کان کے امراض جو دماغی اور  
 اعصابی ہیں۔ ۱۔

۱۔ وجع الاذن ۲۔ دیدان الاذن ۳۔ سیلان الاذن۔ ناک کے اعصابی اور دماغی امراض  
 ۱۔ زکام۔ ۲۔ زکام بلغی ۳۔ عطاش ۴۔ نجر الانف ۵۔ دیدان الانف  
 ہونٹوں کے دماغی اور اعصابی امراض۔ ۱۔ اختلاج الشفت ۲۔ تقیق الشفتین  
 منہ زبان اور گلے کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ قلاع ۲۔ کثرت بزاق ۳۔ نجر العنق  
 ۴۔ ثقل اللسان۔ لکنت ۵۔ عظم اللسان ۶۔ بطان الذوق ۷۔ بیاض اللسان ۱۸۔ سکتہ  
 اللسان۔

دانت اور مسوڑھوں کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ وجع الاسنان بلغی ۲۔ وجع الاسنان  
 دردی ۳۔ تحریک الاسنان ۴۔ زہاب ماء الاسنان ۵۔ حفز و قلع۔ دانتوں پر میل جینا  
 ۶۔ ترید الاسنان۔ دانتوں کا بڑھنا۔ ۷۔ حکمتہ الاسنان ۸۔ جریب الاسنان۔ دانت پینا  
 حلق و مری اور زرخہ کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ استرخاء الہات کو اگر تار۔  
 ۲۔ استرخاء المری ۳۔ حکاک المری ۴۔ عسر البلیغ بلغی ۵۔ ورم المری ۶۔ پھپھڑوں  
 اور سینہ کے دماغی و اعصابی امراض۔ ضیق التنفس بلغی ۲۔ سعال بلغی۔

دل کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ عظم القلب  
 پستان کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ کثرت اللبن ۲۔ عظم الثدي۔

معدہ اور آنتوں کے اعصابی امراض - ۱۔ کراکر مدہ و امعا - ۲۔ سقوط اشتہا - ۳۔  
 غلت النیشان والسوع والقی - ۴۔ علت العطش - ۵۔ ہیپتہ - ۶۔ اسہال -  
 جگر و طحال کے دماغی و اعصابی امراض - ۱۔ ضعف کبد - ۲۔ غلظت طحال - ۳۔ علت  
 الابدان -

مقعد کے دماغی و اعصابی امراض - ۱۔ استرخاء المقعد - ۲۔ التوامیر -  
 گردہ و مثانہ کے دماغی و اعصابی امراض - ۱۔ ضعف کلیہ - ۲۔ زیابیطس - ۳۔ البول  
 فی الفراش - ۴۔ سلس البول - ۵۔ استرخاء مثانہ - ۶۔ استرخاء قصب - ۷۔ جریان منی  
 جوڑوں کے دماغی و اعصابی امراض - ۱۔ وجع المقاصل - ۲۔ عرق النساء  
 رحم کے دماغی و اعصابی امراض - ۱۔ حبس الحملت - ۲۔ حکتہ العرج - ۳۔  
 استرخاء المہبل - ۴۔ سیلان الرحم - ۵۔ استقراط الرحم - ۶۔ استقراط حمل  
 جلد کے دماغی و اعصابی امراض - ۱۔ الطاعون - ۲۔ النخازیر - ۳۔ الثور  
 جلد کے دماغی و اعصابی امراض و بخار - ۱۔ حمی بلغی - ۲۔ حمی دموی - ۳۔ الحمیہ  
 والجدری - ۴۔ محرقة دماغی -

## تاکید

دماغ اور اعصابی امراض کی یہ فہرست ہے ایک طرف امراض کا  
 علم ہوتا ہے - دوسرے علامات کا لفظی پتہ لگتا ہے - یعنی جب بھی جسم میں  
 کسی مقام پر دماغی اور اعصابی ہوگا - تو یہ امراض اس پر علامات کا بھی کام دیں  
 گی - یہ ناممکن ہے کہ دماغی اور اعصابی امراض صرف اسی مقام پر محدود رہیں اور  
 دیگر مقام پر اثر نہ ہو بس ان کو ذہن نشین کر لیں - علاج پر دسترس حاصل کرنے کا راز ہے

حکیم محمد عارف صاحبزادہ الحاج حکیم محمد یسین دنیاپوری کی

## زیر طبع کتب

- |                                       |  |
|---------------------------------------|--|
| (۱) نفسیاتی امراض بالمفرد اعضاء       | (۲) طبی ڈائریکٹری (حصہ سوم)            |
| (۳) موٹاپا قابل علاج ہے؟              | (۴) جب علاج ناکام ہوتا ہے۔             |
| (۵) سمیات کے تریاقات                  | (۶) تاریخ طب و اطباء (حصہ دوم)         |
| (۷) طبی مشورے (حصہ سوم)               | (۸) بولاسیر کا کامیاب علاج             |
| (۹) امراض مخصوصہ مردانہ               | (۱۰) فالج کا کامیاب علاج               |
| (۱۱) تشریح فارماکوپیا                 | (۱۲) طب نبوی ﷺ اور قانون مفرد اعضاء    |
| (۱۳) نئے یقینی و بے خطا مجربات        | (۱۴) بے اولادی کا کامیاب علاج          |
| (۱۵) تھیلا سیما اور لیوکی میا کیا ہے؟ | (۱۶) دودھ میں شفاء                     |
| (۱۷) چارٹ اناٹومی و فزیالوجی          | (۱۸) چارٹ خواص ستہ انسانی              |
| (۱۹) چارٹ نظام اخراج بول              | (۲۰) تشریح اعضاء انسان حصہ سوم         |
| (۲۱) غذاؤں کے خواص بالمفرد اعضاء      | (۲۲) A.B.C آف قانون مفرد اعضاء         |
| (۲۳) جلدی امراض                       | (۲۴) قانون مفرد اعضاء اور نفسیاتی علاج |

## ناظم طباعت و اشاعت

حکیم محمد عارف چیف ایڈیٹر ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور ضلع لودھراں

یسین دو خانہ طبی کتب خانہ علم دین سنٹر بالمقابل کربلا گامے شاہ لاہور

فون دنیاپور مطب 0608-304773 موبائل 03017501019

لاہور مطب 03334229479 فون لاہور موبائل 042-7913704-7358721

## ترمیم و اضافہ شدہ دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے

قانون مفرد اعضاء، کے تحت کامیاب علاج کے واقعات

## میرا مطب (حصہ دوم)

میرا مطب حصہ اول کے کامیابی کے بعد اس کتاب کا حصہ دوم پیش خدمت ہے اس میں بھی تمام پیچیدہ اور خطرناک امراض میں جتنا مریضوں کا ذکر ہے جن کا کامیاب علاج نہیں دواخانہ میں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطا فرمائی قارئین کی سہولت کے لئے ان امراض کے اسباب، علامات، غذائی و دوائی علاج اور غذا پر ہیز کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ آخر میں نسخہ جات بھی دئے گئے ہیں۔

### مصنفہ و مرتبہ

حکیم محمد عارف دنیا پوری

مدیر اعلیٰ ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیا پور

صاحبزادہ الحاج حکیم محمد یسین دنیا پوری شاگرد رشید حکیم انقلاب صابر ملتان

### ملنے کا پتہ

☆ یسین دواخانہ وطبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لوڈھراں

☆ یسین دواخانہ وطبی کتب خانہ علم دین سنٹر یا مقابل کربلا گامے شاہ اردو بازار لاہور



## دنیا کے لئے ایک باقائدہ (سٹوینک) طریقہ علاج کی ضرورت ہے!

میں نے اس باقائدہ (سٹوینک) طریقہ علاج قانون مفرد اعضاء کے تحت 1967 میں کتب لکھنا شروع کیں میری سب سے پہلی کتاب تعارف قانون مفرد اعضاء تھی اس کے بعد رہبر نظریہ مفرد اعضاء لکھی ان دونوں کتابوں کی درستی استاد محترم حکیم انقلاب المعالج صابر ملتان نے خود کی تھی اس کے بعد یکے بعد دیگرے مزید 34 کتب اور 300 ماہنامے لکھ کر شائع کئے کچھ کتابیں ابھی زیر طبع ہیں وہ بھی تکمیل کے مراحل میں ہیں جو انشاء اللہ بہت جلد شائع ہوں گی **حکیم محمد ندیم**

- \* میرا مطب حصہ دوم
- \* تحقیقات ادویہ سازی حصہ دوم
- \* تحقیقات تشریح اعضاء انسان حصہ دوم
- \* تاریخ طب و اطباء حصہ دوم
- \* تعارف اطباء معالجین قانون مفرد اعضاء
- \* ایڈز اور قانون مفرد اعضاء
- \* بے ٹائیس اور قانون مفرد اعضاء
- \* طب نبوی اور قانون مفرد اعضاء
- \* تشریح فارماکوپیا
- \* کینسر اور قانون مفرد اعضاء
- \* ادویات کے مختلف زبانوں میں نام
- \* نئے یقینی وبے خطا مجربات

**پسینا طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لوہراں**